بدلتے رشتے

از قلم بنتِ خورشید

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کردیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کردی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com
WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

اٹھو رمشا کب سے تمھیں جگا رہی ہوں ۔لیکن تمھارے کان میں تو جوں تک نہیں رینگتی مجال ہے جو مجھے ذرا بھی آرام نصیب ہو ...مجھے لگتا ہے میرا تو خواب ہی رہے گا کے ..میری بیٹی بولے گی امی آپ آرام کر لیں میں ہوں نا آپکی بیٹی آپ کے سارے کام کرنے والی ..ایک پڑوس والی راشتہ کی بیٹی ہے سارے کام کرتی ہے صبح اٹھتی ہےاور۔امی اٹھ گئی میں بس کر دیں صبح صبح فائزہ نامہ نا شروع کر دیجئے گا

آمینہ بیگم جو کب سے رمشا کو اٹھا رہی تھی جو کے گدھے گھوڑے بیچ کر سوئی ہوی تھی ۔ ایک دم اٹھ بیٹھی اور انکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی جھنجھلا کر جواب دیا ۔ کیوں کہ وہ جانتی تھی اب پورا دن ایسے ہی باتیں سننے کو ملین گی۔البتہ اسکی آنکھیں پوری طرح نہیں کھلی تھی ۔

ہاں تو اور کیا کہوں میں ایک وہ ہے ایک تم ہو نکمی کہیں کی ۔ ہر وقت موبائل ہاتھ میں ہو تم ہو اور بستر ہو بندہ کوئی کام ہی سیکھ لیتا ہے ۔ آدھی آدھی رات تک موبائل پر لگی رہتی ہو ۔وہ کمبخت ٹوٹتا بھی تو نہیں۔

امی امی امی ۔امینہ بیگم جو ساتھ ساتھ رمشا کا کمرہ سمیٹ رہی تھی اور اسے باتیں بھی سنا رہی تھی ۔جوکے ایک بار پھر سے کمفرٹراوڑھ کر لیٹ گئی تھی ۔

آمینہ بیگم کے منہ سے اپنے موبائل کے لیے ایسے الفاظ اس سے برداشت نا ہوئے تو ایک دم سے اٹھ بیٹھی پورے آنکھیں کھول کر ۔

امی میں اب تو اٹھ گئی ہوں میرے موبائل کو تو بدعا نا دیں وہ تو میری جا۔

وہ جو اٹھ کر اپنی ہی دھن میں کہتی واشروم کی طرف جا رہی تھی ایک دم اسکی نظر آمینہ بیگم کے چہرے پر پڑی ۔جو غصے سے اسے غوررہی تھی انکا اپنے پاؤں کی طرف جاتا ہاتھ دیکھ کر اس کی زبان کو بریک لگی تھی اور وہ بھاگ کر واشروم میں گھس گئی ۔

رکتی نا میرا جواب بھی سن کر جاتی ۔نکمی کہیں کی آمینہ بیگم اسے کہتی کمرے سے چلی گئی۔۔۔

کمرے میں خاموشی محسوس کرتی اس نے واشروم کا دروازہ کھول کر دیکھا توآمینہ بیگم کو نا پا کر شکر کا کلمہ پڑھا ۔۔اور فریش ہوکر اپنے بالوں کا رف سا جوڑا بناتی ۔گلے میں ڈوپٹہ ڈالتی وہ بھی ناشتہ کرنے چلی گئی

♡♡♡

پتا نہیں کب سدھرے گی یہ لڑکی اس جیسی لڑکیوں کی شادیاں ہوجاتی ہیں اپنے گھر سمبھالتی ہیں اور اسے ایک کام کا بول دو تو کام کرنے سے زیادہ اسے بگاڑ دے گی تاکہ کوئی اور بھی نا ٹھیک کر سکے ۔آپ کس سے باتیں کر رہی آمینہ بیگم ۔۔

آمینہ بیگم جو اپنے آپ سے باتیں کرتی کچن کی طرف جا رہی تھیں ۔ جلیل صاحب کے پوچھنے پر روکی ۔

آپکی لاڈلی نے صبح صبح دماغ خراب کر دیا میرا ۔آپ اسے سمجھاتے کیوں نہیں میری تو وہ سنتی ہی نہیں۔۔

جلیل صاحب جو اخبار پڑھ رہے تھے ۔آمینہ بیگم کے منہ سے رمشا کی تعریفیں سن کر انہوں نے اخبار فولڈ کر کے سائیڈ پر رکھا۔

کیا سمجھاؤں میں اسے بیگم ۔اب اس نے کیا کر دیا جو آپ کا صبح صبح دماغ خراب ہوگیا۔وہ اٹھ کر ڈائنیگ ٹیبل پر آئے جہاں آمینہ بیگم ناشتہ لگا رہیں تھیں ۔

آپکو نہیں پتا کیا شادی کی عمر ہوگئ اسکی مگر بچوں کی طرح حرکتیں ہیں اسکی ۔ میری تو کوئی بات نہیں سنتی وہ ۔آپ اسے سمجھائیں کے۔۔

۔اسلام و علیکم ابو ۔کسے سمجھانے کی باتیں ہورہی ہیں۔

وعلیکم اسلام بیٹا جی ۔آپکو ہی سمجھانے کی باتیں ہورہی ہیں ۔سنا ہے آپ نے اپنی امی کو بہت تنگ کر رکھا ہے۔

اس نے آکر سربراہی کرسی پر بیٹھے جلیل صاحب کو سلام کیا۔وہ آمینہ بیگم کی اخری بات سن چکی تھی جانتی تو تھی اسی کی بت ہورہی ہے۔پھر بھی پوچھ بیٹھی ۔اور انہیں کے ساتھ دائیں طرف بیٹھ گئی ۔

آمینہ بیگم جو جلیل صاحب کے بائیں طرف بیٹھیں ناشتے میں مصروف تھی ۔اور اسے مکمل نظر انداز کرنی کی کوشش کر رہی تھیں۔

نہیں میں تو بہت معصوم شریف سی بچی ہوں میں کسی کو کیوں تنگ کروں گی ہیں نا ابو۔

اسے اس طرح اپنی تعریفیں کرتا دیکھ اور جلیل صاحب کو مسکراتا دیکھ جو کے رمشا کی بات پر اسباط میں سر ہلاتے مسکرا رہے تھے ۔ مطلب کے اسے سمجھانے کے بجائے اسکا ساتھ رہے تھے یہ دیکھ کر آمینہ بیگم مزید تپ اس سے پہلے وہ کچھ کہتیں رمشا اٹھ کر ان کے پاس آگئی۔

انہوں نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے منہ دوسری طرف موڑ لیا جانتی تھیں کہ اب بنا منائے انکی جان نہیں چھوڑنے والی تھی اور ہوا بھی وہی جو وہ سوچ رہیں تھیں۔

امی میری پیاری امی ہیں نا ۔ اچھا سوری اب نہیں ہوگا ایسا میں جلدی اٹھا کروں گی ۔ اور ناشتہ بنانے میں آپکی مدد بھی کروں گی اور سارے کام بھی کروں گی .وہ ان کے گلے میں بازو ڈال کر ... ان کے کندھے پر سر رکھ کر انہیں منانے لگی ۔ وہ ایسا ہی تو کرتی تھی ہمیشہ
ہٹو پیچھے تمھیں کتنی دفعہ کہا ہے یہ حرکتیں مت کیا کرو لڑکیوں پر اچھی نہیں لگتی ایسی حرکتیں ۔

اسے پیچھے ہٹاتیں وہ ایک اور نصیحت کرنے لگی ۔
اچھا نا امی دیکھے میں نے کان پکڑ لیے اب تو معاف کر دیں ۔رمشا نے کان پکڑ کر کہا ۔

بیگم اب معاف کر دیں بچی ہے ابھی سیکھ لے گی سارے کام کون سا ہم ابھی اس کی شادی کرنے والے ہیں ۔ابھی تو میری گڑیا پڑھے گی ڈاکٹر بنے گی ۔ جلیل صاحب جو کے اپنا ناشتہ ختم کر چکے تھے نیپکن سے ہاتھ کرتے انہوں نے رمشا کی سفارش کی ۔ وہ کہاں اپنی گڑیا کا اترا ہوا چہرہ دیکھ سکتے تھے ۔

ہاں بس آپ تو بس اس کو شاباش دیا کریں تا کے یہ ۔ کبھی نا سدھرے آپکو تو بس اس کی پرواہ ہے ۔احسن اور حسنی بھی ہیں ان کی پڑھائی کی فکر کر لیا کریں ۔

اچھا نا امی معاف کر دیں نا ورنا میں ناشتہ نہیں کروں گی سارا دن بھوکی رہوں گی ۔

اس سے پہلے کے جلیل صاحب کچھ کہتے رمشا ایک بار پھر آمینہ بیگم سے معافی مانگنے لگی۔

اچھا جاؤ اپنی جگا پر اوناشتہ کرو نہیں ہوں ناراض تم سے۔آمینہ بیگم نے اس کی رونے والی صورت دیکھی (جو کے صرف 2 منت کے لیے تھی)تو مانتے ہوئے بولیں ۔

ایسے نہیں پہلے یہاں پر پیار کریں پھر جاوں گی اپنی جگہ۔ رمشا اتنی آسانی سے انکی جان چھوڑنے والی نہیں تھی ۔اپنے گالوں پر انگلی رکھے اس نے کہا

جلیل صاحب اسکی اس حرکت پر مسکراہٹ ضبط کرنے دوسری طرف چہرہ موڑ گئے ۔

رمشا کسی دن بھت پٹوگی تم میری ہاتھوں --

آمینہ بیگم نے اس کے گال پر پیار کیا جس پر رمشا نے انہیں زور سے ہگ کیا اور بھاگ کر اپنی جگہ پر آگئی -- جس پر آمینہ بیگم غوری سے نوازا جس کا اس پر کوئی اثر نا ہوا ۔

اب ماں بیٹی کی جنگ ختم ہوگئ ہو تو میری بھی کوئی بات سن لیں ۔ جلیل صاحب اپنے ہاتھ پر بندھی گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے بولے ۔

جی ابو -- !کہیئے

رمشا یہ لو تمہارا ایڈمشن فورم اسے فیل کر کے مجھے دے دینا اور پھر اپنے کالج جانے کی تیاری کرو بھت جلد تمھیں ایڈمشن مل جائے گا --

سچ ابو -- تھنک یو سو سو مچ ابو آپ دنیا کے بیسٹ ابو ہیں--- رمشا اپنا ایڈمشن فورم دیکھتے خوشی سے بولی

اور آپ دنیا کی بیسٹ بیٹی ہیں ۔اب جاؤ اسے فیل کرو اور مجھے لا کر دو تا کہ میں اسے سبمٹ کروا دوں --

جلیل صاحب نے اپنی بیٹی کو خوش دیکھ کر پیار سے کہا ۔

اوکے ابو میں ابھی گئی اور ابھی آئی۔رمشا کہتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی فورم فیل کرنے --

آپ نے اسے ایڈمشن لے کر دیا ہی کیوں اور مجھے بتایا تک نہیں آپ جانتے ہیں میڈیکل میں کتنے پیسے چاہیے کتنی فیس ہوگی اور ہماری حیثیت اتنی نہیں ۔اور پھر اتنی پڑھائی کافی ہے اک

لڑکی کے لیے اب انٹر کر لیا اس نے ۔ ہمارے اور بھی بچے ہیں ابھی پھر ان دونوں بیٹیوں کی شادی کی زمداریاں بھی ہیں ہم پر اور ۔۔

آمینہ بیگم جنے رمشا کے ایڈمشن کا سن کر حیرت ہوئی ۔ رمشا کے وہاں سے جانے کے بعد انھوں نے جلیل صاحب سے کہا۔۔

آمینہ یہ کیسی باتیں کر رہی ہو تم اس کا خواب ہے کے وہ ڈاکٹر بنےاور میرا فرض ہے اس کی ہر خواہش پوری کرنا ۔اور اللہ تعالی نے مجھے اتنا دیا ہے کے میں اپنے بچوں کو پڑھا سکوں اچھی تعلیم دلوا سکوں اور جہاں تک بات ہے احسن اور حسنی کی تو اللہ کا شکر ہے انہیں بھی آج تک اچھا پڑھایا لکھایا ہے اچھا کھلایا ہے اور انشاءاللہ انکے خواب بھی پورے کرنے کی پوری کوشش کروں گا ۔اور رہی بات لڑکی ہونے کی تو تم کب سے لڑکے لڑکی میں فرق کرنے لگی اللہ نے چاہا تو رمشا کامیاب ہوگئی تو۔ تو لڑکے سے بڑھ کر ہمارا نام روشن کرے گی ۔ میں پھر سکوں سے مر سکوں گا کیوں کے مجھے یقین ہے میری رمشا تمھیناور اپنے بہن بھائی کو سمبھال لے گی ۔جب نصیب میں اچھا رشتہ لکھا ہوگا تو شادی بھی ہوجائے گی فلحال اسے پڑھنے دیں۔آمینہ بیگم کی بات سن کر جلیل صاحب تھوڑے سخت لہجے میں بولے ۔۔

اللہ نا کرے جلیل آپکو کچھ ہو اللہ تعالی آپکو لمبی عمر دیں۔میں تو بس یہ کہ رہی تھی وہ لڑکی ذات ہے اور کالجوں کی ماحول بھت خراب ہوتے ہیں کہیں ہماری رمشا بھی ۔۔

بس آمینہ یہ کیا بولے جا رہی ہو رمشا ہماری بیٹی ہے اپنی بیٹی پر بروسہ نہیں تو کم از کم اپنی تربیت پر تو بروسہ کرو ۔۔ جلیل صاحب آمینہ بیگم کی بات کاٹتے غصے سے بولے ۔
یہ لیں ابو میں نے فورم فیل کر دیا ۔ جلیل صاحب اور آمینہ بیگم نے چونک کر رشما کو دیکھا۔ جلیل صاحب نے بمشکل مسکرا کر فورم لیا اور بنا آمینہ بیگم کی طرف دیکھے اللہ حافظ کہتے چلی گئے ۔رمشا آمینہ بیگم کی ساری باتیں سن چکی تھی مگر پھر بھی مسکرا کر جلیل صاحب کو فورم دیتی برتن سمیٹنے لگی ۔

آمینہ بیگم اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور رمشا کچن میں برتن دھونے لگی ۔وہ بھت خوش تھی اپنے ایڈمشن کو لے کر ۔
♡♡♡

رحیم آفندی اور فاطمہ رحیم کے چھ بچے تھے ۔تین بیٹے اور تین بیٹیاں !....کامران ۔خدیجہ ۔ساجد ۔ماجدہ کلثوم اور جلیل ---

سب سے بڑے بیٹے کامران اور انکی زوجہ زرمین کامران جن کے صرف تین بیٹے تھے ۔
منیب ۔ولید ۔اور راحیل ۔منیب اور ولید شادی شدہ تھے جب کے راحیل کی منگنی ہوچکی تھی
۔منیب کی شادی اسکی بڑی پھوپھو کی بیٹی فریحہ سے ہوئی جن کی 2 بیٹیاں ارج اور عدن ہیں۔۔
ولید کی شادی بھی انکی منجلی پھوپھو کی بیٹی اسما سے ہوئ ۔جو شادی کے اتنے سال بعد بھی
اولاد کی نعمت سے محروم ہیں
راحیل کی منگنی اسکے ماموں کی بیٹی افرا کے ساتھ ہوئی ہے
♡♡
خدیجہ بیگم اور انکے شوہر فیاض صاحب کی 2 بیٹیاں اور 3 بیٹے تھے۔بڑی بیٹی فریحہ جو کے منیب
کی بیوی ہے اس کے بعد 3 بیٹے سکندر۔ ایوب۔ثقلین تینوں شادی شدہ اور اپنی زندگی میں خوش
ہیں ۔اور سب سے چھوٹی بیٹی مدیحہ جسکی منگنی ہوچکی ہے۔
♡♡
ساجد صاحب اور انکی ذوجہ نورین بیگم کے 2 بچے ایک بیٹی ہانیہ جس کی شادی اسکی پھوپھو کے
بیٹے ایوب سے ہوئی اور ایک بیٹا حارب جو ابھی پڑھ رہا تھا۔۔
♡♡

ماجدہ بیگم اور ان کے شوہر ابراہیم صاحب کی 3 بتینور 2 بیٹے تھے بڑی بیٹی روبینہ جو کہ اپنے رشتے داروں میں ہی شادی کر کے گئی اس سے چھوٹی اسما جو کے ولید کی بیوی تھی اس کے بعد بڑا بیٹا شیراز شادی شدہ اور ایک بیٹے کا باپ تھا اس کے بعد بیٹی سیما وہبھی شادی شدہ تھی۔ سب سے چھوٹا بیٹا ایاز جس کی منگنی مدیحہ سے ہوئی تھی۔

♡♡

کلثوم اور ان کے شوہر ابرار کے 2 بیٹیاں اور 3 بیٹے بڑی بیٹی رافیہ شادی شدہ تھی فمیلی سے باہر اس کے بعد بیٹا جو منگنی شدہ تھا اس کے بعد بیٹی سونیا جو پڑھ رہی تھی اور پھر 2 بیٹے وو دونوں بھی پڑھ رہے تھے۔

♡♡

اسکے بعد جلیل صاحب اور انکی ذوجہ آمینہ بیگم کے 3 بچے تھی بڑی بیٹھی رشما جو انٹر کر کے گھر بیٹھ گئی اس کے بعد بیٹا احسن جو میٹرک میں تھا اور سب سے چھوٹی حسنی جو 8 کلاس میں تھی

۔

♡♡

کلثوم بیگم شادی کے بعد ابرار صاحب کی گورنمنٹ کی جاب کی وجہ سے اپنے بچوں کے ہمراہ کراچی شہر میں رہتی تھیں ۔

ماجدہ بیگم اور خدیجہ بیگم اپنے گاؤں میں اپنی فمیلی کے ساتھ رہتی تھیں ۔

آفندی ہاوس بھت خوبصورت اور حویلی نما گھر تھا جہاں کے رہنے والے بھی بھت خوش مجاز اور اک دوسرے سے محبت کرنے والے تھے ہر دیکھنے والے کو وہ خوش قسمت گھرانا لگتا تھا۔ مگر کون جانے کے جو خوش قسمت دکھتے ہیں وہ اصل میں بھی خوش قسمت ہیں یا وقتی محبّت ہے ♡♡

رحیم صاحب کی وفات کے بعد فاطمہ بیگم ٹوٹ گئی لیکن ابھی تو شروعات تھی ابھی ایک غم ختم نہیں ہوا تھا کے ان کے بڑے بیٹے کامران صاحب جو کے شہر کسی کام کے سلسلے میں جا رہے تھے راستے میں ان کا ایکسیڈنٹ ہوگیا ۔وہ دنیا سے چلے گئے۔زرمین بیگم کی تو دنیا ہی تباہ ہوگئی یہ صدمہ پورے آفندی ہاوس کے لیے برداشت کرنا مشکل تھا ۔مگر کر بھی کیا سکتے تھی سوائے صبر کے یہ تو اللہ کی رضا تھی ۔۔

جب رمشا 8سال احسن 6سال اور حسنی 4سال کی تھی تو جلیل صاحب نے اپنا کاروبار شہر میں سیٹ کر لیا جن کی کپڑے کاروبار تھا ۔اور اپنی فمیلی سمیت شہر آگئے

رمشا بڑی ہونے کے باوجود چھوٹے بہن بھائی سے زیادہ شرارتی تھی۔جس کی وجہ سے آمینہ بیگم سے ہر ٹیم ڈانٹ سنتی تھی ۔ جلیل صاحب کی تو جان بستی تھی اس میں ۔وہ انکی بھت لاڈلی تھی۔۔۔

♡♡♡

کہتے ہیں زندگی زیادہ لاڈلوں کو ہی رلاتی ہے ۔رمشا بھی اس میں سے ایک ہے جس کی زندگی میں آگے کیا ہونے والا تھا کون جانے۔۔۔

اسلام و علیکم امی ۔اٹھ گئیں آپ ۔آمینہ بیگم جو ابھی نماز پڑھ کر کچن میں ناشتہ بنانے آئیں تھیں ۔رمشا کو چائے بناتا دیکھ حیران ہوئی ۔جب رمشا کی نظر ان پر پڑی ۔تو اس نے سلام میں پہل کی ۔

وعلیکم اسلام ۔آج سورج کہاں سے نکلا ۔جو رمشا میڈم صبح صبح کچن میں دکھائ دے رہی ہے ۔انھوں نے سلام کا جواب دے کر کہا ۔اور ناشتہ بنانے میں مصروف ہوگئیں ۔

آپکو پتا ہے امی ۔آج میں نے نماز بھی پڑھی ۔ قرآن پاک کی تلاوت بھی کی ۔رمشا نے چائے میں چینی ڈالتے ہوئے کہا۔

اچھا ۔ یہ تو بھت اچھی بات ہے ۔آمینہ بیگم نے مصروف سے انداز میں کہا ۔
امی کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں ۔ امی میں آپکی بیٹی ہوں ۔ مجھ پر یقین رکھیں ۔میں ایسا کچھ نہیں کروں گی ۔جس سے آپکا سر شرم سے جھک جائے ۔اگر آپ نہیں چاہتی تو میں نہیں جاتی یونیورسٹی۔رمشا نے آمینہ بیگم کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا ۔

میں ناراض نہیں ہوں ۔ماں ہوں تمھاری اس لیے فکر کرتی ہوں ۔ بیٹا تم لڑکی ہو ۔اور آج کل کا ماحول بھت خراب ہے ۔انھوں نے رمشا کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر اسے اپنے گلے سے لگا کر کہا ۔ ماں تھی وہ بھی۔اور ماں زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتی اپنے بچوں سے۔

اچھا جاؤ اب تیار ہوجاؤ یونیورسٹی کے لیے ۔اور حسنی کو بھی جگادو ۔اسکول کی تیاری کرے ۔میں تب تک ناشتہ بناتی ہوں۔انھوں نے رمشا کو پیار کرتے ہوئے کہا۔

جی امی ۔ !!!رمشا کہتے ہوئے کچن سے چلی گئی ۔

اٹھو حسنی اسکول کے لیے تیار جاؤ دیر ہورہی ہے ۔اٹھو نا یار ۔رمشا اپنے کپڑے الماری سے نکالتے ہوئے بولی۔

اٹھو حسنی ورنہ میں پانی !!!!!رمشا کپڑے نکال کر اسکی طرف آئی ۔اور جب اس نے کمبل ہٹایا تو ۔وہاں حسنی کو نا پا کر اسکی آدھی بات منہ میں ہی رہ گئی ۔

یہ کہاں گئی !!!!!بھاؤوو۔

!!!ہائے اللہ بچاؤ بھوت بھوت بھوت

ہاہاہاہا !!!رمشا اپنے آپ سے کہتی پیچھے موڑی ۔تو حسنی نے اسے ڈرا دیا ۔رمشا اس اچانک حملے کے لیے تیار نہیں تھی تو ۔وہ بیڈ پر گرتے ہوئے ۔اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے چلانے لگی۔اور حسنی اسکی حالت دیکھ کر ہسنے لگی۔

حسنی کی بچی ۔صبر کرو تمھیں میں بتاتی ہوں۔اب حسنی پورے کمرے میں آگے آگے اور رمشا پیچھے پیچھے ۔

آہہہ !!جیسے ہی رمشا نے ٹیبل پر پڑا ۔شوپیس اٹھا کر حسنی کی طرف پھینکا ۔تو وہ آگے سے ہٹ گئی ۔اور شوپیس کمرے میں آتے احسن کے سر پر لگا ۔ تو وہ درد سے کراہ کر رہ گیا ۔

کس نے کیا یہ بچیاں ہو تم دونوں !!!وہ۔آآپی۔ ننننے۔ مارا ۔

ہیں یہ آپی کہاں گئی !!!!!حسنی کے منہ سے ڈر کی وجہ سے آواز ہی نہیں نکل رہی تھی ۔کیونکہ احسن کو بھت زور کی چوٹ لگی تھی ۔وہ بھت غصے سے پوچھ رہا تھا۔

اس نے ہکلاتے ہوئے کہا ۔اور پیچھے کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں رمشا کھڑی تھی۔مگر وہاں رمشا کو نا پا کر وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی ۔

رمشا اپنے کپڑے لے کر واشروم میں چلی گئی تھی ۔

تم جلدی آؤ ۔اور ناشتہ کر لو امی بلا رہیں ہیں ۔اسکول سے دیر ہورہی ہے ۔

احسن نے تھوڑا نارمل ہوتے ہوئے کہا ۔اور روم سے باہر چلاگیا ۔اس کے جاتے رمشا بھی یونیورسٹی کے لیے تیار ہوکر واشروم سے باہر آگئی ۔

کیا ہوا ایسے کیوں غور رہی ہو ۔ بھت پیاری لگ رہی ہوں کیا میں۔۔ حسنی کو خود کو گھورتا پا کر رمشا نے کہا ۔

مجھ سے بات مت کرو تم ۔مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔ حسنی نے ناراض ہوتے ہوئے کہا ۔اور اپنا بیگ لیتی روم سے باہر جانے لگی۔

ارے ارے ارے !!!!میری پیاری ڈول تم کیوں ناراض ہورہی ہو ۔رمشا اسے جاتا دیکھ ۔ جلدی سے اپنے بالوں کی پونی ٹیل بناتی اس کے پاس آئی ۔ اور اس کے گال کھینچ کر بولی ۔

آپی میرے گال تو مت کھینچا کرو ۔اور بھائی کو لگ گئی زور سے ۔تو انھوں نے غصہ کیا۔ آپکی وجہ سے ۔آپ نے مارا تھا انہیں ۔ انھوں نے مجھے ڈانٹا ۔ حسنی نے منہ بسور کر کہا۔

تو غلطی تمھاری بھی تھی ۔کیوں ڈرایا مجھے ۔اچھا چھوڑو ۔دونوں مل کر ڈانٹ کھا لیں گے امی سے ۔رمشا نے اسے اسکی غلطی یاد دلائی ۔پھر دوستانہ انداز میں اسے مشورہ دیا۔

اوکے آپی !!!اب چلیں ۔حسنی نے اس کا مشورہ مانتے ہوئے کہا۔

!!!!چلو

♡♡♡

اسلام و علیکم ابو !!!رمشا اور حسنی نے ساتھ سلام کیا اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگی ۔

و علیکم اسلام میری شہزادیوں ۔جلیل صاحب نے دونوں کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں ابو !!!وہ شہزادیاں اور میں تو جیسے جن ہوں نا ۔کوکاف سے آیا ہوں نا ۔احسن نے جلیل صاحب کو رمشا اور حسنی کو پیار کرتے دیکھ کر مصنوعی خفگی سے کہا۔

اس نے جس طرح منہ بنا کر کہا ۔اس کی بات پر سب مسکرا دیے ۔

نہیں برخودار آپ بھی ہمارے شہزادے ہیں۔ جلیل صاحب نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

وہ بھی کوکاف کے !!!!ہاہاہاہا سہی کہا آپی آپ نے ۔رمشا نے احسن کو چڑاتے ہوئے کہا ۔اور حسنی نے بھی اس کا ساتھ دیا ۔

بس کرو میرے بچے کو تنگ مت کرو ۔اور جلدی ناشتہ کرو ۔دیر ہورہی ہے یونیورسیٹی سے ۔آمینہ بیگم نے رمشا اور حسنی کو ڈپٹ کر کہا۔

اچھا اس نے یونی جانا تھا !!تب ہی آج اس کی صبح جلدی ہوئی ۔ورنا یہ نکمی تو ابھی تک گدھے گھوڑے بیچ کر سوئی ہوتی ۔احسن بھی انہیں کا بھائی تھا ۔اپنا بدلا لینا جانتا تھا ۔

ابو دیکھیں مجھے نکمی بول رہا ہے ۔رمشا نے چڑتے ہوئے کہا ۔

رمشا ناشتہ کرو چپ کر کے ۔اس سے پہلے جلیل صاحب کچھ بولتےآمینہ بیگم نے رمشا کو ڈانٹنے کے سے انداز میں کہا۔

اچھا امی ہم چلتے ہیں ۔اللہ حافظ امی ابو ۔احسن اور حسنی نے اسکول جاتے ہوئے کہا ۔ لیکن جاتے جاتے احسن زبان نکال کر رمشا کو چڑانا نا بھولا ۔

!!!!اللہ حافظ بچو

اچھا اللہ حافظ میں بھی چلتا ہوں ۔بیٹا خیال سے جانا یونیورسٹی ۔ جلیل صاحب بھی اٹھتے ہوئے بولے۔

!!!!ٹھیک ہے ابو اللہ حافظ

تم کس کے ساتھ جاؤ گی یونیورسٹی۔ آمینہ بیگم نے رمشا سے پوچھا۔

!!!!میں چلی جاؤں گی بس سے

تم اکیلی کیسے جاؤ گی !!!اس کا جواب سن کر آمینہ بیگم نے پریشانی سے کہا ۔

کچھ نہیں ہوتا امی !!!اچھا اب میں بھی چلتی ہوں اللہ حافظ۔ رمشا انہیں جواب دیتی اٹھ کھڑی ہوئی ۔

اللہ حافظ خیر سے جانا !!!آمینہ بیگم اسکی بات سے مطمئن تو نہیں ہوئی تھی ۔مگر اسے اللہ حافظ کہتیں وہ بھی اپنے کام میں مصروف ہوگئیں۔

♡♡♡

واو کتنی پیاری یونی ہے ۔میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا ۔یہاں تک پہنچ پاؤنگی میں ۔رمشا نے یونی کے مین گیٹ سے اندر جاتے ہوئے سوچا۔

اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے ۔رمشا نے آنکھوں میں نمی لیے تشکر بھری نگاہ سے آسمان کی طرف دیکھ کر دل میں کہا۔

♡♡

ہیلو زوہیب آواز نہیں آرہی کیا؟؟!!اب اگر تو نے فون کیا نا تو اچھا نہیں ہوگا ۔ زوہیب کب سے اسے کال کر کے تنگ کر رہا تھا ۔ جب کال اٹینڈ کرتا تو زوہیب بات کیے بغیر کال کاٹ دیتا ۔ اسے لگا نیٹ ورک ایشو ہے ۔اس لیے وہ کب سے پوری یونی کا چکر لگا رہا تھا ۔مگر زوہیب سے بات نہیں ہوپا رہی تھی۔لیکن زوہیب کے ہسنے کی آواز سن کر اسے سمجھ آگئی کے وہ اسے تنگ رہا ہے ۔اس لیے غصے سے کہ کر اس نے فون ہیں سوئچ اوف کر دیا۔

ہائے اللہ !!!!دیکھ کر نہیں چل سکتے آپ ۔ یہ آنکھیں صرف خوبصورت لڑکیوں کو دیکھنے کے لیے نہیں ملیں۔میری ساری چیزیں گرا دیں ۔ وہ فون اوف کرتا جیسے ہی پیچھے موڑا کسی سے بری طرح ٹکرایا۔مگر وہ تو اسکی چلتی زبان دیکھ کر ہی دھنک رہ گیا ۔جو اسے بولنے کا موقع دیے بغیر بولے جا رہی تھی ۔

رمشا جو یونیورسٹی دیکھتے دیکھتے آرہی تھی ۔ کسی سے ٹکرانے پر پہلے تو اسے اپنا دماغ گومتا ہوا محسوس ہوا ۔مگر چند پل بعد اسے ہوش آیا ۔ اسکے ہاتھ میں پکڑی کچھ کتابیں اور چپس کا پیکٹ زمین بوس ہوچکا ہے ۔تو بنا ساحل کو موقع دیے ۔وہ اسے باتیں سنانے کے ساتھ اپنی چیزیں بھی اٹھا رہی تھی۔

ایکسکیوزمی !!!کیا ایکسکیوزمی ۔اب ایسے کیوں دیکھ رہیں ۔اتنی خوبصورت لڑکی پہلے کبھی نہیں دیکھی ۔اور تمیز تو ہے ہی نہیں آپ میں بندہ چیزیں اٹھانے میں مدد ہی کر دیتا ہے ۔یا سوری ہی بول دیتا ہے ۔

اچھے سے جانتی ہوں ۔آپ جیسے لڑکوں کو لڑکی دیکھی نہیں بس ٹکرانے کے اور بات کرنے کے بہانے ڈونتے ہیں۔ رمشا اپنی چیزیں سمیٹ کر اٹھاتے ہوئی بولی ۔بنا ساحل کو دیکھے جو غصے سے لال ہوتی آنکھوں سے اس بنا بریک کی زبان رکھنے والی لڑکی کو غور رہا تھا۔

شٹ اپ !!!کب سے بولے جا رہی ہو ۔میں کچھ بول نہیں رہا تو ۔تم مجھے ایسا بولو گی ۔ وہ اسکی براؤن آنکھوں میں دیکھتا غصے سے بولا ۔

وہ عبایا پہنے سر پر گلابی رنگ کا حجاب سٹائل سٹالر کیے ۔بھت پیاری لگ رہی تھی۔

تت تو غلطی آپ کی تھی نا۔ایک پل کے لیے رمشا اس کی غصے سے لال ہوتی آنکھیں دیکھ کر ڈر گئی ۔اس کے جسم مین سنسناہت سی دوڑ گئی ۔اس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

اچھا میں دیکھ کر نہیں چل رہا تھا ۔تم تو دیکھ کر چل رہی تھی نا ۔تو تم کیسے مجھ سے ٹکرا گئی ۔ساحل نے اس کے چہرے پر ڈر کی تاثرات دیکھ کر مزے سے کہا ۔

ہاں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔رمشا نے سوچنے والے انداز میں کہا ۔

اب سوچ لیا ۔تو سوری بولو ۔ساحل اسکی اس بات پراپنی ہسی ضبط کرتے ہوئے ۔بظاہر سنجیدہ ہو کر بولا ۔

میں کیوں بولوں سوری میری ساری چیزیں گر گئی ۔آپکی وجہ سے آپکو سوری بولنا چاہیے ۔رمشا بھی کہا اپنی غلطی ماننے والو میں سے تھی ۔

اوکے سوری !!!ساحل نے ہار مانتے ہوئے کہا ۔

ٹھیک ہے معاف کیا ۔آئندہ مجھ سے ٹکرانے سے پہلے سو بار سوچنا۔ میں ان لڑکیوں میں سے نہیں۔ جو ایسی چیپ حرکتوں پر امپریس ہو جاؤں ۔ رمشا احسان کرنے والے انداز میں کہتی اور اسے وارننگ دینے والے انداز میں کہتی چلی گئی ۔

واٹ !!!تم نے مجھے چیپ کہا ۔

یہ کہاں گئی ۔ساحل اسکی بات سمجھ کر چلانے والے انداز میں بولتا پیچھے موڑا)جہاں سے ابھی رمشا گذری تھی (مگر رمشا کو نا پا کر حیران ہوا ۔

ایک دم سے کہاں گئی پاگل کہیں کی سوری بھی نہیں بولا الٹا مجھے سنا کر چلی گئی ۔

میں تو پرنسپل کے آفس جا رہا تھا ۔یہ سب زوہیب کی وجہ سے ہوا فری ہوکر بتاتا ہوں تمھیں میں ۔ساحل تصور میں زوہیب کو سوچتا ہوا بولا ۔اور آفس چلا گیا۔

♡♡♡♡

رمشا اپنی کلاس تلاش کرتی مشکل سے پہنچی تھی ۔ اس نے ڈسک پر بیگ رکھ کر تھکے سے انداز میں سر بھی ڈسک پر ٹکا دیا ۔

ہیلو ۔آئی ایم نور !!!تھک گئی ہو کلاس تک پہنچتے پہنچتے ؟؟

نور نے رمشا کو اس طرح سر ڈسک پر رکھے دیکھ کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اوراپنا تعارف کروا کر پوچھنے لگی ۔

ہائے ۔ میں رمشا !!!میں بھت تھک گئی ہوں ۔اتنا کلاس تلاش کرتی نہیں تھکی جتنا اس بندے کا غصہ دیکھ کر ڈر گئی ۔مگر میں نے بھی خوب سنائی آیا بڑا مجھ پر غصہ کر کے ڈرانے والا ۔میں کسی سے ڈرتی ورتی نہیں ہوں۔

رمشا نے اس سے سلام کرتے ہوئے اپنا نام بتایا ۔وہ جو بولنا شروع ہوئی تو چپ ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی ۔

جیسےپتا نہیں کب سے نا بولی ہو ۔ نور کو اس کا یہ انداز بھت اچھا لگا ۔اسے رمشا بھی بھت پیاری لگی ۔تب ہی دوستی کرنے کا فیصلا کیا ۔
سوری !!!رمشا نے اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر کہا۔

میری دوست بنو گی؟ !!نور نے رمشا کو کہا۔
ہاں کیوں نہیں ۔ رمشا نے بھی مسکرا کر اس سے ہاتھ ملایا ۔اسے بھی نور بھت اچھی لگی۔

ہیلو سٹوڈنٹس !!!ہاؤ آر یو ۔آئی ایم گوئنگ ٹو بی یورز بائیو کمسٹری پروفیسر ۔

یہ یہاں وہ بھی پروفیسر !!!!کلاس میں آنے والے شخص کو دیکھ کر رمشا کے تو چودہ طبق روشن ہوگئے

ہیلو سٹوڈنٹس !!!!ہاؤ آر یو !!آئی ایم گوئنگ ٹو بی یور بائیو کمسٹری پروفیسر ۔

یہ یہاں وہ بھی پروفیسر !!!کلاس میں آتے شخص کو دیکھ کر رمشا کے تو چودہ طبق روشن ہوگئے ۔

کیا ہوا !!!ایک دم تمھارے چہرے کا رنگ کیوں پیلا پڑ گیا ۔نور نے رمشا کے چہرے کا رنگ اڑھا دیکھ کر پوچھا۔

کیوں کے یہ وہی ہے ۔ !!!جس کی ابھی میں بات کر رہی تھی ۔رمشا نے اپنے خشک پرتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا۔

!!!!اچھا

کیاااا !!!نور نے پہلے ہاں میں سر ہلا کر کہا۔مگر رمشا کی بات سمجھ کر اس نے چلا کر کہا۔

ایئی پرابلم مس !!!ساحل جو اپنا تعارف کرا رہا تھا۔نور کے چلانے پر اسکی جانب دیکھ کر اس نے پوچھا۔

نتھنگ سر !!!نور نے کھڑے ہوکر جواب دیا۔

!!!!اوکے سٹ ڈاون

اینڈ مائے نیم از ساحل خانزادہ !!!ساحل نے ڈیس کے سامنے کھڑے ہو کر کہا۔

♡♡♡

چلانے کیا ضرورت تھی تمھیں !!!اگر وہ مجھے دیکھ لیتا !!!مطلب کے دیکھ لیتے تو اپنی بے عزتی کا بدلا ضرور لیتے۔رمشا نے تپے ہوئے انداز میں دانت پیستے ہوئے نور کو کہا۔

تو تم نے خبر ہی ایسی دی !!!مجھے شاک لگا نا۔نور نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

اچھا شکر ہے تم میرے سامنے آگئی ۔میں نے تمھارے پیچھے چہرہ چھپا لیا۔ورنہ میری خیر نہیں تھی۔ آج پہلا دن خراب ہوجاتا ۔پہلے کم ہوا تھا۔رمشا نے پہلے شکر کرتے ہوئے کہا ۔پھر برا سا منہ بنا کر بولی۔

مس پنک اسٹینڈ اپ !!!واٹ از بائیو کمسٹری؟؟ ساحل رمشا کو دیکھ چکا تھا ۔اس لیے اچانک سوال کر ڈالا اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر ۔

سر میں !!!!رمشا نے شہادت کی انگلی اپنی طرف کر کوی پوچھا۔

جی آپ !!!کوئی اور دیکھ رہی آپکو پنک حجاب میں ۔ ساحل نے اسے دیکھے بنا جواب دیا ۔

ہائے اللہ میں نے تو کبھی کتابیں کھول کر دیکھی ہی نہیں۔جب سے اسکول چھوڑا۔اب کیا جواب دوں ۔اتنا اچانک سوال کر دیا ۔ رمشا نے دل میں سوچا۔

کیا ہوا مس !!!رمشا نام ہے میرا سر۔ رمشا نے ساحل کی بات کاٹ کر کہا۔

اوکے مس رمشا !!!تو جواب دیں ۔

سوری سر مجھے نہیں پتا ۔رمشا نے سر جھکا کر کہا۔

مس رمشا !!اگر آپ اپنی زبان سے زیادہ دماغ چلا لیں تو آپ کے لیے ہی اچھا ہے

9th.10th

کلاس والا سوال تھا ۔ساحل نے طنزیہ کہا۔

اوکے سٹوڈنٹس !!!ابھی کلاس کا ٹائم ختم ہوا ۔کل سے ہم لیکچر اسٹارٹ کریں گے ۔اللہ حافظ ۔

ساحل نے کلاس کی طرف متوجہ ہوکر کہا ۔وہ ایک نظر رمشا پر ڈالتا کلاس سے چلا گیا ۔

♡♡♡

رمشا تم کچھ نہیں کھاؤ گی کیا ؟؟ نور اور رمشا کینٹین میں بیٹھی تھی ۔رمشا ساحل کی کلاس کے بعد سے اب تک چپ ہی تھی۔کوئی ضروری بات ہوتی تو وہ بات کرتی ۔نور کو اسکی خاموشی اچھی نہیں لگ رہی تھی ۔وہ بار بار اس سے بات کرنے کی کوشش کرتی تاکہ اسکا موڑ اچھا ہوجائے۔

نور کیوں دماغ خراب کر رہی ہو یار۔ رمشا نے جھنجلا کر کہا۔

رمشا ایسا تو کچھ نہیں کہا انھوں نے۔جو تمہارا موڑ خراب ہوگیا۔نور نے رمشا کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر کہا ۔

میرا یونی کا پہلا دن خراب کر دیا ۔اتنی انسلٹ یار۔انھوں نے کچھ بھی لیکچر نہیں دیا ۔نا کچھ سمجھایا ۔اچانک پوچھ لیاوہ بھی مجھ سے ۔میں کنفیوز ہوگئی تھی ۔مگر انھوں نے اچھا نہیں کیا۔رمشا نے آنکھوں میں نمی لیے کہا۔

اچھا چھوڑو نا یار !!اس بات کو ۔کل اچھے سے بائیو کمسٹری رٹ کے آنا۔اور ویسے بھی تم نے اچھا نہیں کیا۔ ان کے ساتھ بھی جیسا تم نے بتایا تھا مجھے۔وہ بھی ٹھیک نہیں تھا۔نور نے اسے سمجھانے کے انداز میں کہا۔

تو یار وہ اپنے آفس میں بھی تو بلا کر کہہ سکتے تھے ۔یوں سب کے سامنے انسلٹ کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔رمشا نے دکھ سے کہا۔

تم نے بھی تو !!!!اچھا چلو چھوڑو ان باتوں کو تو مجھے اپنے گھر کب لے کر جاؤ گی ۔نور جو اسے اسکا کیا یاد دلا رہی تھی ۔رمشا کے گھورنے پر بات بدلنے پر ہی اپنی عافیت سمجھی۔

انشاءاللہ بھت جلد !!!!رمشا نے مسکرا کر کہا ۔اور اگلی کلاس کے لیے دونوں کلاس کی طرف چل دی ۔

♡♡♡

اچھا اللہ حافظ کل ملتے ہیں پھر۔ رمشا اور نور بس سٹاپ پر کھڑی بس کا انتظار کر رہی تھی ۔بس کے آنے پر رمشا نور سے اللہ حافظ کہتی۔ بس میں بیٹھ گئی ۔

نور بھی اپنے بھائی کا انتظارکر رہی تھی ۔اپنے بھائی کے آتے ہی وہ بھی چلی گئی ۔

رمشا نے کل کے بارے سوچ کر جنجھری لی۔ ساحل اب اسے معاف نہیں کرنے والا تھا۔

♡♡♡

اسلام و علیکم امی !!!!رمشا نے گھر میں داخل ہوتے سلام کیا۔

وعلیکم اسلام !!!تم واٹ آ پریزنٹ سرپرائز یار۔۔

رمشا جو اپنے خیال میں آرہی تھی ۔سونیا کی آواز پر خوش ہوتی اس کے گلے لگ کر بولی۔

جب تم یونی میں تھی تب آئی۔سونیا نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

کس کے ساتھ آئی ہو۔اور پھوپھو کیسی ہیں۔انکل کیسے ہیں۔عافیہ آپی آتی ہیں کیسی ہیں وہ ۔ظفر اور حاشر کیسے ہیں ۔حسان بھائی کیسے ہیں۔رمشا نے ایک ہی سانس میں اتنے سوال کر ڈالے ۔

سب ٹھیک ہیں !!!تم سانس تو لے لو یار۔سونیا نے اس کے سوال کرنے پر مسکرا کر کہا۔
اور حسان کے ساتھ ہی آئی ہوں میں ۔

آگئی تم !!!آمینہ بیگم نے لاؤنج میں آتے ہوئے رمشا سے پوچھا ۔

جی امی !!!رمشا نے عبایا اتارتے ہوے جواب دیا۔

کیسا رہا یونی کا پہلا دن۔ سونیا نے رمشا سے پوچھا ۔

رمشا کے چہرے کا رنگ ایک فق ہوا۔اب کیا بتاتی اس کے ساتھ کیا ہوا پہلے دن۔

کیسا رہا یونی کا پہلا دن؟؟ سونیا نے رمشا سے پوچھا۔

رمشا کے چہرے کا رنگ ایک دم فق ہوا۔اب کیا بتاتی کیا ہوا ۔اس کے ساتھ یونی کے پہلے دن۔

اچھا !!!رمشا نے یک لفظی جواب دیا۔

رمشا فریش ہو کر کھانا لگاؤ۔احسن اور حسنی بھی آتے ہونگے۔آمینہ بیگم نے کچن سے باہر آتے ہوئے کہا۔

مگر امی !!اچھا لگاتی ہوں۔رمشا کہنا چاہتی تھی ۔تھک گئی ہے ۔مگر کچھ سوچ کر چپ ہوگئی۔

اچھا سونی میں آتی ہوں فریش ہوکر۔رمشا سونیا سے کہتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

جاؤ سونیا بیٹا تم بھی فریش ہو آؤ۔رمشا کے کمرے میں جا کر۔آمینہ بیگم سونیا سے کہتی خود وہی صوفے پر بیٹھ گئیں ۔

!!!جی ممانی

♡♡♡

سنو رمشا !!!سونیا اور رمشا رات کو سونے کی تیاری کر رہی تھی۔ رمشا کے بیڈ پر بیٹھتے سونیا نے اسے پکارا ۔

ہاں بولو ۔رمشا نے اپنے بال کیچر سے آزاد کرتے ہوئے کہا۔

تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا ۔کہ تم نے آگے بھی پڑھنا ہے ۔اور یونی میں ایڈمشن بھی لے لیا ۔مجھے یہاں آکر پتا چلا۔جب میں نے ممانی جان سے پوچھا رمشا کہاں ہے ۔سونیا نے شکوہ کنا انداز میں کہا۔

میں تمھیں بتانا چاہتی تھی یار۔مگر کنفرم نہیں تھا ۔کے اجازت ملی گی آگے پڑھنے کی یا نہیں۔ایڈمشن کا مجھے بھی تب پتا چلا جب ابو نے فورم مجھے فیل کرنے کے لیے دیا ۔اور میں نے تمھیں بھت کالز کی مگر تمہارا نمبر بند تھا۔رمشانے اسکی ناراضگی دور کرنے کے لیے کہا۔

اچھا!!!افف میں بھول گئی ۔میری پرانی سم کھو گئی تھی ۔سونیا نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کر کہا ۔

اچھا سونی تم اب بھی اس لڑکے سے بات کرتی ہو۔رمشا نے لیٹ کر اسکی طرف کروٹ بدل کر کہا۔

کس سے !!!سونیا نے بھی لیٹتے ہوئے کہا۔

شاہ میر سے جو تمھارے ساتھ پڑھتا تھا۔رمشا نے اسے یاد دلاتے ہوے کہا۔

!!! ہاں کرتی ہوں بات اس سے

تم۔اسکے بارے میں سیریس ہو۔اس سے محبّت کرتی ہو کیا؟؟رمشا نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا

۔

نہیں یار !!!تم تو جانتی ہو نا۔ہماری فیملی میں باہر رشتہ نہیں دیتے۔ جب کہ فیملی میں اچھے رشتے ماجود ہوں۔عافیہ کی بھی شادی اس کی ضد کی وجہ سے فیملی سے باہر ہوئی ۔سونیا نے لا پرواہی سے جواب دیا۔

میرا سوال یہ نہیں تھا ۔ رمشا نے اسکی بات کو نظر انداز کر کے سنجیدگی سے کہا۔

نہیں محبّت نہیں کرتی ۔بس وقت گزارنے کے لیے بات کرتی ہوں۔ محبّت تو میں صرف راحیل سے کرتی ہوں۔سونیا نے جواب دیا۔

اوہ !!!وقت گزارنے کے لیے ۔سونیا انسان کیا وقت گزارنے کی چیز ہے۔ اور تم ایک انسان جو کے نا محرم ہے اس کے ساتھ بنا کسی احساس ،جذبات کے صرف وقت گزارنے کے لیے بات کرتی ہو۔اور تم کیسے بھول گئی ۔اگر پھوپھو کو یہ سب پتا چلا تو انہیں کتنی تکلیف ہوگی ۔اور تم اپنے ساتھ ساتھ میری بھی بے عزتی کرواؤ گی ۔کیوں ہم دونوں کی دوستی کے بارے میں سب جانتے ہیں اور ۔

تو یار لڑکے کیا وقت گزاری کے لیے لڑکیوں کے ساتھ بات نہیں کرتے ۔میں نے ایسا کر لیا تو کون سا گناہ کر دیا ۔سونیا نے رمشا کی بات کاٹ کر کہا۔

میری بات پوری نہیں ہوئی ابھی !!!ارمشا نے غصے سے کہا۔

دیکھو وہ بات الگ ہے ۔مگر لڑکی کا کردار ایسا مضبوط ہونا چاہیے ۔کہ ایک لڑکے کو اس تک پہنچنے سے پہلے اللہ تعالی کے سامنے جھکنا پڑے۔اللہ تعالی سے وہ اسکا ساتھ مانگے ایک پاک رشتے میں ۔ تم اس کے دل میں اپنے لیے محبّت بھر رہی ہو ۔یہ نا ہو ایک وقت ایسا آئے وہ سچ میں محبّت کرنے لگے تم سے ۔اور تمھارے لیے کچھ بھی کرے۔کسی بھی حد تک چلا جائے ۔کیوں کہ سچی محبّت میں بھت طاقت ہوتی ہے ۔اور یہ کسی کسی کا حوصلہ ہوتا ہے ۔اپنی محبّت کو کسی اور کا ہونے دے ۔

اور راحیل بھائی کو بھول کیوں نہیں جاتی تم۔انکی منگنی افرا سے ہو چکی ہے ۔وہ بھت خوش ہیں ۔تم بھی زندگی میں آگے بڑھو ۔ خود کو تکلیف نا دو ۔اپنی زندگی کو اس طرح مت خراب کرو ۔ہر انسان کا کوئی نا کوئی مقصد ہوتا ہے زندگی میں ۔تم بھی اپنا مقصد تلاش کرو اور

میرا مقصد راحیل کو حاصل کرنا ہے ۔اسے میں بھول نہیں سکتی ۔اور تمھیں محبّت نہیں ہوئی نا ۔ابھی کسی سے اسی لیے تم ایسا کہہ رہی ہو ۔تمھیں جب محبّت ہوگی تب پوچھوں گی میں ۔جب

تمھاری محبّت تمھاری آنکھوں کے سامنے کسی اور کے ساتھ ہوگی ۔کتنی تکلیف ہوتی ہے ۔اور منگنی ہوئی ہے نکاح نہیں۔منگنی تو ٹوٹنے کے لیے ہی ہوتی ہے ۔سونیا نے ایک بار پھر رمشا کی بات کاٹ کر غصے سے کہا۔

اپنا سوچ رہی ہو ۔کسی اور نہیں !!!تم بھی کسی کا دل دکھا رہی ہو ۔کھیل رہی ہو شاہ میر کے ساتھ ۔ اور افرا کو بھی تکلیف ہوتی ہے ۔تمھاری ان حرکتوں سے جو تم وہاں جا کر راحیل بھائی کے ساتھ کرتی ہو ۔
مجھے محبّت ہوگی یا نہیں یہ تو میں نہیں جانتی نا کبھی اس بارے میں سوچا میں نے ۔ لیکن کبھی اپنا وقت گزارنے کے لیے کسی کا دل نہیں دکھاؤں گی ۔نا کسی کے احساسات اور جذبات کے ساتھ کھیلوں گی ۔ رمشا نے بھی غصے میں جواب دیا۔

بس کر جاؤ یار لیکچر دینا ۔میں جانتی ہوں میرے لیے کیا سہی ہے کیا غلط ۔میں اسی لیے یہاں نہیں آتی ۔کیوں کے تم ایسے بات کرتی ہو میرے ساتھ ۔سونیا نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔
میں تو تمھارے اچھے کے لیے ہی بول رہی تھی ۔

اچھا نا سوری یار !!!!ادھر دیکھو میری طرف میں نے کان بھی پکڑ لیے۔رمشا نے ہار مانتے ہوئے کہا۔کے کہیں وہ پکی ناراض نا ہوجائے۔

اچھا اب سونے دو مجھے۔سونیا نے جھنجلا کر کہا۔

!!!ناراض ہو

نہیں ہوں ناراض بس !!!اب سو جاؤ میں۔

نہیں پہلے مسکرا کر کہو۔

اوکے نہیں ہوں ناراض بس !!!سونیا نے مسکرا کر کہا۔ورنہ رمشا اسکی جان چھوڑنے والی نہیں تھی۔اور کروٹ بدل کر سو گئی۔

سونیا بھت غلط کر رہی ہے۔

ویسے محبّت کیا ہوتی ہے۔کیا کبھی مجھے بھی ہوگی۔نہیں نہیں مجھے محبّت نہیں ہوگی۔میرا صرف مقصد ڈاکٹر بننا وہ بھی پاک آرمی میں۔رمشا نے اپنی سوچ جھٹک کر کہا۔

لیکن وہ نہیں جانتی تھی ۔ محبّت کی نہیں جاتی ہوجاتی ہے ۔اور اس انسان کو تو زیادہ شدد سے ہوتی ہے ۔جو محبّت سے دور بھاگتا ہے ۔اور رمشا کی محبّت بھی کچھ ایسی ہی ہونے والی تھی ۔
♡♡

اسلام و علیکم نور ۔کیسی ہو ۔یونی میں داخل ہوتے ہی رمشا کی نظر نور پر پڑی ۔تو اس نے نور کے پاس جا کر سلام کیا ۔

وعلیکم اسلام ۔ میں ٹھیک الحمداللہ اور تم ۔نور نے مسکرا کر سلام کا جواب دیا اور اس سے پوچھا ۔

میں بھی ٹھیک شکر اللہ کا ۔

ہمم !!!ٹھیک لگ رہی ہو آج ۔کل کی بانسبت ۔نور نے کہا۔

ہاں یار !!!میں نے سوچا میرے دکھی ہونے سے پروفیسر ساحل کو کیا فرق پڑے گا ۔رمشا نے کہا۔

ان جیسے انسان پر تو کبھی اثر ہو ہی نا جائے ۔کسی کے ناراض ہونے سے انہیں فرق پڑ ہی نہیں سکتا کبھی ۔کیسے برداشت کرتے ہونگے ۔ان کے گھر والے ۔کھڑوس کہیں کے ۔ عجیب بندہ ہے قسم سے ۔نا کوئی مسکراہٹ بندہ تھوڑا سا مسکرا کر بھی اپنا تعارف کروا سکتا ہے سٹوڈنٹس پر اچھا امپریشن پڑتا۔ ایسا منہ بنایا ہوا تھا ۔جیسے مسکرانے پر بھی ٹیکس لگتا ہو ۔ میں تو سوچ رہی تھی ایسے انسان کے ساتھ شادی کون سی لڑکی کرے گی ۔ جسے مسکرانا تک نا آتا ہو ۔رمشا بولتی گئی جو منہ میں آیا ۔

رمشا چپ ہوجاؤ پلیز !!!نور نے رمشا کو ہاتھ سے پکڑ کر اس کے قریب ہوکر کہا۔

کیوں چپ کر جاؤ ۔ سہی تو کہ رہی ہوں ۔اور تم تو ایسے ڈر رہی ہو۔ جیسے وہ پیچھے کھڑے ہوں ۔

ہمم !!نور نے سر کو اپر نیچے ہلا کر کہا ۔

کیا !!تو کیا کہہ رہی تھی آپ مس رمشا آفندی۔ساحل جو اپنے آفس جا رہا تھا رمشا کے منہ سے اپنے لیے ایسے الفاظ سن کر وہیں اس کے پیچھے کھڑا ہوگیا۔

رمشا نے اپنی زبان دانتوں کے نیچے دبائی ۔اور آنکھیں بند کر لیں ۔پھر ایک گہرا سانس لے کر خود کو کمپوز کرنے لگی ۔ چہرہ ابھی بھی نور کی طرف موڑا ہوا تھا۔

سر آپ کب آئے ۔رمشا نے اپنے تاثرات چھپاتے ہوے کہا۔
جب آپ میری تعریف میں اتنی مصروف تھی تب۔ساحل نے طنزیہ انداز میں کہا۔

آپ میں بلکل تمیز نہیں مس رمشا ۔کیا اپنے ٹیچر کے بارے ایسے باتیں کی جاتی ہیں۔خیر کلاس میں آئیں 2 منٹ میں ۔ساحل سخت لہجے میں کہتا چلا گیا۔

افف !!نور کی بچی تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا ۔پتا نہیں میں کیا کیا بول گئی ۔اب میرے ساتھ کیا ہوگا ۔رمشا نے نور کو گھور کر کہا۔

میں تو تمھیں اشارے کر رہی تھی ۔مگر تم بھت مصروف سے انداز میں انکی تعریف کر رہی تھی ۔جیسے سبق یاد کر رہی ہو۔نور نے بھی اس کے اندازمیں کہا۔

یا اللہ اب بچا لیں ان سے !!!آئیندہ بنا ادھر ادھر دیکھے انکی برائی نہیں کروں گی ۔رمشا نے آنکھیں بند کر کے دعا مانگتے ہوئے کہا۔

لیکن برائی ضرور کرو گی واہ !!!نور نے اس کے انداز پر ہس کر کہا ۔

میں یہاں پریشان ہوں۔اور تم ہس رہی ہو ۔رمشا نے چڑ کر کہا۔

تو تم نے خود پریشانی خریدی ہے اپنے لیے ۔نور نے بھی اسے تپانے کے لیے کہا۔

نور کی بچی تو میری دوست ہے یا دشمن۔رمشا نے تپے ہوے لہجے میں کہا۔

دوست ہوں یار !!اچھا ٹینشن نہیں لو ۔کچھ نہیں ہوگا۔نور نے اس کا گال کھینچ کر کہا۔

پتا نہیں اب وہ پروفیسر کیا سزا دیں گے مجھے۔رمشا نے رونے والی صورت بنا کر کہا

ویسے تم بول رہی تھی ۔کے کون سی ایسی لڑکی ہوگی ۔جو پروفیسر جیسے انسان کے ساتھ شادی کرے گی ۔ہوسکتا ہے وہ پہلے سے شادی شدہ ہوں۔نور رمشا کے ساتھ کلاس کی طرف جاتے ہوے ۔پر سوچ انداز میں بولی ۔

ہاں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔مگر شکل سے نہیں لگتے شادی شدہ۔رمشا نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔ پھر اپنا اندازہ بھی بتایا ۔

اچھا تم اتنی آہستہ آہستہ کیوں چل رہی ہو ۔پروفیسر نے کہا تھا ۔2 منٹ میں کلاس میں نظر آنا ۔اور 2 کیا 10 15 منٹ ہوگئے۔تم جلدی چلو یار ۔اپنے ساتھ میری بھی انسلٹ کرواو گی۔نور نے رمشا کے اس طرح چلنے پر جھنجلا کر کہا۔

وہ یار مجھے ڈر لگ رہا ہے !!!!رمشا نے رونے والی صورت بنا کر کہا۔
ڈر کیوں لگ رہا ہے ۔ نور نے اسے روک کر پوچھا ۔جو آنکھوں میں نمی لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی ۔

یار میں زیادہ لوگوں میں گھبرا جاتی ہوں۔ مجھ سے کچھ بولا ہی نہیں جاتا ۔ہاتھ پاؤں کانپنے لگتے ہیں۔

مطلب کے میرے اندر کونفیڈنس لیول زیرو ہے۔ اور میں بھت نروس ہوجاتی ہوں۔اور پروفیسر نے ایسی ہی کوئی سزا دینی ہے مجھے ۔سب کے سامنے آج پھر یار ۔رمشا نے روتے ہوے کہا۔

اوہ !!!رو کیوں رہی ہو پاگل۔اور تم نے کل پروفیسر کو اتنی باتیں سنائی تب یہ ڈر کہاں تھا۔ اور آج بھی تمھیں میں نے کتنے اشارے کیے مگر تم تو بس ۔نور نے اسے چپ کرواتے ہوے۔ اسے اس کی غلطی یاد دلائی ۔

کل انکی غلطی تھی نا۔ اور وہ اکیلے تھے نا ۔تو میں نے بولا ۔آج تو میں تم سے بات کر رہی تھی ۔مجھے کیا پتا وہ سن لیں گے۔رمشا نے رونے کی وجہ سے سرخ ہوتی ناک پر غصہ لیے منہ پھلا کر کہا۔

اچھا چلو اب وہ شاید ان باتوں کو اگنور کر دیں ۔مگر ہمارا لیٹ جانا نہیں۔نور کو وہ بھت کیوٹ لگی ۔اس لیے مسکرا کر کہتی ۔اسکا ہاتھ پکڑ کر کلاس میں چلی گئی۔

♡♡

شکر ہے پروفیسر کلاس میں نہیں ہے ۔ ورنہ ہماری اچھے سے عزت آفزائی کرتے نور نے اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوے کہا۔

!!!ہاں سہی کہا

گڈ مورننگ کلاس !!!ساحل نے کلاس میں داخل ہوتے ہوے کہا ۔

گڈ مورننگ پروفیسر !!!سب نے ہم آواز ہو کر جواب دیا۔

چلے پھر لیسن کا آغاز کرتے ہیں۔ ساحل نے ایک نظر کلاس پر ڈال کر کہا ۔اور بورڈ کی طرف متوجہ ہوگیا ۔

شکر ہے پروفیسر بھول گئے ۔جو تھوڑی دیر پہلے سنا تھا انھوں نے ۔رمشا نے خوش ہوتے ہوے کہا۔

ہاں ورنہ تمھیں کچھ کہہ دیتے تو پورا دن منہ پھلا کر بیٹھی ہوتی۔نور نے اسکی کل والے موڑ کو یاد کرتے ہوے کہا۔

اب ایسا بھی نہیں ہے یار۔بس بھت بولتی ہوں نا میں ۔تو بول بول کر منہ تھک گیا تھا۔ کل پہلے پروفیسر کے ساتھ دماغ خراب کیا ۔اور پھر تمھیں پوری کہانی سنائی ۔تو جبڑے درد کرنے لگے تھے میرے۔اس لیے چپ تھی ۔

کیا !!!وہ جو میں پریشان ہوئی تمھارے لیے اور جو تسلیاں دیتی رہی تمھیں۔ تمہارا موڑ ٹھیک کرنے کے لیے کیا کچھ نہیں کیا۔میں نے تمھارے لیے اتنی انرجی ویسٹ کی۔تمھیں یونی میں گھمایا تاکہ تمہارا موڑ اچھا ہوجائے ۔ تم کہہ رہی ہو کہ تم اس لیے چپ تھی ۔تمہارا منہ تھک گیا تھا۔ نور نے اسکی بات سن کر ۔اپنی اتنی انرجی ویسٹ ہونے پر غصے اور صدمے کی کیفیت میں کہا ۔

گھور کیوں رہی ہو ۔ اچھا نا غصہ تو مت کرو یار !!رمشا نے نور کو خود کو گھورتا دیکھ کر کہا ۔

آپ دونوں کلاس میں ہیں یا گھر میں جو کب سے باتیں کیے جارہی ہیں۔آپ لوگوں کو نہیں پڑھنا کلاس سے باہر جا کر باتیں کریں ۔مگر باقی سٹوڈنٹس کو ڈسٹرب مت کریں۔ساحل نے بورڈ پر لیسن لکھ کر پیچھے دیکھا ۔تو نور اور رمشا کو باتیں کرتا دیکھ ان کے پاس آکر سخت لہجے میں کہا۔

ہائے اللہ پروفیسر آپ نے ڈرا دیا !!!رمشا نے دل پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوکر کہا ۔ مگر ساحل کے گھورنے پر چپ ہوگئی۔

سوری سر !!!نور نے غصے میں ایک نظر رمشا پر ڈال کر کہا۔
دکھائیں آپ لوگوں نے کیا نوٹ کیا؟؟؟ ساحل کی نے نور کا نوٹ پیڈ دیکھتے ہوے کہا ۔

آپ زبان سے زیادہ ہاتھ چلائیں تو شاید جس مقصد سے آپ یہاں آتی ہیں ۔وہ پورا ہوجائے ۔ساحل نے نورکے نوٹ پیڈ پر ایک لفظ لکھا دیکھ کر کہا۔

سوری سر آئیندہ ایسا نہیں ہوگا !!نور نے غصے سے دانت پیس کر کہا ۔اسے رمشا پر بھت غصہ تھا ۔ جس کی باتوں کی وجہ سے وہ ایک لفظ سے زیادہ کچھ لکھ نہیں پائی ۔اور رمشا خود اس وقت بلکل پرسکون سی کھڑی تھی ۔

نہیں آپ کی غلطی نہیں جب ایسی صحبت میں رہیں گی ۔یہی حال ہوگا ۔ایک مشورہ ہے آپکو میرا ایسے لوگوں سے دور رہیں ۔ایسے لوگ اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی نکما بنا دیتے ہیں۔ لوگوں کے پیٹھ پیچھے باتیں کرنے جیسی بری عادتیں ہوجاتی ہیں۔ ساحل نے ایک نظر رمشا پر ڈال کر طنزیہ لہجے میں کہا۔

یس سر !!نور نے بھی رمشا کا غصے سے لال ہوتا چہرہ دیکھ کر کہا۔

اور مس رمشا آپ نے کیا نوٹ کیا؟؟ ساحل نے رمشا کا نوٹ پیڈ دیکھ کر کہا ۔
وہ میں نے !!!ساحل جیسے ہی رمشا کا نوٹ ڈسک سے اٹھانے لگا تھا رمشا نے نوٹ پر ہاتھ رکھ دیا ۔اور ساحل نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا ۔رمشا کی بات منہ میں ہی رہ گئی۔

دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملی ۔رمشا نے خود کو ان سیاہ آنکھوں میں ڈوپتا ہوا محسوس کیا۔اسکے دل نے ایک بیٹ مس کی ۔

سر !!!کسی سٹوڈنٹ کے بلانے پر دونوں ہوش کی دنیا میں لوٹے ۔رمشا کہ اپنا ہاتھ کھینچنے پر ساحل نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر سے ہٹایا۔اور بنا اس کی طرف دیکھے باقی کلاس کی طرف متوجہ ہوگیا۔

یہ مجھے کیا ہوگیا تھا۔رمشا نے اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچا۔
کیا ہوا !!!نور نے اس کو دل پر ہاتھ رکھے دیکھ کر کہا ۔

کچھ نہیں !!میں تم سے ناراض ہوں بات نہیں کرو مجھ سے ۔رمشا نے خود کو کمپوز کرتے ہوے کہا ۔اور بات بدل لی ۔

کیوں ناراض ہو؟؟؟ نور نے بورڈ پر لکھا لیسن نوٹ کرتے ہوے کہا ۔

کیوں کہ تم پروفیسر کے ساتھ مل کر مجھے برا بول رہی تھی ۔ رمشا نے بھی لکھتے ہوے کہا۔

اور جو تم نے کیا میرے ساتھ اس کا کیا؟ نور نے بھی اسے اسکی غلطی یاد دلائی۔

ہاں تو تم ساتھ ساتھ لکھتی نا ۔کس نے کہا تھا ۔میری طرف دیکھ کر بات کرو۔رمشا اپنی غلطی ماننے والوں میں سے کہاں تھی۔

رمشا تم بھت زیادہ ہوشیار ہو ۔ویسے تم یہ تو ادھر دکھاؤ ۔کیا لکھا ہے تم نے ۔ تمھیں تو کچھ نہیں کہا انھوں نے ۔نور نے رمشا سے نوٹ پیڈ لے کر کہا ۔

!!!!اچھا تو تم نے لکھا تھا

رمشا نے نوٹ کیا تھا ۔جب نور اس پر غصہ کر رہی تھی ۔اس لیے وہ پرسکون کھڑی تھی۔نور نے رمشا کا لیسن نوٹ ہوا دیکھ کر منہ بسور کر کہا۔

جی !!!رمشا نے اپنا نوٹ پیڈ چھین کر کہا۔

ناراض تو مجھے ہونا چاہیے ۔تمھاری بے وقت کی باتوں کی وجہ سے میری پروفیسر سے انسلٹ ہوئی۔نور نے پھر سے لکھتے ہوے کہا۔

تمھاری انسلٹ ہوئی ۔یا تمھارے خود کے نا لکھنے پر میری ۔رمشا نے اسے گھور کر کہا۔

اور جب پروفیسر میری برائی کر رہے تھے ۔تم نے کیسے ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوے کہا ۔یس سر۔ رمشا نے نور کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔

تو جب تم پروفیسر کی برائی کرتی ہو ۔تب میں تمھاری ہاں میں ہاں بھی تو ملاتی ہوں۔نور نے اسے سمجھانے کے انداز میں کہا۔

تو میں تو تمھاری دوست ہوں نا ۔دوستوں کا فرض ہوتا ہے ۔اپنے دوست کے دکھ درد میں اس کا ساتھ دے۔رمشا نے بھی اس کے انداز میں کہا۔

نور نے اسکی طرف دیکھا !!!!وہ تمہارا دکھ درد تھا۔نور نے ایک آئبرو اوپر اٹھا کر پوچھا ۔
جی !!رمشا نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔۔

اچھا اوکے یار تم سہی .میں غلط سوری !!!نور نے ہاتھ اوپر کر کے ہار مانتے ہوے کہا۔

میں تو ہمیشہ سہی ہوتی ہوں۔ بس کوئی مجھے سمجھتا نہیں ۔رمشا نے ایک ادا سے کہا۔جس پر نور نا چاہتے ہوئے بھی ہنس دی ۔ اور اسے دیکھ کر رمشا بھی ہنسنے لگی۔

آٹینشن کلاس !!!کل آپ لوگوں کا ٹیسٹ ہوگا ۔اور مجھے سب کا اچھا ٹیسٹ چاہیے ۔ساحل پوری کلاس کو متوجہ کر کے سختی سے کہتا۔ کلاس سے باہر چلا گیا تھا۔

♡♡♡

رمشا کل ٹیسٹ ہے ۔تم یاد کر لو گی ۔ مطلب کے اچھے سے دے پاؤ گی ۔ نور اور رمشا باقی کے لیکچر لے کر کینٹین کی طرف جارہی تھی ۔نور نے رک کر رمشا سے پوچھا۔

جی !!تمھیں بھی پروفیسر کی طرح لگتا ہے ۔میں صرف زبان چلا سکتی ہوں۔میں جتنی زبان چلاتی ہوں ۔اس سے کہیں زیادہ ہاتھ بھی چلاتی ہوں۔اور دماغ بھی ۔میں تمھاری طرح نہیں جو صرف بولنے پر دیہاں دوں۔میں ساتھ ساتھ کام بھی کرتی ہوں۔پھر بھی سب نکمی کیوں کہتے ہیں۔رمشا نے اپنی تعریف کرتے ہوے کہا ۔اور آخر میں منہ بسور کر بولی۔

ہاں یار !!!میں بھی کوئی نکمی نہیں ۔نور نے چڑ کر کہا۔کیوں کے اسے بھی رمشا کی طرح نکمی لفظ سے چڑ تھی۔

کیا کھاؤ گی !!!کینٹین میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہی نور نے رمشا سے پوچھا۔

سموسے مانگوا لو یار۔رمشا نے اردگرد دیکھ کر کہا۔

♡♡♡

اسلام و علیکم !!!ساحل جو ابھی اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچا تھا ۔جہاں وہ اور زوہیب رہتے تھے ۔اس نے لاؤنج میں صوفے پر گرنے کے انداز میں بنا زوہیب کی طرف دیکھے سلام کیا ۔

وعلیکم اسلام!!!کیا ہوا تھک گئے ہو ۔یا کوئی ٹینشن ہے ۔زوہیب نے لاؤنج میں آتے ساحل کو دیکھ کر پوچھا۔جو صوفے سے ٹیک لگائے اپنی آنکھوں اور ماتھے کو انگلیوں کے پوروں سے دبا رہا۔

ایک کپ چائے بنا دے یار !!!سر میں بھت درد ہے۔ ساحل نے آنکھیں بند کیے ہی زوہیب سے کہا۔ زوہیب جو سامنے والے صوفے پر بیٹھنے والا تھا ۔اس کے کہنے پر کھڑا ہوگیا ۔
کام میرے لیے تو نہیں کرتے نا ۔آنٹی کو بولتا ہوں ۔جلد تمھاری شادی کا سوچے ورنہ مجھ سے کام کروا کروا کر یہ انسان مار دیگا ایک دن۔ عورتوں والے کام کر کر کے ۔جھاڑو۔ پوچا۔برتن اور کپڑے دھونا یہ سب کر کر کے میرے ہاتھ خراب ہوگئے اور مجھے خود سے عورتوں والی فیلنگ آنے لگتی ہے ۔کہا بھی تھا ۔پروفیسر کی جاب نہیں کرو ۔میری بھی جان عذاب کی ہوئی ہے ساتھ میں ۔رات کو سویا ہوتا ہوں تب بھی کہتے ہو جگا کر ۔کے میرے لیے چائے یا کوفی بناؤ

۔جیسی بیوی ہوتی ہوں تمھاری۔ زوہیب بنا ساحل کی طرف دیکھے آخر میں اپنے دکھوں پر بہائے گئے ۔ مصنوعی آنسوں صاف کرتے ہوے بولا۔

تو جائے گا چائے بنانے یا میں خود بنا لوں !!!!ساحل نے غصے سے گھورتے ہوے دانت پیس کر کہا۔

جارہا ہوں تمھیں تو ایک دم غصہ آجاتا ہے !!!زوہیب اس کے اٹھنے سے پہلے اوپن کچن کی طرف جاتے ہوے بولا ۔کیوں کے وہ جانتا تھا ۔ایک تو ساحل ایک کپ چائے بنانے کے لیے سارا کچن گندا کر دیگا ۔اور پھر غصہ بھی بھت کرے گا ۔اور صفائی بھی اسی سے کروائے گا کچن کی ۔

ٹرین ٹرین ٹرین !!!زوہیب چائے بنانے میں مصروف تھا ۔جب اسکے موبائل پر کال آئی ۔

یہ کیوں کال کر رہی ہے !!!ماریہ جو کہ آفس میں زوہیب کے باس کی منگیتر تھی ۔زوہیب کے پیچھے پڑ گئی ۔اسی لیے زوہیب آفس نہیں جارہا تھا کچھ دن سے ۔کیوں کے وہ زوہیب کو دیکھ کر اس کے پاس آ جاتی ۔اور زوہیب کو ڈر تھا کہ اسکی جاب نا چلی جائے اگر باس کو پتا چل گیا

۔اور اگر اس کے ساتھ ڈرامہ نا کیا تو یہ پتا نہیں باس کو کیا کیا بول کر اسے جاب سے نکلوا دے ۔یہ لڑکی ایک ایسی ہڈی تھی زوہیب کے لیے جسے نا وہ اگل سکتا تھا اور نا نگل سکتا تھا۔جاب تو اور بھی بھت تھی مگر ماریہ نے اسے دھمکی دی تھی ۔اگر اس نے یہ جاب چھوڑی تو وہ اسے کوئی اور جاب کرنے کی لائق نہیں چھوڑے گی ۔اور زوہیب کے لیے عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔۔اسکی کال دیکھ کر زوہیب نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

ہیلو کیسی ہو ماریہ !!!زوہیب نے دانت پیس کر پوچھا ۔

ٹھیک ہوں تم کہاں غائب ہو ۔آفس کیوں نہیں آرہے ۔مجھے تمھاری بھت یاد آرہی ہے ۔ماریہ نے دکھ سے کہا۔

طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی !!!اس لیے نہیں آرہا تھا۔آفس ۔زوہیب نے بہانہ بناتے ہوے کہا۔

اوہ کیا ہوا تمھیں !!!تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا ۔میں آرہی ہوں ۔تمھارے گھر ۔ماریہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

نہیں نہیں نہیں تم گھر نہیں آنا ۔ زوہیب نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کر کہا ۔اس کے گھر آنے والی بات سن کر ۔

کیوں !!ماریہ نے پوچھا ۔

وہ میں اپنے گاؤں والے گھر میں فیملی کی ساتھ ہوں۔۔جی امی آیا ۔

سنو مجھے امی بلا رہی ہیں ۔بعد میں بات ہوگی ۔زوہیب نے اپنی جان چھوڑاتے ہوے کہا۔اور کال کاٹ دی بنا ماریہ کا جواب سنے ۔

یہ لو چائے !!زوہیپ نے چائے کا کپ زور سے ٹیبل پر رکھتے ہوے کہا ۔ مطلب کہ اپنے غصے کا اظہارکرنے کا طریقہ تھا یہ۔

چائے بنا رہے تھے یا پائے !!!ساحل نے چائے کا کپ منہ سے لگاتے ہوے کہا۔بدلے میں زوہیب نے اسے گھور کر دیکھا ۔

اچھا کس کی کال تھی ۔ساحل نے اسے کال پر بات کرتے ہوے سن لیا تھا ۔اس لیے پوچھا۔

یار مصیبت میں پھس گیا ہوں ۔ماریہ کی کال تھی۔زوہیب نے سر پیچھے کی طرف گرا کر اپنا سر پکڑ کر کہا۔

تو اسے بول تیری شادی ہوگئی ۔ جب تو گاؤں آیا تو تمھارے پیرنٹس نے ڈیٹ فکس کر دی تھی ۔تجھے بھی نہیں پتا تھا۔ ساحل نے اس کی پریشانی کا حل بتاتے ہوے کہا ۔

تھینک یو یار !!!یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔زوہیب نے ساحل کی گلے لگ کر خوشی سے کہا ۔اگر ساحل کپ ٹیبل پر نا رکھتا تو چائے اس کی کپڑوں پر ہوتی۔

ہاں دماغ ہوگا تو سوچے گا نا !!!اور پیچھے ہٹ یہ چپکا چپکی میرے ساتھ مت کیا کر ۔مجھے نہیں پسند یہ سب ۔ساحل نے اسے پیچھے کرتے ہوے کہا۔

زوہیب اور ساحل بچپن کے دوست تھے ۔ ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے جھگڑتے بھی تھے ۔مگر ایک دوسرے کو تکلیف میں دیکھنا دونوں کے لیے سوہان روح تھا۔

ساحل کے فادر مسٹر جابر خانزادہ کا اپنا بزنس تھا۔ جو ساحل کا چھوٹا بھائی وجی سمبھال رہا تھا۔ جابر صاحب کی کہنے کے باوجود ساحل نے بزنس سمبھالنے سے انکار کر دیا ۔کیوں کے اسے جابر صاحب کے بزنس میں انٹرسٹ نہیں تھا ۔وہ جاب کرنا چاہتا تھا ۔اور اپنے بلبوطے پر اپنا بزنس کرنا چاہتا تھا ۔اس لیے وہ پشاور سے کراچی آگیا تھا ۔ زوہیب بھی اچھی جاب اور اچھی سیلری کے لیے ساحل کی ساتھ کراچی آگیا۔وہاں وہ رینٹ پے رہتے تھے ۔

اور قسمت سے ساحل کو اچھی جاب مل گئی تھی ۔اور زوہیب کو جاب تو اچھی ملی تھی ۔مگر جو مصیبت اس کے گلے پڑ گئی تھی ۔اس سے جان چھڑانا اسے مشکل لگ رہا تھا۔ساحل پارٹ

ٹائم جاب کرتا تھا ۔ صبح وہ فری ہوتا تھا ۔ اسے پڑھانے کا شوق تھا ۔اس لیے اس نے یونی میں جاب کے لیے اپلائے کیا ۔ اسے جاب مل گئی ۔

لیکن رات دیر تک کام کرنا پڑتا تھا اسے ۔اور وہ خود تو کام کرتا تھا ۔مگر زوہیب کو بھی سونے نہیں دیتا تھا ۔

)ساحل کی 3 سسٹرز تھیں۔ اور ساحل کی تو جان بستی تھی اپنی بہنوں میں ۔ ساحل نصرت بیگم ساحل کی امی (کا بھت لاڈلا تھا ۔وہ تو اسے کراچی بھی نہیں بھیجنا چاہتی تھیں ۔مگر اس کی ضد نے انہیں ماننے پر مجبور کر دیا ۔

♡♡♡

اسلام و علیکم امی !!!رمشا نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے تھکے ہوے لہجے میں کہا ۔

وعلیکم اسلام !!!آج اتنی لیٹ کیوں آئی ہو۔جانتی ہو میں کب سے پریشان ہوں۔آمینہ بیگم نے کچن سے باہر آتے ہوے رمشا سے پوچھا۔جو صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔

امی بس لیٹ آئی تھی۔اور خراب بھی ہوگئی تھی بیچ راستے میں ۔ رمشا نے عبایا اتراتے ہوئے کہا۔

اور امی یہ۔سونیا چلی گئی کیا؟؟ رمشا نے ارد گرد دیکھ کر پوچھا۔

ہاں وہ چلی گئی ۔تم نے اسے کچھ کہا تھا کیا۔اس کا موڑ مجھے ٹھیک نہیں لگا۔اور وہ تو 2 3 دن رہنے کی لیے آئی تھی۔تو آج کیوں گئی۔آمینہ بیگم نے رمشا کے چہرے کو غور سے دیکھ کر کہا۔

میں کیا کہوں گی اسے !!!اپنے گھر کی یاد آرہی ہوگی تو چلی گئی۔رمشا نے حجاب اتار کر اپنے کیچر میں جوڑے کی شکل میں مقید بالوں کو آزاد کرتے ہوئے کہا۔

اسلام و علیکم امی !!!احسن اور حسنی نے گھر کی اندر داخل ہوتے ہوے ہم آواز ہوکر سلام کیا۔

وعلیکم اسلام !!!آگئے میرے بچے۔آمینہ بیگم نے دونوں کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

جی امی !!بھت بھوک لگی ہے ۔کھانا لگا دیں جلدی سے۔احسن نے بیگ ٹیبل پر رکھ کر صوفے پر گرتے ہوئے کہا۔

اچھا تم لوگ یونیفورم چینج کر لو ۔میں کھانا لگاتی ہوں۔آمینہ بیگم نے اٹھتے ہوے کہا۔اور کچن کی طرف چلی گئیں ۔

آج تمھیں کیا ہوا رمشا منہ کیوں لٹکایا ہوا ہے ایسے۔احسن نے رمشا کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جو کسی سوچ میں گم تھی ۔

!!! رمشا !!!آپی

ہہاں !!!احسن نے رمشا کو سوچوں میں گم دیکھ کر پھر سے پکارا ۔مگر اس نے جواب نا دیا ۔تو حسنی نے رمشا کو زور سے ہلایا۔ تو رمشا کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا ۔

کیا سوچ رہی ہو !!!سوچوں میں تو۔ایسے گم تھی ۔جیسے کوئی بھت بڑا کام سر انجام دے رہی ہو ۔اتنا تو عمران خان بھی نہیں سوچتا پاکستان کی عوام کے لیے۔احسن نے رمشا کا مذاق اڑاتے ہوئے ہنس کر کہا۔ حسنی بھی اسکی بات پر ہنسنے لگی ۔

دفع ہو پراں !!!رمشا نے دونوں کو گھور کر کہا۔

میں سوچ رہی تھی کہ ۔اگر کبھی میں تم لوگوں سے دور چلی گئی ۔تو تم لوگ مجھے یاد کرو گے۔رمشا نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

ایسا ہو ہی نہیں سکتا تم اتنی آسانی سے ہمارا خون پینا چھوڑ دو ۔ کبھی یہاں سے چلی جاؤ ۔ احسن نے ہنس کر کہا۔

ہمم !!!رمشا نے منہ بنا کر کہا۔

ہاں جب تمھاری شادی ہوگی ۔تو ہم خدا کا شکر ادا کریں گے ۔ہمارے سر سے بلا ٹلی۔احسن سے اس کا چہرہ غور سے دیکھ کر کہا۔

ہمم !!!ایک دن ایسا ہوگا ۔تم لوگ مجھے دیکھنے کے لیے ترس جاؤ گے ۔رمشا نے آنکھوں میں نمی لیے کہا۔

اور ہم ایسا کوئی دن آنے ہی نہیں دیں گے۔ حسنی اور احسن نے رمشا کے پاس بیٹھ کر احسن نے اسے گلے سے لگا کر کہا۔ حسنی بھی اس کی ساتھ گلے لگ گئی ۔

اور میں بھی اتنی آسانی سے تم دونوں کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی ۔شادی تو میں کبھی نہیں کروں گی ۔رمشا نے بھی دونوں کے گرد باہیں پھیلا کر کہا۔

اور آپی میں آپکو جانے بھی نہیں دوں گی ۔ حسنی نے رمشا کی گلے لگ کر پیار سے کہا۔

دور کہیں قسمت ان بھائی بہنوں کے پیار پر پھیکی سی مسکرائی ۔

آکر کھانا کھا لو تینوں !!آمینہ بیگم نے کھانا لگا کر تینوں کو آواز دی ۔تو احسن اور حسنی بنا چینج کیے کھانا کھانے کے لیے بھاگے ۔ جیسے پتا نہیں کتنے دن کے بھوکے ہیں۔رمشا ان کی جلد بازی دیکھ کر سر دائیں بائیں ہلا کر مسکرا دی

♡♡

جی امی جان آجاؤں گا !!!ساحل اپنی امی سے بات کر رہا تھا۔جو اسے بار بار گھر واپس بلا رہیں تھی۔

اچھا چھوڑے ان باتوں کو !!یہ بتائیں میری پیاری بہنیں کہاں ہیں۔ساحل نے بات بدلتے ہوے کہا۔

فاحرہ اور جیا کھانا بنا رہیں ہیں رات کا ۔اور مناہل اپنا کوئی پسندیدہ ڈرامہ دیکھ رہی ہے ۔یہی ہے لاؤنج میں ۔ نصرت بیگم نے مناہل کی طرف دیکھ کر کہا۔ جو ٹی وی ایسے غور سے دیکھ رہی تھی ۔جیسے اس سے ضروری کام اور کوئی نہیں دنیا میں ۔اور ساتھ ساتھ چپس بھی کھا رہی تھی۔

اچھا !!!ابو اور وجی کیسے ہیں ۔ ابھی تک گھر نہیں آئے کیا؟؟؟ ساحل نے پوچھا ۔

بس آتے ہی ہونگے۔۔ نصرت بیگم نے پیار سے جواب دیا ۔

اچھا امی اللہ حافظ کل بات ہوگی ۔ساحل نے زوہیب کو کمرے میں آتا دیکھ کر کہا۔

ٹھیک ہے بیٹھا اللہ حافظ !!!اپنااور زوہیب کا بھت خیال رکھنا ۔زوہیب کو بھی میرا سلام کہنا ۔اللہ تعالی تم دونوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے آمین ۔۔ نصرت بیگم بھت سی نصیحت کرنے کے بعد دعا دیتی فون بند کر گئیں ۔

کیاہوا زوہیب !!!ساحل نے زوہیب کے اتری شکل دیکھ کر کہا۔

کچھ نہیں صبح جاب پر جانا ہے ۔اور میرا دل نہیں چاہتا ۔جاب پر جانے کو۔ زوہیب نے منہ بنا کر کہا۔

کیوں کہ تو ہڈ حرام ہوگیا ہے اس لیے ۔ساحل نے بیڈ سے تکیہ اس کی طرف پھینک کر کہا۔

ہاں جیسے سارے کام تو کرتا ہے نا ۔زوہیب نے تکیہ واپس اس کی طرف پھینک کر کہا۔

اچھا ٹینشن نا لے سوجا !!!ساحل نے لیٹتے ہوے کہا۔

ہمم !!!زوہیب بھی اپنے کمرے میں سونے کے لیے چلا گیا۔

♡♡♡

کیا تھا ان سیاہ آنکھوں میں !!!اتنی پیاری آنکھیں دل چاہ رہا تھا ان میں کہیں ڈوب جاؤں ۔رمشا جو بیڈ پر بوکس پھیلائے بیٹھی تھی ۔ نوٹ کو دیکھ کر ۔جس پر صبح اس نے ہاتھ رکھا تھا۔ ایک دم اسے ساحل کی آنکھیں یاد آگئیں ۔

رمشا آپی سوجائیں !!اور لائیٹ بند کریں مجھے روشنی میں نیند نہیں آرہی ۔ صبح اسکول بھی جانا ہے ۔ حسنی تیسری بار رمشا کو بول چکی تھی ۔مگر رمشا اس کی سن کہاں رہی تھی ۔آخر اس نے چلا کر کہا۔

اچھا کر رہی ہوں ۔آرام سے بولو ۔بہری نہیں ہوں میں ۔میرے کانوں کے پردے پھاڑ دیے ۔ رمشا نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

میں بھی کیا سوچ رہی تھی ۔توبہ توبہ ۔ سوجا رمشا ۔ورنہ۔ صبح اٹھ نہیں پائے گی ۔اور صبح صبح چپل پریڈ ہوجائے گی ۔رمشا نے خود کی سوچ پر کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا۔ اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔

ہیلو زوہیب کیسی ہے تمھاری طبیعت !!!!زوہیب ابھی ہی آفس پہنچا تھا ۔ بیٹھا بھی نہیں تھا ابھی ۔کہ ماریہ آگئی ۔اور زوہیب سے پوچھنے کے ساتھ اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھنے والی تھی ۔ تو زوہیب پیچھے ہٹ گیا ۔

ٹھیک ہوں میں !!!زوہیب نے بظاہر مسکرا کر کہا ۔مگر وہی جانتا تھا ۔کتنی مشکل سے وہ اس لڑکی کو برداشت کر رہا ہے اپنے سامنے ۔

اچھا !!!ماریہ نے اچھا کو لمبا کر کے کہا۔

سنو مجھے تم سے کچھ کہنا ہے !!زوہیب نے گہرا سانس لے کر کہا ۔کیوں کے اسے ڈر تھا ۔یہ پاگل لڑکی کچھ اور ہی مسئلہ نا بنا دے اس کے لیے ۔

ہاں بولو میں تو ہر وقت تمھاری آواز سننے کو تیار رہتی ہوں بس تم بولتے نہیں ہو مجھ سے ۔ماریہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوے کہا ۔

وہ میں نے تمھیں کہا تھا نا۔میں اپنے گھر گیا تھا ۔فیملی کے پاس ۔ زوہیب نے اسکی بات کو نظر انداز کر کے اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا۔

!!!ہاں تو

تو یہ کے جب میں وہاں گیا ۔تو مجھے پتا چلا میری شادی کی ڈیٹ فکس ہوگئی ہے ۔اور میرے پیرنٹس بھت خوش تھے ۔ ان کی خوشی دیکھ کر میں انکار نہیں کر سکا ۔اور میری شادی ہوگئی۔ زوہیب نے ماریہ کے چہرے کے تاثرات کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

کیا !!!تم نے کیسے کر لی شادی ۔تم جانتے نہیں تھے ۔کہ میں تم سے پیار کرتی ہوں۔تم صرف میرے ہو ۔آئی سمجھ بات ۔تم ابھی کے ابھی اس لڑکی کو طلاق دو ۔اور ہم شادی کر لیں گے۔میں اپنی ساری پراپرٹی تمھارے نام کر دوں گی ۔پھر تمھیں یہ جاب نہیں کرنی پڑے گی ۔اور ہم خوشی خوشی رہیں گے۔ماریہ نے جنونی انداز میں ایک دم کرسی سے اٹھ کر زوہیب کا کالر پکڑ کر کہا ۔اس کی اس حرکت پر سب ان کی طرف متوجہ ہوگئے۔سب کو ماریہ کوئی پاگل لگی ۔

چٹاخ !!!!آئیندہ میرے کالر کو پکڑنے کی غلطی مت کرنا ۔اور نا ہی مجھے ٹچ کرنے کی ۔ورنہ تم میرا وہ روپ دیکھو گی جو آج تک کسی نے نہیں دیکھا۔جس بات کا مجھے ڈر تھا تم نے وہی کی ۔تم جیسی لڑکی کسی سے کیا پیار کرے گی ۔جسے اپنی عزت کی پرواہ نہیں ۔تمھیں شرم نہیں آتی منگنی شدہ ہو تم کسی کی امانت ہو تم۔

تمھیں کیا لگا پیسوں کا بھوکا ہوں میں جو تمھاری۔ہر بات برداشت کر رہا تھا ۔اپنی عزت کی پرواہ تھی ۔اس لیے چپ تھا ۔کیوں کی تم جیسی لڑکی کا کوئی بھروسہ نہیں کب کیسا الزام سر پر ڈال دو ۔جسے اپنی عزت کی پرواہ نہیں اسے کسی اور کی عزت کی خاک پرواہ ہوگی ۔تم جیسی لڑکیوں کی وجہ سے جو شریف لڑکیاں ہوتی ہیں۔ انہیں بھی سب ایسا ہی سمجھتے ہیں۔

بھت ہوا اب میں ابھی یہ جاب چھوڑ کر جا رہا ہوں !!!ماریہ کی باتوں اور کالر پکڑنے والی حرکت پر زوہیب کو بھت غصہ آیا ۔نا چاہتے ہوے بھی اسکا ہاتھ اٹھا اور ماریہ کے چہرے پر اس کی انگلیوں کے چھاپ چھوڑ گیا ۔ اور اس نے غصے اور نفرت کے ملے جلے لہجے میں کہا ۔

تم کہیں نہیں جاؤ گے زوہیب !!!سمیر)زوہیب کا باس (اگر کوئی جائے گا ۔تو یہ لڑکی جائے گی میرے آفس سے بھی ۔اور میری لائف سے بھی ۔سمیر نے ماریہ کو نفرت سے دیکھ کر زوہیب سے کہا۔

سمیر یہ کیا بول رہے ہو ۔ہماری انگیجمنٹ ہوئی وی ہے ۔اور شادی بھی جلد ہی ہونی والی ہے ۔ماریہ اپنے تھپڑ سے لال ہوتے گال پر ہاتھ رکھ کر ۔غصے سے ایک نظر زوہیب پر ڈال کر سمیر سے بولی۔

۔

شادی ہونے والی تھی !!لیکن اب نہیں ہوگی۔ تم جیسی لڑکی کے ساتھ میں کیوں شادی کروں گا ۔جو میرے پیٹھ پیچھے میرے ہی ورکر کے ساتھ ۔چھی ۔مجھے تو بولنے میں بھی شرم آرہی ہے ۔دفع ہوجاؤ میرے آفس سے ۔میرا تم سے اب کوئی تعلق نہیں۔ سمیر نے کرخت بھرے لہجے میں کہا۔

!!!نہیں سمیر یہ لڑکا خود !!!چپ ایک دم چپ اگر ایک اور لفظ کہا تو منہ توڑ دوں گا تمہارا ۔گارڈز

سمیر نے ماریہ کی بات پوری ہونے سے پہلے شدید غصے میں ماریہ سے کہ کر گارڈز کو اسے باہر نکالنے کا کہا.

میں جا رہی ہوں !!اور اس تھپڑ اور انسلٹ کا بدلہ تو میں لے کر رہوں گی ۔ماریہ نے گارڈ کو ہاتھ کی اشارے سے روک کر زوہیب اور سمیر کی طرف غصے اور نفرت کے ملے جلے تاثرات لیے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

اور تم میرے کیبن میں آؤ ۔اور آپ سب اپنا کام کریں ۔ماریہ کے جانے کے بعد سمیر نے زوہیب سے کہا ۔اور باقی سب جو اپنا کام چھوڑ کر یہ تماشا دیکھتے چہ مگوئیاں کر رہے تھے ۔ سمیر کے کہنے پر پھر سے اپنے کام میں مصروف ہوگئے ۔

مجھے کیوں بلا رہاہے یہ !!!میرے ساتھ کیا کرے گا اب ۔شاید اب ذلیل کر کی جاب سے نکال دے گا۔زوہیب اپنے دل میں سوچتا سمیر کے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

اندر آؤ زوہیب !!سمیر نے کرسی سے اٹھتے ہوے کہا ۔

جی !!!زوہیب نے تھوک نگلتے کہا۔

تھینک یو سو مچ یار !!!تم نے تو میری اتنی بڑی ٹینشن دور کر دی ۔لو یو یار ۔سمیر زوہیب کے گلے لگتا خوشی سے بولا۔

کیا مطلب سر !!کون سی ٹینشن دور کی میں نے ۔۔زوہیب نے شاک اور نا سمجھی کے ملے جلے تاثرات لیے پوچھا۔

بیٹھو تو سہی بتاتا ہوں !!سمیر اپنی کرسی پر بیٹھ کر سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتا زوہیب سے بولا۔

ہاں تو یار !!!ماریہ میری پسند نہیں بلکے میرے موم ڈیڈ کی پسند ہے ۔ ماریہ موم کی فرینڈ کی بیٹی ہے ۔اور موم چاہتی تھی ۔ماریہ انکی بہو بنے ۔کیوں کے انکا اور ہمارا اسٹیٹس بھی ایک جیسا ہے ۔اور ماریہ بھی اسی سوسائٹی کی ہے اچھے سے موو بھی کر لے گی ۔

اور میرے ساتھ بھی اچھی لگتی ہے ۔موم کی فرینڈ میں بھی انکا ایک نام ہے ۔سو وہ ایسی بہو لانا چاہتی تھی ۔جو خوبصورت، اسٹائلش، اور ہماری طرح اونچا اسٹیٹس کی مالک ہو۔

میں اس رشتے پر راضی نہیں تھا ۔کیوں کے میں کسی اور لڑکی سے پیار کرتا تھا ۔ جو ایک مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتی ہے ۔ یہ بات موم ڈیڈ کو بتانا چاہتا تھا ۔ لیکن موم ڈیڈ کا اکلوتا بیٹا ہوں ۔تو اموشنل بلیک میل کر کے انھوں نے مجھے منا لیا۔

لیکن ماریہ مجھے بلکل بھی پسند نہیں تھی ۔اسکی حرکتوں سے مجھے غصہ آتا تھا۔ مجبوری تھی میری اسے برداشت کر رہا تھا۔موم کے لیے وہ پرفیکٹ لڑکی تھی ۔ مگر مجھے ایسی لڑکی پسند نہیں تھی ۔میں کوئی ایسا موقع چاہتا تھا ۔جس سے موم ڈیڈ کو ماریہ کا اصلی روپ دیکھا سکوں۔کیوں کے

ماریہ ان کے سامنے ایسی دکھتی تھی ۔جیسے بس وہ ان کے بیٹے سے ہی محبّت کرتی ہو ۔مگر میں جانتا تھا ماریہ مجھ سے کوئی محبّت نہیں کرتی ۔بس سب کچھ وقتی ہے ۔

مجھے نہیں پتا تھا یہ سب کب سے ہے ۔مگر آج میں نے اسے تمھارے ساتھ غلط کرتے دیکھا۔ تو مجھے بھت غصہ آیا اس پر ۔مجھے اسے اپنا منگیتر کہتے ہوے بھی شرم محسوس ہورہی تھی ۔ اگر میں آج یہ سب نا دیکھتا تو میری پوری زندگی تباہ ہوجاتی اس لڑکی کے ساتھ ۔اور یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ۔ تم نا ہوتے تو شاید مجھے کبھی پتا نا چلتا ۔آخر تم ھی نے تو میسج کیا تھا مجھے !!سمیر اسے سب بتاتا آخر میں اسے اس کے میسج کا یاد دلاتا مسکرا گیا ۔

جی !!زوہیب نے گہرا سانس لے کر کہا ۔

تو اسی بات پر تمھارے لیے انعام !!!سمیر نے ایک لیٹر اسکی طرف بڑا کر مسکرا کر کہا۔

یہ کیا ہے !!زوہیب نے نا سمجھی سے پوچھا۔

تمہارا پرموشن لیٹر !!سمیر نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھ کر کہا۔

کیا سچ میں تھینک یو سر !!!زوہیب نے حیرانی اور خوشی سے کہا ۔

جی !!سمیر نے بھی اس کے انداز میں جی کہا۔پھر دونوں مسکرا دیے ۔

لیکن سر آپ کے موم ڈیڈ آپ کی بات پر یقین کیسے کریں گے ۔کہ ماریہ ایسی لڑکی ہے ۔زوہیب نے پر سوچ انداز میں کہا ۔

ایسے !!ہمم !!!سمیر نے اپنا موبائل ٹیبل سے اٹھا کر بتایا ۔ زوہیب اسکی بات سمجھ کر ایک آئبرو اوپر اٹھا کر بولا۔

اور سر اس لڑکی کو پتا ہے !!آپ اس سے پیار کرتے ہو ۔ زوہیب نے سمیر کا موڑ اچھا دیکھ کر یہ سوال بھی پوچھ ڈالا ۔

نہیں یار !!پہلے موم ڈیڈ کو منا لوں ۔رشتہ پکا ہوجائے پھر بتاؤں گا ۔سمیر نے سرد آہ بھرتے کہا۔

بھت اچھی سوچ ہے آپکی !!اللہ تعالی آپکی مدد فرمائے آمین ۔زوہیب نے اس کی سوچ جان کر سچے دل سے دعا دی ۔
سمیر بھی ایک خوبصورت نو جوان تھا ۔ ہر دیکھنے والے کو وہ ایک مغرور شہزادہ لگتا تھا ۔

♡♡

پروفیسر ایک سوال پوچھوں !!رمشا نے کھڑے ہوکر ساحل کو دیکھ کر کہا ۔

نہیں !!ساحل نے اسکی طرف دیکھے بغیر جواب دیا ۔

پوچھنے دے نا بہت امپورٹنٹ ہے۔رمشا نے منہ بسور کر ضدی انداز میں کہا ۔ساحل نے ایک نظر اسے دیکھا ۔ عجیب لڑکی ہے یہ بھی ۔جب پوچھنا ہی ہے ۔تو اجازت کیوں لے رہی ہے ۔ساحل صرف سوچ سکا ۔

پوچھو !!!ساحل نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

پروفیسر یہ بارش کہاں سے آتی ہے ۔رمشا نے ایسے سنجیدگی سے پوچھا ۔جیسے واقع اسے پتا نا ہو ۔بارش کے بارے میں۔

نور نے رمشا کا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس جگہ پر بیٹھانا چاہا ۔مگر رمشا ٹس سے مس نہ ہوئی ۔

یہ مذاق کا وقت نہیں مس رمشا !!!آپ نے جو امپورٹنٹ سوال پوچھنا تھا وہ پوچھے ۔ساحل نے رمشا کو گھور کر کہا۔

یہی میرا امپورٹنٹ سوال ہے ۔پروفیسر واقع مجھے نہیں پتا ۔ یہ تو پتا ہے آسمان سے آتی ہے بارش مگر ۔آسمان میں کہا رہتی ہے ۔رمشا نے اپنے سوال کی تصحیح کرتے کہا۔

بادلوں میں رہتی ہے ۔ساحل نے بھی اسی کے اندازمیں کہا۔

اور بادل کیسے بنتے ہیں۔رمشا نے پھر سے پوچھا ۔

بھاپ سے یہ بھی آپکو نہیں پتا ۔تو آپ یہاں تک پہنچی کیسے۔ساحل نے طنزیہ کہا۔

بس سے آئی ہوں یہاں تک ۔کیا بتاؤں پروفیسر کتنے دھکے کھا کر پہنچی ہوں یہاں تک۔رمشا نے ہاتھ جھلا جھلا کر بتایا اس کی بات پر پوری کلاس دبی دبی ہنسی ہنسنے لگی ۔

شٹ اپ مس رمشا !!!ساحل نے سختی سی رمشا کو کہا ۔

ایک اور سوال پروفیسر پھر نہیں پوچھوں گی کچھ بھی ۔اور آپ کا فرض بنتا ہے ۔ہم جو پوچھے وہ بتانے کا ۔رمشا نے اسے اس کا فرض یاد دلاتے ہوئے کہا۔

پوچھو ۔ساحل نے بمشکل اپنا غصہ ضبط کرتے ۔دانت پیس کر کہا۔

بدلوں میں بارش کہاں سے آتی ہے ۔رمشا نے پر سوچ انداز میں پوچھا۔ساحل جو بمشکل اپنا غصہ ضبط کیے ۔اپنے لال ہوتے چہرے کے۔ساتھ اسے گھور رہا تھا ۔رمشا کو اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنا مشکل لگا۔

مس رمشا آپ بائیو کی کلاس میں ہے اگر آپکو یاد ہو تو ۔اگر آپ نے اپنا ایک اور فضول سا سوال کیا تو کلاس سے باہر بھیج دوں گا ۔پھر باہر کھڑی ہوکر سوچتی رہنا۔ساحل سے رمشا کو غصے سے کہا۔

اوکے سوری پروفیسر یہ کہے کہ آپ کو پتا نہیں ۔ غصہ کرنے والی کون سی بات تھی ۔رمشا نے اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوے کہا۔ ساحل تو حیران رہ گیا ۔اس لڑکی پر تو اس کی کسی بھی بات کا اثر نہیں ہوتا ۔

اور آپ سب ہنس کیوں رہیں ہیں۔ اپنے ٹیسٹ پر دیہان دیجئے ۔اور رمشا آپ کا ٹیسٹ ہوگیا جو ایسے وقت ضائع کر رہیں ہیں آپ اپنا اور میرا بھی۔ ساحل نے باقی کلاس کے ساتھ ساتھ رمشا کو بھی سختی سے کہا۔

جی میرا ٹیسٹ ہوگیا۔رمشا نے مسکرا کر ساحل کو دیکھ کر کہا ۔
تو چپ کر کے بیٹھ جائیں پلیز !!!ساحل نے چڑ کر کہا۔وہ رمشا کو نئی بات شروع کرتا دیکھ بظاہر منت بھرے لہجے میں بولا

اور رمشا مسکرا دی ۔اسے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل لگا۔اسے ساحل کو چڑانے میں بھت مزہ آرہا تھا۔

♡♡♡

رمشا یہ آج تمھیں ہوگیا تھا۔ عجیب عجیب سوال پوچھ رہی تھی تم پروفیسر سے ۔ویسے تو کہتی ہو ۔کنفیڈنس نہیں سب کے سامنے نہیں بول پاتی ۔ساحل کو ٹیسٹ دے کر ۔جو کلاس سے ٹیسٹ لے کر چلا گیا تھا۔ اس کے جانے کے بعد ۔نور نے رمشا سے پوچھا

کچھ نہیں ہوا تھا ۔پروفیسر کو چڑانے میں مزہ آرہا تھا۔ دیکھا نہیں تم نے۔ ان کا غصے سے لال ہوتا چہرہ۔رمشا نے ہنس کر کہا۔

ہمم !!دیکھا تھا ۔مگر تم انھیں تنگ کیوں کر رہی تھی ۔پھر وہ کچھ بول دیں ۔تمھاری رونے والی شکل ہوجاتی ہے ۔نور نے کہا۔

انھیں دیکھ کر کنفیڈنس خود با خود آجاتا ہے ۔رمشا نے دل میں کہا ۔پتا نہیں وہ یہ بات زبان پر کیوں نہیں لا سکی۔

بولو انھیں تنگ کیوں کرتی ہو !!!نور نے اسے کندھے سے ہلا کر کہا۔

کیوں کے میں اپنا بدلہ لے رہی تھی ۔رمشا نے جھوٹ بولا ۔اصل میں اسے ساحل سے بات کرنا ۔اس کی بات سننا پتا نہیں کیوں اچھا لگنے لگا تھا ۔وہ یہ بات سمجھ نہیں پا رہی تھی ۔ساحل کو دیکھ کر اس کا دل دھڑکنے لگتا تھا۔

اچھا اب چپ ہو جاؤ اور لیکچر پر دیہان دو !!رمشا نے نور کو خود کو دیکھتا پا کر کہا ۔کیوں کے سر عاصم کلاس میں آگئے تھے ۔

♡♡♡♡

اسلام و علیکم میری جان آج تو اتنا لیٹ کیوں آیا !!!زوہیب کب سے ساحل کا انتظار کر رہا تھا ۔تاکہ اس سے اپنی خوشی شئیر کر سکے۔

وعلیکم اسلام !!میں تو ٹائم پر آیا ہوں ۔تو کیوں جلدی آگیا آج ۔یا تو جاب پر گیا ہی نہیں تھا ۔ساحل نے صوفے پر بیٹھ کر زوہیب کو جانچتی نظروں سے دیکھ کر کہا۔

گیا تھا یار !!بس جلدی آگیا تھا ۔ اور تجھے پتا ہے میں آج بھت خوش ہوں۔زوہیب نے خوشی سے کہا ۔اور اس کے پاس آکر صوفے پر بیٹھ گیا۔

اچھا میرے لیے ایک کپ چائے بنا دو ۔ساحل نے اسے خوش دیکھ کر فرمائش کی ۔

ٹھیک ہے !!!تو چینج کر لے آج ہم ڈنر باہر کریں گے۔ میری طرف سے ہوگا ڈنر ۔زوہیب نے کچن کی طرف جاتے ہوے کہا۔

واہ یار !!آج نا تو کوئی دہائی دی چائے بنانے پر نا دیر کی چائے بنانے کے لیے اٹھنے پر ۔بنا چونچراں کیے چائے بنانے لگا ۔اور پھر ڈنر بھی کروائے گا ۔ایسی کون سی بات ہے ۔ساحل نے حیرانگی سے کہا۔

یہ لے چائے پی میں ابھی آیا ۔تھوڑی دیر بعد زوہیب چائے ٹیبل پر رکھ کر روم کی طرف جاتے ہوئے بولا۔

اوکے !!ساحل کندھے اچکا کر چائے پینے لگا۔

یہ دیکھ !!زوہیب نے لیٹر اسکی طرف بڑھاتے ہوے کہا ۔

یہ کیا ہے !!ساحل نے لیٹر لے کر پوچھا ۔

پرموشن لیٹر تیرا ہے !!!ساحل نے حیرانی اور خوشی کے ملے جلے لہجے میں پوچھا ۔

نہیں میرے دادا جی کا ۔اسکے سوال پر زوہیب نے منہ بنا کر جواب دیا ۔

اچھا مجھے لگا تیرا ہے ۔ساحل نے اسے تنگ کرتے ہوے کہا ۔

ساحل بھت برا ہے تو ۔ زوہیب چائے کا کپ اٹھاتا کچن کی طرف جاتے ہوئے چڑ کر بولا۔

مبارک ہو میرے پیارے سے بھولے بھالے سے بیوقوف سے دوست !!ساحل زوہیب کے کچن سے باہر آتے ہی گلے لگ کر بولا۔

بیوقوف لگتا ہوں میں تجھے۔ زوہیب نے اسکی آخری بات پر چڑ کر کہا۔

اچھا میں فریش ہونے جارہا ہوں ۔تو بھی جا کر چینج کر لے۔ساحل اسکی بات نظر انداز کرتا روم کی طرف جاتے ہوئے بولا ۔

♡♡

رمشا رمشا سن رہی ہو یا بہری ہوگئی ہو ۔ آمینہ بیگم جو کب سے رمشا کو بولا رہی تھی ۔مگر رمشا گانے سننے میں اتنی مصروف تھی اسے آواز ہی نہیں آئی ۔آخر تھک ہار کر وہ خود رمشا کے کمرے میں آگئیں۔ اور اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگا کر بولیں۔

جی امی کیا ہوا !!کیوں بلا رہی تھیں مجھے ۔ رمشا نے جھنجلا کر کہا۔

سونیا کا فون ہے ۔تمھارے نمبر پر کال کر رہی تھی ۔مگر تمھارا نمبر بند تھا ۔آمینہ بیگم نے اس کے روم میں بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

کیا کہ رہی تھی ۔مجھے کیوں کال کر رہی تھی وہ ۔رمشا نے کھڑکی سے اٹھتے ہوئے پوچھا ۔جہاں بیٹھ کر گانے سن رہی تھی وہ ۔

وہ کہ رہی ہے تم احسن اور حسنی آجاؤ ۔وہ لوگ آؤٹنگ پر جارہے ہیں ۔تم لوگوں کو بھی بلا رہیں ہیں۔آمینہ بیگم نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھ کر کہا۔

کیوں !!رمشا نے پھر سے پوچھا ۔

مجھے نہیں پتا اگر تمھیں جانا ہے تو تیار ہوجاؤ حسنی تو کہ رہی ہے اسے نیند آرہی ہے ۔احسن تمھیں چھوڑ آئے گا ۔ان کے گھر ۔آمینہ بیگم نے کہا ۔

جب وہ دونوں نہیں جارہے ۔تو میں کیوں جاؤں میں بھی نہیں جارہی ۔ رمشا نے بھی جانے سے منع کر دیا۔

تم چلی جاؤ نا ۔نخرے نہیں کرو انھوں نے اتنی چاہ سے بلایا ہے ۔آمینہ بیگم نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

لیکن امی میرا دل نہیں چاہ رہا ۔رمشا نے منہ بنا کر کہا۔

رمشا چلی جاؤ بیٹا ۔واپسی پرحسان کو کہنا گھر چھوڑ جائے ۔آمینہ بیگم نے پیار سے اس کی گال پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

جی امی !!انھوں نے پیار سے کہا ۔تو رمشا کو چارو نا چار ماننا پڑا

♡♡♡

اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ !!!رمشا اور احسن جو ابھی سونیا لوگو کے گھر پہنچے تھے ۔اپنی پھوپھو کو لاؤنج میں بیٹھا دیکھ کر رمشا نے بھاگ کر ان کے گلے لگتے کہا۔

وعلیکم اسلام میرے بچوں میں تو ٹھیک ہوں شکر اللہ کا۔تم لوگ کیسے ہو ۔امی ابو کیسے ہیں ۔حسنی کیسی ہے وہ نہیں آئی کیا۔کلثوم بیگم نے رمشا کو پیار کر کے احسن کو پیار کرتے ہوئے پوچھا ۔

سب ٹھیک ہیں پھوپھو ۔آپ کو بھت یاد کرتے ہیں ہم سب ۔آپ اب آتی ہی نہیں ہمارے گھر ۔اور حسنی کو نیند آرہی تھی ۔تو وہ کھانا کھا کر سونے کی تیاری میں تھی۔

رمشا نے ان کے پاس صوفے پر بیٹھے شکوہ کرتے کہا۔

بس بیٹا وقت ہی نہیں ملتا۔تم تو جانتی ہو عافیہ کی شادی کے بعد وقت بھی نہیں ملا اور سونی کو بھی اکیلا چھوڑ کر نہیں آسکتی نا۔کلثوم بیگم نے سرد آہ بھرتے کہا۔

اور احسن تمھاری پڑھائی کیسی جارہی ہے ۔کلثوم بیگم نے احسن کے طرف متوجہ ہوکر پوچھا ۔

اللہ کا شکر ہے پھوپھو اچھی جارہی ہے ۔احسن نے بھی خوش اخلاقی سے جواب دیا۔

رمشی تم نے بھی آگے داخلا لے لیا ۔سونیا نے بتایا تھا مجھے ۔اتنا پڑھ لکھ کر کیا کرو گی بیٹا ۔دیکھو کتنی کمزور ہوگئی ہو پڑھائی کر کر کے ۔انھوں نے رمشا کے چہرے کا جائزہ لیتے کہا۔

پھوپھو کوئی کمزور نہیں ہوئی ۔پورا گھر کا راشن کھا جاتی ہے یہ موٹی ۔احسن نے انکی بات پر رمشا کو چڑا کر کہا۔

دیکھا پھوپھو کیسے مجھے موٹی بول رہاہے ۔اپنے بڑی بہن کو ایسے بولتے ہیں کیا۔رمشا نے منہ بنا کر کہا ۔

احسن بری بات بڑی بہن کو ایسے نہیں بولتے ۔کلثوم بیگم نے مصنوعی سختی سے آنکھیں نکال کر احسن کو کہا۔

اچھا پھوپھو میں اب چلتا ہوں۔رمشا اگر دیر ہوگئی تو یہیں پر رک جانا۔احسن نے اٹھتے ہوے پہلے کلثوم بیگم کو کہا ۔پھر رمشا کی طرف متوجہ ہوکر بولا۔

کیا مطلب بیٹا تم نہیں جاؤ گے گھومنے پھرنے ان لوگوں کے ساتھ۔کلثوم بیگم نے صوفے سے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں پھوپھو میں گھر جاؤ گا ۔میرا دل نہیں کہیں جانے کا۔احسن نے بھی ان سے مل کر پیار لیتے ہوے کہا۔

بیٹا تم رک جاتے میرے پاس ان سب کے واپس آنے تک ۔میں تمھیں اپنے ہاتھوں سے تمھاری پسندیدہ ڈش بنا کر کھلاتی ۔ میں نے تمھیں چائے پانی کا بھی نہیں پوچھا ۔تم بھی کیا سوچ رہے ہوگے کیسی پھوپھو ہے تمھاری ۔ کلثوم بیگم نے پیار سے کہا۔

پھوپھو 3 پھوپھو میں سے سب سے زیادہ آپ مجھے اسی لیے اچھی لگتی ہیں۔آپ میرا اتنا خیال جو رکھتی ہیں۔مگر آج نہیں پھر کبھی آپ کے ہاتھ کا بنا کھانا کھاؤں گا ۔احسن نے بھی اس کے گال کھینچ کر کہا۔

ویسے یہ ظفر اور حاشر کہاں ہیں۔نا ہی سونیا دکھ رہی ہے۔احسن نے ارد گرد دیکھ کر پوچھا ۔

ظفر اور حسان کیب لینے گئے ہیں ان لڑکیوں کو جو گھومنے پھرنے کا شوق چڑا ہوا ہے ۔تو میں نے کہا کیب بک کروا لو اچھا رہے گا ۔اور حاشر اپنے کمرے میں ہے سوگیا وہ بھی حسنی طرح سونے کا شوقین ہے ۔کلثوم بیگم نے کہا۔

اچھا اب میں چلتا ہوں اللہ حافظ ۔احسن نے گھر سے باہر جاتے ہوے کہا۔

خیال سے جانا اللہ حافظ ۔کلثوم بیگم کہتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئیں ۔

بیٹا چائے لاؤں تمھارے لیے یا کوئی جوس ۔کلثوم بیگم نے رمشا کی طرف متوجہ ہو کر کہا جو سوچ میں گم تھی کہ وہ یہاں رات کیسے رہے گی ۔اور اگر یہاں رہی بھی تو صبح یونی کیسے جائے گی ۔

نہیں پھوپھو !!میں چلتی ہوں سونیا کے پاس پتا نہیں کب اس کا میک اپ ختم ہوگا۔رمشا نے سوچوں کو جھٹک کر صوفے سے اٹھتے ہوئے بولی۔

♡♡♡

اسلام و علیکم جی !!آپ تو اپنی تیاری میں اتنی مصروف ہیں ۔کہ کسی سے ملنے کا بات کرنے کا بھی وقت نہیں آپ کے پاس۔رمشا نے سونیا کو طنزیہ کہا ۔جو ڈریسنگ کے پاس کھڑی تیاری کرنے میں مصروف تھی ۔

وعلیکم اسلام یار !!تم کب آئی ۔کیسی ہو ۔سونیا نے اسے حیرانی اور خوشی کے ملے جلے لہجے میں گلے لگتے پوچھا۔

تب آئی جب تم میک اپ کرنے میں مصروف تھی ۔رمشا نے خفگی بھرے انداز میں کہا۔

ارے نہیں یار !!میں نے تو ابھی تیار ہونا اسٹاٹ کیا ہے ۔5 منٹ پہلے ۔عافیہ تیار ہورہی تھی کب سے ۔ سونیا اسے صوفے پر بیٹھاتے خود بھی اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی۔

عافیہ آپی کب آئیں !!اور کہاں ہیں۔رمشا نے پورے روم کو دیکھتے ہوئے پوچھا ۔کیوں کہ وہ کافی عرصہ پہلے آئی تھی یہاں۔

وہ واشروم میں ہے !!لو دیکھو آگئی ۔سونیا اسے بتا رہی تھی ۔جب عافیہ ٹاول سے منہ صاف کرتی واشروم سے باہر آئی ۔

ہیلو کیسی ہیں آپ عافیہ آپی !!رمشا صوفے سے اٹھ کر اس کے گلے لگ کر بولی۔

میں تو بلکل ٹھیک ہوں تم کیسی ہو ۔عافیہ نے پیار اور پر خلوص لہجے میں پوچھا ۔

ٹھیک ٹھاک !!احمد بھائی کیسے ہیں۔رمشا نے دوبارہ صوفے پر بیٹھتے پوچھا ۔

وہ بھی ٹھیک ہے !!تم سناؤ ۔ماموں ۔ممانی احسن اور حسنی کیسے ہیں سب۔عافیہ نے ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہوکر اپنے بال بناتے ہوے پوچھا ۔

سب ٹھیک شکر اللہ کا !!رمشا نے سونیا کی طرف دیکھ کر کہا ۔ جو عبایا پہن رہی تھی ۔

ہمم !!تم تیار ہو ۔یا تمھیں بھی تیار ہونا ہے ۔عافیہ کے جواب کے بعد سونیا نے رمشا کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر پوچھا۔

نہیں میں تو تیار ہوں بس !!رمشا نے ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر ایک نظر خود کو دیکھ کر کہا۔

سونی تم اس دن کیوں آگئی تھی بنا مجھے بتائے۔رمشا نے سونیا کی ڈریسنگ کے سامنے رکھی چیزوں کا جائزہ لیتے ہوئے ناراضگی بھرے انداز میں کہا۔۔

تم جو نہیں تھی گھر پر میں بور ہوگئی تھی ۔ممانی بھی گھر کے کاموں میں مصروف تھیں ۔تو اس لیے میں آگئی ۔سونیا نے حجاب سیٹ کرتے ہوے کہا ۔

!ہمم

اچھا چلو چلیں نیچے حسان لوگ آگئے ہوں گے ۔عافیہ نے اپنا ہینڈ بیگ اٹھاتے ہوئے کہا۔اور کمرے سے باہر چلی گئی

♡♡♡

تم مجھے مال کیوں لے آئے یار !!ساحل نے چڑ کر کہا۔

مال کیوں آتے ہیں۔زوہیب نے جواب دینے کے بجائے الٹا اس سے سوال کر ڈالا۔

ظاہر سی بات ہے شاپنگ کرنے آتے ہیں ۔ساحل نے اس کے سوال کرنے پر اسے گھور کر کہا۔

ہم بھی شاپنگ کرنے آئے ہیں۔یار پرموشن ہوگیا۔اب تیار شیار ہو کر جایا کروں گا۔سب کو پتا تو چلے منیجر بن گیا ہوں کمپنی کا۔ زوہیب نے ایک شاپ کے اندر جاتے ہوئے کہا۔

اچھا تو شاپنگ کر میں آتا ہوں۔ساحل اسے کہتے شاپ سے باہر آگیا۔اور زوہیب اپنے لیے شرٹس پسند کرنے لگا۔

یار شاپنگ مال کیوں آگئے ہم لوگ۔یہ بھی کوئی گھومنے پھرنے کی جگہ ہے بھلا۔رمشا نے سونیا کے ساتھ مال میں داخل ہوتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

رمشا تم تو ہر بات پر چڑتی ہو۔اور منہ بنایا ہوتا ہے۔یار کبھی کبھی ایسے آنے کا موقع ملتا ہے ورنہ امی لوگ اپنے ساتھ لے کر آتی ہیں کوئی چیز ٹھیک سے دیکھنے بھی نہیں دیتی۔سونیا نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔

عافیہ بھی اپنے لیے کاسمیٹک کی چیزیں پسند کرنے میں مصروف تھی۔اور سونیا بھی اپنے لیے ڈریس پسند کر رہی ساتھ ساتھ رمشا سے بھی پوچھ رہی تھی۔

رمشی تم بھی کچھ پسند کرو نا اپنے لیے عافیہ نے ان لوگو کے پاس آکر رمشا کو ایسے کھڑا دیکھ کر کہا۔

میں تو کب سے بول رہی ہوں اسے کچھ لے لے مگر یہ ہے کہ ۔بس جلدی گھر جانے کی رٹ لگائی ہے اس نے ۔ سونیا نے بھی شاپ سے باہر آتے ہوئے کہا ۔کیوں کے انھیں وہاں پر کچھ پسند نہیں آیا۔

آہ ۔ دیکھ کر نہیں چل سکتے آ ۔رمشا نے جو ان کے پیچھے اپنے ہی خیالوں میں چل رہی تھی ۔کسی سے بری طرح ٹکرانے پر ہوش میں آتے ہوئے غصے میں بولی ۔مگر اس شخص کو دیکھ کر اس کی آدھی بات منہ میں ہی رہ گئی۔

ساحل بھی ارد گرد دیکھتا آرہا تھا ۔کسی سے ٹکرانے پر سوری کرنے ہی والا تھا ۔کہ اس لڑکی کے بولنے پر اسے غور سے دیکھنے لگا ۔اسے لگا جیسے وہ یہ آواز پہلے سن چکا ہے ۔رمشا نقاب میں تھی ۔اس لیے وہ پہچان نہیں پایا ۔

رمشی تم یہاں ہو ۔میں پریشان ہوگئی چلو جلدی ۔عافیہ نے پیچھے موڑ کر دیکھا تو رمشا کو نا پا کر پریشانی سے ارد گرد دیکھتے ہوئے ۔اسے ڈھونڈنے لگی ۔ اسے کسی کے ساتھ کھڑا دیکھ کر اس کے پاس آکر بولی۔

ہاں وہ میں آرہی تھی ۔رمشا جو اپنے سامنے کھڑے ساحل کو دیکھنے میں مصروف تھی ۔عافیہ کے ہاتھ پکڑنے پر ہڑ بڑا کر بولی ۔

رمشا نے ایک نظر ساحل پر ڈالی اور عافیہ کے ساتھ جانے لگی ۔جب اپنا ہاتھ کسی چیز کی گرفت میں محسوس کرتی پیچھے موڑی ۔

کیا ہوا !!ساحل کو خود کو دیکھتا پا کر رمشا نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا ۔

کچھ نہیں !!ساحل نے اپنی نظروں کا زاویہ بدل کر کہا ۔

تو ہاتھ کیوں پکڑا ۔رمشا نے بنا اپنے ہاتھ کی طرف دیکھ کر کہا ۔

میں نے نہیں پکڑا تمہارا ہاتھ ۔ساحل اس کو دیکھے بنا اپنی گرفت کو اس کے عبائے کی سلیو سے آزاد کرنے کی کوشش کرنے لگا ۔

اوہ تو آپکی گڑھی نے میرے عبائے کو پکڑ لیا ۔رمشا نے بھی اپنی عبائے کی سلیو آزاد کرتے کہا۔

میری واچ نے نہیں تمھارے عبائے نے پکڑا اسے۔ساحل نے اسے گھور کر کہا۔

آپ میرا پیچھا کر رہے تھے ۔رمشا نے بھی اسے گھور کر کہا۔

میرے پاس اتنا فضول ٹائم نہیں تمہارا پیچھا کروں ۔ساحل نے اس کی بات پر تپ کر کہا۔

یہ تو نکل ہی نہیں رہی ۔رمشا نے اس کی بات کو نظر انداز کر کے گڑھی کو نکالتے چڑ کر کہا۔

تمھاری صرف زبان چلتی ہے ۔کوئی کام نہیں ہوتا تم سے۔اور ایسا عبایا پہننے کی ضرورت کیا تھی ۔جو دوسروں کو تمھاری طرح پریشان کرے۔ساحل نے اس کا ہاتھ ہٹا کر خود کوشش کرتے ہوئے کہا۔

میرے عبائے کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ۔آپ کو ایسی واچ پہننے کی کیا ضرورت تھی ۔جو لڑکیوں کے دوپٹے اور بازوں پکڑنے کی شوقین ہو ۔فیمیل ہو کر بلکل ٹھرکی لڑکوں والی حرکت کی ہے اس نے ۔رمشا نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

تم پاگل ہو ۔ساحل نے رمشا کی طرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے کہا۔

آپ سے کم !!رمشا نے اسکی انگلی کو اپنی انگلی سے پیچھے ہٹاتے کہا ۔

شکر ہے جان چھوٹی ۔ ساحل نے آخر تھک ہار کر اپنی واچ ہی اتار دی جس سے رمشا کے عبائے کی سلیو آزاد ہوگئی۔ساحل نے شکر کا کلمہ ادا کیا۔

پہلے ہی اتار دیتے نا۔رمشا نے اسے ایک نظر دیکھ کر کہا۔

آپ کے چکر میں میری آپی چلی گئی۔آپ بھی مصیبت بن گئے میرے لیے بس۔رمشا نے اپنے سر پر ہاتھ مار کر کہا ۔اس سے پہلے ساحل کچھ بولتا ۔وہ چلی گئی ۔

رمشا جیسے ہی 2 قدم آگے بڑی ۔کسی چھوٹی سی چیز کی گرنے کی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی۔

ساحل رمشا کے واپس جانے کے بعد سر جھٹک کر رہ گیا۔ اور واچ کو اپنی پینٹ کے پوکٹ میں ڈالتا وہ بھی زوہیب کی طرف چل دیا۔اسے احساس بھی نہیں ہوا کہ واچ پوکٹ کے بجائے نیچے گر گئی۔

رمشا نے واچ کو زمین پر پڑا دیکھ۔ساحل کو دیکھا اور واچ اٹھالی ۔وہ ساحل کو آواز دینا چاہتی تھی ۔مگر کچھ سوچ کر چپ ہوگئی ۔اور ساحل کو جاتا دیکھ کر مسکرانے لگی ۔واچ کو اپنے ہینڈ بیگ میں ڈالتی وہ بھی سونیا لوگو کی طرف بڑھ گئی۔

تم کہاں تھی۔سونیا نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھ کر کہا۔

ایک شاپ میں اپنے لیے ڈریس دیکھ رہی تھی ۔رمشا نے سونیا سے نظر چراتے ہوئے کہا۔ کہیں وہ اسے غلط ہی نا سمجھ لے۔

ہمم !!پھر کون سا ڈریس لیا۔سونیا نے مال سے باہر کی طرف جاتے ہوئے کہا ۔

کچھ پسند ہی نہیں آیا۔رمشا نے بنا اسے دیکھے جواب دیا۔

♡♡♡♡♡

تم کہاں گئے تھے کب سے ڈھونڈ رہا ہوں میں تمھیں۔زوہیب ساحل کو دیکھ کر اس کی طرف جاتے ہوئے بولا۔

بس یار ایک پاگل سے ٹکرا گیا تھا ۔دماغ ہی خراب کر دیا اس نے تو ۔ساحل نے رمشا کو سوچتے ہوئے کہا۔

لڑکی تھی یا لڑکا۔زوہیب نے ارد گرد دیکھتے ہوئے پوچھا۔

لڑکی تھی ۔یونی میں سٹوڈنٹ ہے میری۔ساحل نے اپنا کف فولڈ کرتے کہا ۔جو واچ آزاد کرتے وقت خراب ہوگیا تھا۔

اووو !!زوہیب نے ہونٹوں کو گول کرتے کہا۔

کیا اووو !!!ساحل نے اسے گھور کر دیکھا ۔

کچھ نہیں چل کسی اچھے سے ریسٹورنٹ چلتے ہیں ۔اچھا سا کھانا کھاتے ہیں۔زوہیب نے بات بدلنے میں ہی عافیت سمجھی۔

ہاں چل ۔کچھ اچھا تو کھاؤں ۔تیرے ہاتھ کا کھانا کھا کھا کر۔میرے منہ کا ذائقہ ہی خراب ہوگیا ۔ساحل نے بھی مال سے باہر جاتے ہوئے کہا ۔

تو خود بنا لیا کر ۔ایک تو بنا کر بھی دو ۔اور باتیں بھی سنو۔نیکی کا تو زمانہ ہی نہیں ۔ کبھی شکر بھی کر لیا کر ۔کہ بنا بنایا کھانا مل جاتا ہے نا شکرا کہیں کا۔زوہیب تپے ہوئے لہجے میں کہتا ۔ساحل کے ساتھ بائیک پر بیٹھ گیا ۔

جگہ بھی دیکھا کر ۔ہر جگہ عورتوں کی طرح لڑنا نا شروع کر دیا کر ۔ساحل نے بائیک اسٹاٹ کرتے کہا۔لیکن شاید زوہیب نے اس کی بات سنی نہیں تھی ۔اس لیے جواب نہیں دیا چپ کر کے بیٹھ گیا۔

♡♡♡

بھت تھک گئے یار ۔حسان بھائی جلدی سے کھانا آڈر کریں ۔بھت بھوک لگی ہے۔ رمشا نے ریسٹورنٹ میں ایک جگہ جہاں کم لوگ تھے ۔وہاں کرسی پر بیٹھتے کہا۔

تم لوگوں نے بھت وقت ضائع کیا ہے ۔شاپنگ مال میں ۔حسان نے ویٹر کو اشارہ کرتے کہا۔

سب سے زیادہ وقت سونی نے ڈریس پسند کرنے میں لگایا ۔عافیہ نے سونیا کی طرف اشارہ کر کہ کہا۔

ہاں !!اور لیا بھی وہی ڈریس جو اس نے سب سے پہلے دیکھا تھا۔بئ اگر وہی لینا تھا تو اتنا ٹائم کیوں ویسٹ کیا۔رمشا نے بھی عافیہ کی ہاں میں ہاں ملاتے کہا۔

تم لوگ تو بس مجھ سے جلتی رہو ۔سارا وقت میں نے ضائع کیا ۔تم دونوں بھی تو کتنی دیر غائب تھیں ۔کہاں تھیں دونوں۔سونیا نے تپے ہوئے لہجے میں کہا۔

اس میں جلنے والی کون سی بات ہے ۔اور ہم تم سے جلیں گی شکل دیکھی ہے اپنی ۔تم کہاں کی شہزادی ہو ۔ عافیہ نے اسے مزید غصہ دلانے کے لیے کہا۔

تم نا عافی بھت بری ہو چڑیل کہیں کی ۔پتا نہیں احمد بھائی تمھیں کیسے برداشت کرتے ۔شکر ہے ہماری تو جان چھوٹی تم سے ۔سونیا کا بس نہیں چل رہا تھا عافیہ کے بال نوچ لے۔

تم دونوں میں شرم نام کی چیز بھی ہے یا نہیں کب سے لڑ رہی ہو ۔بندہ جگہ تو دیکھ لیتا ہے ۔حسان نے ان دونوں کو گھور کر دبے دبے غصے میں کہا ۔

ہمممم !!سونیا نے عافیہ کے چہرے کو دیکھ کر منہ موڑ لیا۔سونیا اور عافیہ کا ایک دوسرے کو گھورنا رمشا کے ہونٹوں پر پیاری سی مسکان لے آیا۔ان دونوں کو دیکھ کر سر جھٹکتی مسکراتی ہوئی ۔کھانا کھانے لگی۔

یہ یہاں بھی آگئے ۔اب مجھے یقین ہوگیا ۔میرا پیچھا کر رہے ہیں یہ۔ کھانا کھاتے رمشا نے ارد گرد نظر دوڑائی تو ایک دم اس کی نظر ساحل پر پڑی ۔ساحل کو کھانا کھاتا دیکھ اس نے دل میں سوچا۔

رمشا کیا ہوا ۔کھانا کھاؤ کیا سوچ رہی ہو۔سونیا نے رمشا کو سوچوں میں ڈوبا دیکھ کر اسے بازوں سے ہلا کر کہا۔

ہاں کھا رہی ہوں۔رمشا نے بمشکل ساحل پر سے نظر ہٹا کر کہا۔

حسان بھائی مجھے آپ گھر چھوڑ دیں پلیز ۔رمشا نے کھانا کھا کر حسان سے کہا۔

کیوں تم ہمارے ساتھ گھر نہیں جاؤ گی کیا۔سونیا نے رمشا کو دیکھ کر کہا۔

نہیں میں پھر کبھی جاؤں گی ۔کل میرا ایک بہت خاص ٹیسٹ ہے ۔تو جانا ضروری ہے ۔رمشا نے بہانہ بنایا ۔

ہاں حسان چھوڑ آؤ اسے تم ۔ظفر کو فون کر دو ہم اس کے ساتھ چلی جائیں گی ۔عافیہ نے رمشا کو پریشان دیکھ کر کہا۔
!!!لیکن رمشا یار

جانے دو اسے ۔اس کا ٹیسٹ ہے کل ۔خود تو پڑھا نہیں اسکی پڑھائی تو ڈسٹرب نا کرو ۔سونیا خفگی سے بولی۔اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتی ۔عافیہ نے اسکی بات بیچ میں کاٹتے کہا۔

تم نا چپ ہی کرو ۔بڑی ہو لیکن تمیز نام کی چیز نہیں تم میں ۔سونیا نے رمشا کو انگلی دیکھا کر کہا۔

یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو سونی تم آپی سے کیا ہوگیا تمھیں اور لوگ دیکھ رہیں ۔انگلی نیچے کرو ۔میں نے کہا نا آؤں گی ۔یونی سے چھٹیاں ملیں گی تب ۔بھت سارے دن رہنے ۔پھر تم بھی مجھ سے تنگ آجاؤ گی۔رمشا سونیا کا ہاتھ پکڑ کر اسے سمجھاتے ہوئے بولی ۔

چلو رمشا ظفر آگیا ہے ۔ ہم چلتے ہیں ۔اس سے پہلے سونیا کچھ بولتی حسان نے وہاں آتے ہوئے کہا۔

اچھا آپی اللہ حافظ !!اپنا بھت خیال رکھیے گا۔رمشا نے عافیہ کے گلے لگ کر کہا ۔

اللہ حافظ تم بھی اپنا بھت خیال رکھنا اور سب کو سلام دینا میرا۔عافیہ نے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر پیار سے کہا۔

وعلیکم اسلام آپی !!رمشا نے مسکرا کر کہا۔

اللہ حافظ سونی !!اپنا بھت خیال رکھنا گھر جا کر میسج پر بات ہوگی ۔رمشا نے سونیا سے ملتے ہوئے کہا۔

اللہ حافظ !!تم بھی اپنا خیال رکھنا ۔اور میسج کر دینا پہنچ کر ۔سونیا نے بھی مسکرا کر کہا ۔

چلیں !!رمشا نے حسان کے ساتھ بائیک پر بیٹھتے کہا ۔ جو ابھی کچھ دیر پہلے ظفر لایا تھا۔

چلیں ہم بھی یا پوری رات یہاں کھڑے ہو کر گزارنی ہے ۔ظفر نے عافیہ اور سونیا کو دیکھ کر کہا۔

پتا نہیں مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے ۔جیسے رمشا مجھ سے کچھ چھپا رہی ہے ۔آج جتنا وقت اس کے ساتھ گزارا وہ کھوئی کھوئی سی تھی ۔آج والی رمشا پہلے والی رمشا سے بھت مختلف تھی ۔ نا کوئی شرارت نا کوئی مذاق ۔کیا وجہ ہو سکتی ہے۔سونیا نے گاڑی میں بیٹھے اپنے دل میں سوچا۔

♡♡♡

یہ مجھے کیا ہوجاتا ہے پروفیسر ساحل کو دیکھ کر ۔میرا دل کیوں زور سے دھڑکنے لگتا ہے ۔کیوں مجھے اچھا لگتا ہے انھیں ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا ۔رمشا نے لیٹے ہوئے چھت کو دیکھ کر سوچا۔

بھت سارے سوال تھے رمشا کے دماغ میں لیکن فلحال ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا اس کے پاس۔

♡♡♡

سٹوڈنٹس آپ لوگو کا ٹیسٹ بھت اچھا تھا۔ ساحل نے پوری کلاس کو دیکھ کر کہا۔ ایسے ہی محنت کرتے رہیں آپ لوگ۔۔

پوزیشن لی ہے رانیہ نے ویری گڈ رانیہ ۔یہ لیں اپنی مارکس شیٹ ۔ساحل نے ایک نظر 1st تو رمشا کو دیکھ کر رانیہ سے کہا۔ کیوں کہ ساحل جانتا تھا ۔پوری کلاس میں رمشا کی دشمنی صرف رانیہ کے ساتھ تھی۔رانیہ ساحل سے شیٹ اور انعام لیتے ۔ ایک طنزیہ نظر رمشا پرڈال کر اپنے بالوں کو ایک ادا سے جھٹکا دیتی اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔

سیکنڈ پوزیشن رابعہ کی ویل ڈن رابعہ ۔ساحل نے رابعہ کو مارکس شیٹ دیتے کہا ۔ اینڈ تھرڈ پوزیشن ہے نور کی ۔ویری ویری گڈ۔مجھے امید نہیں تھی ۔تم ایسے پڑھ پاؤ گی مگر تمہارا ٹیسٹ بھی سب سے اچھا ہے ۔ ساحل نے نور کی طرف شیٹ بڑھا کر ایک نظر رمشا کے اترے چہرے پر ڈال کر کہا ۔

باقی سب اپنی مارکس شیٹ لے لیں ۔۔اور پلیز اپنی پڑھائی پر توجہ دیں ۔آپ سب exams کے ہونے والے ہیں۔اور آپ سب میڈیکل کے سٹوڈنٹس ہیں ۔اچھے مارکس نہیں ہونگے تو کیسے ڈاکٹر بنو گے۔ اللہ حافظ کلاس امید ہے نیکسٹ ٹائم مجھے شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔ ساحل سب پر نظر ڈالتا کلاس سے باہر چلا گیا۔

رمشا دکھاؤ تمھارے کتنے مارکس ہیں۔نور نے رمشا سے مارکس شیٹ لیتے کہا۔جو اس نے خود بھی نہیں دیکھی تھی۔

رمشا یہاں پر تو تمھارے نمبر پورے ہیں۔اور فرسٹ پوزیشن بھی ہے ۔۔تو پروفیسر نے تمہارا نام کیوں نہیں لیا۔ شاید وہ بھول گئے ہوں۔کہ 2 لڑکیوں نے فرسٹ پوزیشن لی ہے۔آؤ پروفیسر کو بتاتے ہیں۔نور نے اسکی مارکس شیٹ کو حیرانگی سے دیکھا اور پھر اٹھتے ہوے اسکا ہاتھ پکڑ کر بولی

۔

نہیں مجھے کہیں نہیں جانا !!کسی کو کچھ نہیں بتانا۔رمشا نے اپنی مارکس شیٹ لیتے ۔نور سے اپنا ہاتھ چھڑا کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس بیٹھاتے ہوئے کہا۔

کیوں نہیں جانا !!!نور نے اس کا چہرہ غور سے دیکھتے ہوے پوچھا۔

پوزیشن رانیہ کی ہے ۔ رمشا نے بمشکل اپنے 1st کیا فائدہ اب جانے کا !!!وہ بتا چکے ہیں آنسوؤں کو روکتے ہوے کہا۔کیوں کہ اس نے واقع ہی بھت محنت کی تھی ۔رمشا شرارتی تھی لاپرواہ بھی تھی۔مگر پڑھائی کے معملے میں اس نے کبھی کومپرومائز نہیں کیا۔

ہمم !!!نور نے اس وقت چپ رہنا بہتر سمجھا ۔

♡♡

آؤ کینٹین چلتے ہیں ۔کچھ اچھا سا کھاتے ہیں۔تمہارا موڑ بھی ٹھیک ہوجائے گا ۔نور نے رمشا کے ساتھ کلاس سے باہر جاتے ہوے کہا۔

نہیں میرا دل نہیں تم یہیں پر لے آؤ ۔رمشا نے ایک سائیڈ پر سیڑھیوں پر بیٹھتے کہا۔جہاں سٹوڈنٹس بھت کم تھے وہ کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتی تھی۔اس لیے نور کو کینٹین بھیجنا چاہ رہی تھی ۔

تم ٹھیک ہو ۔نور نے فکر مند لہجے میں اس کا چہرہ دیکھتے کہا۔اسے رمشا کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔

ہاں میں بلکل ٹھیک ہوں ۔تم جاؤ نا مجھے بھی بھت بھوک لگی ہے ۔رمشا نور کو خود کو یوں دیکھتے پا کر نظریں چرا کر بولی۔

ہمم !!نور ہاں میں سر ہلاتی وہاں سے چلی گئی ۔

آپ نے اچھا نہیں کیا پروفیسر !!!آپ نہیں جانتے آپ کے اس عمل سے میرا کتنا دل دکھا ۔بھت برے ہیں آپ ۔میں آپ سے اب کبھی بھی بات نہیں کروں گی کبھی نہیں۔نور کے جانے کے بعد رمشا نے روتے ہوئے ۔دل میں سوچا ۔

آپ یہاں کیا کر رہیں ہیں مس رمشا۔ ساحل جو وہاں سے گزر رہا تھا ۔کیوں کے اس کا جاب پر جانے کا ٹائم ہوگیا تھا ۔تو گھر جارہاتھا۔ اسکی نظر اکیلی بیٹھی رمشا پر پڑی۔ جو گھٹنوں پر سر رکھے رونے میں مصروف تھی ۔ساحل نے اس کے اسٹالر سے اسے پہچان لیا تھا۔

کچھ نہیں !!!رمشا نے کسی جانی پہچانی آواز پر سر اٹھا کر دیکھا۔ساحل کو دیکھ کر منہ موڑ کر اٹھتے ہوئے خفگی سے بولی ۔

رکو !!!رمشا جو وہاں سے جانے لگی تھی ۔ساحل کی آواز پر بنا پیچھے موڑے رک گئی۔

رو کیوں رہی تھی ۔ !!ساحل نے اس کے سامنے آکر اس کے چہرے کو نظروں کے خسار میں لیتے کہا۔جس کی ناک رونے کی وجہ سے لال ہوگئی تھی ۔آنکھوں سے آنسوں بہنے کو بہتاب تھے ۔ایک پل کو ساحل اس کے خوبصورت نقوش میں کھو سا گیا تھا۔

نن ۔نہیں میں رو نہیں رہی ۔رمشا نے اسکی نظروں سے کنفیوز ہو کر کہا۔

تو پھر یہ آنسوں خوشی کے ہیں ۔ساحل نے اس کے آنسوؤں کو دیکھ کر کہا۔ ساحل کے دل کو کچھ ہوا ۔وہ ایسا تو نہیں چاہتا تھا ۔ اسے رولانا تو نہیں چاہتا تھا وہ ۔

ہمم !!!رمشا نے نظریں جھکا کر کہا۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا بولے ۔اس نے تو سوچا تھا ۔وہ ساحل سے بات نہیں کرے گی ۔مگر اس کے سامنے آتے ہی پتا نہیں اسے کیا ہوجاتا تھا۔

میں جاؤں !!رمشا نے ساحل کو خاموش دیکھ کر پوچھا ۔

بچوں کی طرح رونا بند کرو۔یہ لو پہلے یہ آنسوں صاف کرو آئیندہ تمھاری آنکھوں میں آنسوں نا دکھے مجھے۔ساحل نے اپنا رومال اسکی طرف بڑھاتے ہوے کہا۔

آپ نے ہی دیے یہ آنسوں۔پہلے خود رلاتے ہیں پھر خود ہی کہتے ہیں رو نہیں۔ رمشا نے اپنے آنسوں صاف کرتے منہ پھلا کر کہا۔

اچھا سوری میں جانتا ہوں مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا ۔ اس کا منہ پھلا کر شکوہ کرنا ساحل کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

ہمم !!جائیں معاف کیا آپ بھی کیا یاد رکھیں گے ۔رمشا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اچھا اللہ حافظ میں چلتا ہوں ۔پہلے تمھاری وجہ سے دیر ہوگئی۔اس کو مسکراتا دیکھ ساحل کو سکون ملا ۔اللہ حافظ کہتا۔ آخری بات اسے چڑانے کے لیے بولتا وہ چلا گیا ۔اور رمشا صرف اسے گھور ہی سکی ۔

یہ رومال کس کا ہے ۔نور نے رمشا کے ہاتھ میں رومال پکڑا دیکھ کر پوچھا۔

نور تو نے تو میرا تراہ نکال دیا ۔اگر مجھے ابھی ہارڈ اٹیک آجاتا تو ۔رمشا جو رومال کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی نور کی آواز پر دل پر ہاتھ رکھتی بولی۔

تم اتنی آسانی سے نہیں مروگی فکر نہیں کرو ۔میں نے جو پوچھا ہے اس کا جواب دو ۔نور نے سیڑھیوں پر بیٹھتے اس سے پوچھا ۔

کسی کا نہیں میرا اپنا ہے !!!رمشا نے جھوٹ بولا۔

اچھا !!!مجھے لگا کوئی آنسوں صاف کرنے کے لیے دے گیا۔نور نے چپس کھاتے ہوئے کہا ۔

تمھیں ایسے ہی لگتا رہتا ہے ۔یہ چپس مجھے بھی دو بھوکی کہیں کی خود ہی کھائے جا رہی ہو۔رمشا اس کے پاس بیٹھ کر چپس کا پیکٹ اس کے ہاتھ سے چھین کر بولی۔

♡♡♡

آج رمشا لوگوں کی یونی میں فنکشن تھا۔ جس میں کافی سٹوڈنٹس نے پارٹیسیپیٹ کیا تھی۔ اور نور نے رمشا کا نام بھی سپیچ کے لیے ایڈ کروا دیا ۔اور رمشا تو سوچ سوچ کر پاگل ہوئے جارہی تھی کہ وہ کیسے کرے گی سپیچ ۔نور کو تو وہ اچھا خاصا سنا چکی تھی اس حرکت پر کی اس سے پوچھے بنا ایسا کرنے کی ضرورت کیا تھی ۔اس کے بعد ان کے

exams

اسٹارٹ ہونے والے تھے۔ اس دوران ساحل اور رمشا کا رویہ بھی ایک دوسرے کے ساتھ کافی حد تک اچھا ہوگیا تھا۔ رمشا کے دل کی کیفیت ساحل کو دیکھ کر دن با دن بدل رہی تھی۔ مگر وہ اس جذبے کو جان بوجھ کر نظر انداز کر رہی تھی ۔

نور کی بچی تم نے کیا کیا !!!رمشا تو سر ہی پکڑ کر بیٹھ گئی۔

جاؤ ابھی کی ابھی میرا نام کینسل کروا کر آؤ ۔رمشا نے نور کو غصے سے دیکھ کر کہا۔

یار رمشا چھوٹی سی تو سیچ ہے ۔اور میں نے رانیہ لوگو کے سامنے بھت بڑی بڑی باتیں کی کہ رمشا ہی ونر ہوگی اس فنکشن کی ۔نور نے اپنی انگلیوں کو چٹخاتے ہوے کہا ۔

کیا اااا !!تم نے تو یار۔۔ اب کیا بولوں میں ۔رمشا نے کلاس میں ٹہلتے ہوئے نور پر ایک قہر الود نظر ڈال کر کہا۔

یار میں نے تو تمھارے لیے ہی کیا ۔کیوں کے مجھے یقین تھا ۔تم کر سکتی ہو ۔چلو میں پھر جاتی ہوں ۔تمہارا نام ہی کینسل کروانے ۔نور خفگی سے منہ بنا کر کہتی کلاس سے چلی گئی۔

افف !!اب یہ بھی ناراض ہوگئی ۔ایک تو پاگل نے غلطی بھی خود کی اور ناراض بھی خود ہوگئی۔رمشا نے پھر سے اپنی جگہ پر بیٹھ کر کہا ۔

تم یہاں کلاس میں کیا کر رہی ہو ۔تمھیں تو فنکشن میں ہونا چاہیے تھا اس وقت ۔ سپیچ جو کرنی ہے تم نے۔ساحل خالی کلاس سمجھ کر تھوڑا ریسٹ کرنے کے غرض سے کلاس میں داخل ہوا۔مگر رمشا کو دیکھ کر حیران ہوا۔اسے یوں اداس دیکھ کر اس کے پاس آتے ہوئے پوچھنے لگا۔

مجھے سپیچ نہیں کرنی اس لیے ۔رمشا نے جھنجلا کر کہا۔

کیوں !!ساحل نے سینے پر ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے بیٹھتے ہوے پوچھا ۔

کیوں کہ میں نہیں کر سکتی اس لیے ۔رمشا نے ساحل کو بنا دیکھے جواب دیا۔

مگر کیوں !!!ساحل نے پھر سے پوچھا۔

کیوں کہ میں اتنے سارے لوگوں میں کنفیوز ہوجاتی ہوں۔کچھ بول نہیں پاتی ۔تو سپیچ خاک کروں گی ۔رمشا نے چڑ کر کہا۔

ہمم !!!ساحل نے سیدھے ہوکر بیٹھتے ہوے ہاں میں سر ہلایا۔

اس سے پہلے کیا سپیچ کر چکی ہو۔یا کبھی کوشش کی ہے تم نے ۔کسی فنکشن میں کبھی پارٹیسیپیشن کی ہے ۔ ساحل نے اس کی طرف دیکھ کر سوال کیا ۔

نہیں !!رمشا نے یک لفظی جواب دیا۔

تو تم کیسے کہ سکتی ہو تم نہیں کر سکتی ۔ایک بار کوشش تو کرو سٹیج پر جاؤ ۔آنکھیں بند کرو لمبا گہرا سانس لو اور جو کہنا چاہتی ہو ۔یہ سمجھ کر کہو کہ تم اپنی کسی دوست سے کہ رہی ہو اکیلی ہو۔ ساحل نے رمشا کو سمجھاتے ہوے کہا۔

اگر اپنے اس ڈر کو باہر نہیں نکالوں گی نا ۔اگر لوگو سے ڈرو گی ۔تو ایک دن یہ لوگ تمھیں اپنے لفظوں سے مار دیں گے ۔آج کل معصومیت یا ڈرنے کا زمانہ نہیں رمشا۔ جتنا تم ڈرو گی ۔تمہارا خوف اتنا ہی بڑھے گا۔

تم کیسے کہ سکتی ہو بنا کوشش کیے۔کہ تم نہیں کر سکتی سیچ ۔تمھاری دوست نے تم پر بھروسہ کر کے رانیہ کو چیلنج کیا ہے۔کیا تم اس کا بھروسہ توڑو گی۔رانیہ کو جیتنے دو گی ۔پھر تو تم بھت ڈرپوک ہو ۔ساحل نے رمشا سمجھاتے آخر نے اسے اکسا کر کہا۔

چلو ٹھیک ہے ۔دوست کو نہیں تو یہ سوچ کر سیچ کر لینا ۔کہ تمھارے سامنے میں ہوں ۔ویسے بھی تمھاری زبان میرے سامنے بھت چلتی ہے ۔کیا کیا بولتی رہتی ہو ۔آخر تمھیں میں برا جو لگتا ہوں۔ساحل نے بظاہر سنجیدگی سے کہا ۔

ایسی بات نہیں ۔رمشا نے اس کی طرف دیکھ کر کہا ۔

تو کیا میں تمھیں اچھا لگتا ہوں۔ساحل نے گھمبیر لہجے میں کہا۔رمشا نے کا دل اس کی بات پر زور سے دھڑکنے لگا۔

رمشا اس سے پہلے میں تمہارا نام کینسل کرواتی ۔تمہارے نام کی اناؤسمنٹ ہونے لگی پلیز چلو نا۔اس سے پہلے رمشا کچھ بولتی نور نے کلاس میں داخل ہوتے کہا۔

رمشا نے ایک نظر ساحل کو دیکھا ۔جس نے آنکھوں سے باہر جانے کا اشارہ کیا ۔اور رمشا نور کے ساتھ باہر چلی گئ۔

اسلام و علیکم ایوری ون !!!آئی ایم رمشا آفندی اینڈ آئی ایم آ میڈیکل سٹوڈنٹ ۔۔آ ویری گڈ آفٹر نون ۔ ٹو دا ریسپکٹیڈ پرنسپل سر، وائس پریسڈیٹ سر، ریسپکٹیڈ ٹیچرز، آدر اسٹاف ممبرز اینڈ ڈیئر سٹوڈنٹس ۔ایز یو آل آر اویئر ڈیٹ وی ہیو اسیمبلڈ ٹوڈے ٹو سیلیبریٹ آ ویری اسپیشل مومنٹ ۔ رمشا سٹیج پر آکر سب پر ایک نظر ڈال کر گہرا سانس لیتے ڈیس کے سامنے کھڑے ہو کر بولی۔

رمشا نے جیسے ہی سپیچ ختم کی پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا ۔

تھینک یو آل !!!رمشا نے ایک نظر اپنے بائیں جانب کھڑے ساحل پر ڈالتے کہا۔اور سٹیج سے نیچے آگئی ۔

رمشا تم نے بھت اچھی سپیچ کی ۔میں تو تمھاری باتوں میں کھو ہی گئی۔نور نے رمشا کو دیکھ کر خوش ہو کر کہا۔

ہمم !!مگر مجھے نہیں لگتا میں جیت پاؤں گی رانیہ سے۔رمشا نے پریشانی سے کہا۔

بکواس نہیں کرو ۔انشاءاللہ تم ہی جیتو گی ۔نور نے اس کے بازو پر ہلکی سی چپت لگا کر کہا۔

♡♡

آج کی سپیچ ونر ہیں !!!وائس پریسدنٹ کی آواز ہال میں گونجی تو سب اس کی طرف متوجہ ہوگئے ۔

یا اللہ میری دوست جیت جائے ۔میں شکرانے کے نفل ادا کروں گی۔نور نے دعا کرنے کے انداز میں ہاتھ اٹھا کر کہا۔

مانگ لو جتنی دعائیں مانگنی ہے ۔جیتوں گی تو میں ہی ۔رانیہ نے نور کو دیکھ کر تمخسرا اڑاتے ہوئے کہا۔

مس رمشا آفندی آج کی سپیچ ونر ہیں۔مس رمشا پلیز کم اون ٹو سٹیج ۔وائس پریسڈنٹ کی آواز پر رمشا نے اپنی آنکھیں کھولی جو اس نے ہارنے کے ڈر سے بند کی تھی۔

یہ کیسے جیت سکتی ہے ۔رانیہ نے انتہائی غصے سے کہا۔

جیسے تم نہیں جیت سکتی ۔نور نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

نور کیا انہوں نے میرا نام پکارا ہے ۔رمشا نے خوشی میں نم آنکھوں سے پوچھا۔اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا ۔ ۔

ہاں !!اب جاؤ سٹیج پر ۔نور نے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

رمشا کچھ کہنا چاہیں گی آپ ۔رمشا کو آواڈ دیتے ہوئے ۔اس کے پرنسپل نے کہا۔

شکریہ سر !!!مجھے سمجھ نہیں آرہی کیا کہوں ۔مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کہ میں جیت گئی ہوں ۔میں نے سپیچ کی ۔میں لوگوں کے سامنے ایک بھی لفظ کہنے سے ڈرتی تھی ۔آج میں نے سپیچ کی ۔یہ میری زندگی کی پہلی سپیچ ہے ۔جو میں نے یہاں آپ لوگو کے سامنے کی ۔ اس سپیچ کے لیے میری دوست نے میرا نام ایڈ کروایا مجھے تو پتا بھی نہیں تھا۔میں اپنا نام کینسل کروانا چاہتی تھی ۔پھر مجھے کسی نے سمجھایا ۔کہ بنا کوشش کیے تم ہار کیسے مان سکتی ہو ۔جتنا ڈرو گی ۔اتنا تمھارا خوف بڑھے گا۔میں اس انسان کا نام تو نہیں لے سکتی ۔مگر شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں ۔ جن کی وجہ سے میں اپنے خوف کو نکال پائی ۔اور آپ سب کا بھی بھت شکریہ ۔رمشا نے

ساحل کو دیکھ کر کہا ۔جو مسکراتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا ۔رمشا کے شکریہ ادا کرنے پر ساحل نے ہلکا سا سر کو خم کیا۔اور رمشا مسکرا کر سب کا شکریہ ادا کرتی سٹیج سے نیچے آئی.

بھت بھت مبارک ہو !!!مجھے یقین تھا ۔تم جیتو گی ۔اور تم نے میرا بھروسہ نہیں توڑا ۔تھینک یو ۔میرے بات ماننے کے لیے ۔میرا مان رکھنے کے لیے ۔فنکشن کے بعد نور اپنی کلاس میں داخل ہوتے رمشا سے کہتی اس کے گلے لگ گئی ۔

تھینک یو !!تمھاری وجہ سے سب ہوا۔رمشا نے اپنا حجاب ٹھیک کرتے کہا۔

چلو نور دیر ہورہی ہے بھت۔رمشا اپنا نقاب کر کے بولی۔

ایک بات کہوں !!اگر تم برا نا مانو تو۔نور نے رمشا کو دیکھ کر کہا۔

کہو !!رمشا نے ارد گرد متلاشی نظروں سے دیکھتے کہا۔

پروفیسر ساحل تمھیں کیسے لگتے ہیں۔ مطلب کے اچھے یا برے ٹیچر کے لحاظ سے۔نور کو سمجھ نہیں آرہی تھی کیسے کہے ۔ جو اس کے دل میں تھا۔

کیا مطلب !!رمشا نے اس کی طرف دیکھ کر نا سمجھی سے پوچھا ۔

رمشا دراصل میں نے نوٹ کیا ہے ۔ جب ساحل سر کلاس میں ہوتے ہیں ۔تمہارے چہرے پر مسکراہٹ آجاتی ہے۔تمہارا ان کے لیے انتظار کرنا ۔بے چین رہنا ۔بار بار ان کا کلاس میں آنے کا وقت پوچھنا۔ تمھارے دل میں ساحل سر کی لیے جو جذبات ہیں ۔وہ تمھاری آنکھوں میں صاف نظر آتے ہیں۔ نور نے ایک ہی سانس میں کہتے رمشا کو جانچتی نظروں سے دیکھا۔

نور دماغ خراب ہوگیا تمہارا۔ یہ کیا کہہ رہی ہو ایسی کوئی بات نہیں۔ رمشا نے اپنے دھڑکتے دل کو سمبھالتے نظریں چراتے سخت لہجے میں کہا۔

رمشا ادھر میری آنکھوں میں دیکھ کر جواب دو ۔کیا تم ابھی بھی انہیں نہیں ڈھونڈ رہی ۔ کیا ان کے نام پر تمہارے دل کی دھڑکن نہیں بڑھ جاتی ۔کیا تم انھیں ہر وقت اپنے سامنے دیکھنے کی خواہش نہیں رکھتی ۔بولو اب ۔نور نے بھی اس کے انداز میں اس کا چہرہ اپنی طرف موڑ کر کہا۔

ایسا کچھ نہیں !!رمشا نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

ہمم !!تو پھر کیسا ہے ۔یا تم مجھے بتانا نہیں چاہتی ۔میں تمھاری دوست نہیں ۔یا مجھ پر بھروسہ نہیں۔نور نے خفگی سے کہا۔

یار نور تم بھی نا !!رمشا نے جھنجلا کر کہا۔

چلو میں چلتی ہوں گھر ۔دیر ہورہی ہے۔نور نے یونی کے گیٹ سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

آج میرے ساتھ بس اسٹاپ تک نہیں جاؤ گی۔رمشا نے بھی اس کے ساتھ ساتھ چلتے کہا۔

نہیں !!نور نے روڈ پر چلتی گاڑیوں کو دیکھتے کہا۔

ہمم !!تو ناراض ہوگئی میری پیاری دوست۔رمشا نے نور کا گال کھینچ کر کہا۔

تمھیں کوئی فرق پڑتا ہے ۔نور نے منہ پھلا کر کہا۔

ایسی بات نہیں یار !!!رمشا نے بس اسٹاپ پر رکھے بینچ پر بیٹھ کر کہا ۔نور اس کے ساتھ آگئی ۔کیوں کے اسے سچ جو جاننا تھا۔

بیٹھ جاؤ !!رمشا نے اسے کھڑا دیکھ کر کہا۔

نہیں مجھے نہیں بیٹھنا تمھارے پاس !!!نور نے ضدی انداز میں کہا۔

اچھا بیٹھو تو سہی !!رمشا نے اسکا ہاتھ کھینچ کر اپنے پاس بیٹھاتے کہا ۔

نور یہ سچ ہے کہ ۔ میں ان سے محبّت کرنے لگی ہوں ۔میں نہیں جانتی کب کیسے مجھے ان سے محبّت ہوگئی ۔مگر بھت زیادہ محبّت کرنے لگی ہوں۔ان سے دور جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتی ۔انکو دیکھ کر میرا دل زورو سے دھڑکنے لگتا ہے ۔انکو دیکھ کر مجھے لگتا ہے ۔جیسے مجھے نئ زندگی مل گئی ہو۔سب کچھ اچھا لگنے لگتا ہے ۔انکا دوسری لڑکیوں سے بات کرنا مجھے اتنا برا لگتا ہے۔کہ دل چاہتا ہے ان لڑکیوں کے بال نوچ لوں۔رمشا نور کو دیکھ کر کھوئے ہوے لہجے میں کہتی آخری بات پر غصے سے بولی۔

اووو !!نور نے ہونٹوں کو گول کرتے کہا۔

ان کو پتا ہے کیا؟ نور نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے پوچھا۔

نہیں !!رمشا نے یک لفظی جواب دیا۔

لیکن نور میری زندگی میں محبّت کی کوئی جگہ نہیں تھی یار۔میرا مقصد صرف ڈاکٹر بننا تھا ۔ نور اگر میں نے انہیں بتا بھی دیا ۔اور انہوں نے مجھے غلط سمجھا تو۔رمشا نے نور کے ہاتھ پکڑ کر نم لہجے میں کہا۔

رمشا محبّت کی نہیں جاتی ہوجاتی ہے ۔اور ہماری زندگی میں کیا ہوگا کیا نہیں ہوگا یہ ہم سے بہتر اللہ تعالی جانتے ہیں۔ اور تم کچھ نہیں سوچو ایسا ویسا اگر تمھارے دل میں ان کے لیے سچی محبّت ہے ۔تو اللہ تعالی انہیں تمھارے محرم کے روپ میں تمھارے نصیب میں لکھ دیں!!آمین ۔نور نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر سمجھانے کے انداز میں کہا۔

آمین !!!رمشا نے بھی گہرا سانس لے کر آنسوں صاف کرتے کہا۔

اچھا اب بس آگئی میں چلتی ہوں۔رمشا نور سے کہتی بس میں بیٹھ گئی ۔

♡♡♡

کیا ہوا تم ابھی تک یہیں ہو ۔گئی نہیں تمھاری کم عقل دوست چلی گئی کیا ۔ساحل نے نور کو دیکھ کر پوچھا۔

جی وہ چلی گئی ۔مگر وہ کم عقل نہیں ہے میری پیاری سی معصوم سی دوست ہے ۔نور نے اس کی بات پر رمشا کی تعریف کرتے منہ بسور کر کہا۔

ہاں جس میں اس بات کی بھی تمیز نہیں ۔کہ جو مدد کرتا ہے بندہ کم از کم اس کا شکریہ تو ادا کرتا ہے ۔مگر وہ تو اوارڈ لینے کے بعد بنا دیکھے چلی گئی۔ساحل نے نور کی بات پر نظریں روڈ کی طرف مرکوز کیے کہا۔

کیوں آپ اس کا انتظار کر رہے تھے کیا؟ نور نے پوچھا۔

ہاں !!میرا مطلب ہے نہیں ۔میں اتنا ویلا نہیں جو انتظار کروں گا۔ساحل نے جھوٹ بولا۔

ہمم !!آپ سے ایک بات پوچھوں ۔اگر آپ برا نا منائے تو ۔نور نے بھی ارد گرد دیکھتے پوچھا ۔

پوچھو !!ساحل نے دوسرے بینچ پر بیٹھ کر کہا۔

آپ یہاں کیوں آئے ہیں ۔آپ تو بائیک پر آتے جاتے ہیں نا۔نور نے جانچتی نظروں سے ساحل کو دیکھ کر پوچھا۔

میری بائیک خراب ہوگئی ۔کیوں میں بس پر نہیں جا سکتا کیا۔ساحل نے نظریں چراتے بات کا رخ بدل دیا۔

جا سکتے ہیں !!میں نے تو ایسے ہی پوچھا تھا۔نور نے پہلو بدلتے کہا۔

اب کہاں جا رہیں ہیں بس آنے والی ہے۔ساحل کو اٹھتا دیکھ نور نے پوچھا۔

بس دیر سے آئے گی ۔مجھے دیر ہورہی ہے ۔میں بائیک پر چلا جاؤں گا۔ساحل کہتا جانے لگا ۔مگر نور کی اگلی بات پر اس کے قدم رک گئے ۔

رمشا کے لیے آئیں ہیں نا آپ یہاں ۔نور نے اس کے پاس آکر ہاتھ باندھ کر کہا۔

نہیں !!!ساحل نے نور کو دیکھے بنا جواب دیا۔

تو پھر اتنے جھوٹ کیوں بولے۔ابھی آپ کہ رہے تھے ۔آپکی بائیک خراب ہے ۔اور ابھی آپ بائیک پر جائیں گے ۔نور نے اسے گھور کر پوچھا۔

نور تم بھت تیز ہو ۔ساحل نے واپس بینچ پر بیٹھتے کہا۔

وہ تو میں ہوں !!!اب بتائیں کیوں آئیں تھے یہاں۔نور نے بھی بینچ پر بیٹھتے پوچھا۔

رمشا سے کچھ بات کرنی تھی ۔ساحل نے گہرا سانس لے کر ہار مانتے کہا۔

کیا بات کرنی تھی؟؟ نور نے پھر سے سوال کیا۔

رمشا سے کرنی تھی بات ۔تم سے نہیں۔ساحل نے اسے گھور کر کہا۔

مجھے بتا دیں ۔میں اسے بتا دوں گی ۔ویسے بھی اب یونی کی تو چھٹیاں ہیں ۔اور اس کے بعد exams
اسٹارٹ ہیں ۔تو کیسے کریں گے آپ بات ۔خیر نہیں بتانا تو مت بتائیں۔رمشا نے بھی آپ سے ضروری بات کرنی تھی ۔اور مجھے پتا ہے کون سی ۔خیر میں چلتی ہوں بس چلی گئی ۔اب دوسری 2 گھنٹے بعد آئے گی۔نور نے ساحل کو سوچنے پر مجبور کر دیا۔اور خود کندھے اچکا کر جانے لگی۔

رکو نور !!!مجھے بتاؤ پہلے رمشا مجھ سے کیا بات کرنا چاہتی تھی؟؟ ساحل نے نور کو گھور کر کہا۔

پہلے آپ بتائیں کیا بات کرنی تھی آپ نے ۔نور نے بھی ضدی انداز میں کہا۔

نوررر !!!پتا نہیں کب کیسے میرے دل میں اس نے اپنی جگہ بنا لی ۔پتا نہیں کب میں اسکی خوبصورت آنکھوں میں کھو گیا۔ نور بات یہ ہے کہ۔ مجھے رمشا سے پیار ہوگیا ہے۔اسے دیکھ کر میرا دل عجیب سے انداز میں دھڑکتا ہے ۔ میں جتنا اس سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہوں ۔تاکہ کوئی اس پر انگلی نا اٹھائے ۔اتنا ہی میرا دل اسے دیکھنے کی ضد کرتا ہے ۔اور میں اس کی آنکھوں میں آنسوں برداشت نہیں کر سکتا۔میں نے بھت کوشش کی اپنے جذبات اور احساسات کو نظر انداز کرنے کی ۔مگر اب یونی کی چھٹیاں ہوگئی ۔اور

exams

میں یہاں نہیں ہونگا ۔ اور یہی بتانے کے لیے میں یہاں آیا تھا ۔جب میں فری ہوا ۔تب تم لوگ یونی سے نکل آئیں تھیں ۔ اورپتا نہیں رمشا کے دل میں میرے لیے کیا ہے ۔کہیں وہ میرے دل کی بات جاننے کے بعد مجھ سے دور نا ہوجائے ۔یہ سوچ سوچ کر پاگل ہورہا تھا میں ۔تو ہمت کر کے آگیا ۔یہ سوچ کر کہ جو ہوگا دیکھا جائے گا ۔مگر میں نے دیر کردی ۔ساحل نے پہلے دانت پیس کر نور کو دیکھا۔پھر گہرا سانس لیتا اسے سب بتا گیا۔

اوہو !!!ہاں دیر تو آپ نے کر دی ۔کیوں کہ رمشا منگنی شدہ ہے۔نور نے ہونٹوں کو گول کرتے کہا۔پھر بظاہر سنجیدگی سے کہتی وہ ساحل کے دل کی دنیا کو ایک پل کے لیے اجاڑ گئی۔

کیا !!ساحل نے کھڑے ہوکر حیرانی اور دکھ کے ملے جلے
لہجے میں کہا۔

ہاہاہاہا !!!نور اس کی شکل دیکھ کر ہنس دی ۔

ہنس کیوں رہی ہو۔میری محبّت کا مذاق اڑھا رہی ہو ۔میری ٹوٹے دل پر ہنس رہی ہو ۔ساحل نے شدت ضبط سے سرخ ہوتی آنکھوں سے نور کی طرف دیکھ کر دبے دبے غصے میں کہا۔ایک پل کے لیے نور اس کے غصے سے ڈر گئی۔

ایم سوری پروفیسر !!میں مذاق کر رہی تھی ۔نور نے ساحل کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہا۔

کیا مطلب !!ساحل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

مطلب کہ آگ دونوں طرف برابر لگی ہے ۔نور نے مسکرا کر کہا۔

صاف صاف کہو !!کہنا کیا چاہتی ہو تم۔ساحل نے نور کو گھور کر کہا۔

بتاؤں گی مگر میری ایک شرط ہے۔نور نے ساحل کو دیکھ کر کہا۔

کیا شرط بولو !!ساحل نے جھنجلا کر پوچھا۔

exams

میں آنے والے امپورٹنٹ

questions.

کے نوٹس چاہیے۔نور نے کہا۔

تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔وہ نوٹس نہیں مل سکتے تمھیں۔ساحل نے رخ موڑ کر کہا۔

ٹھیک ہے پھر میں بھی نہیں بتاؤں گی۔نور نے کندھے اچکا کر کہا۔

اچھا ٹھیک ہے مل جائیں گے نوٹس۔اب بتاؤ جلدی رمشا نے کیا کہا تم سے ۔ساحل نے ہار مان کر چڑ کر پوچھا۔

وہ کہ رہی تھی کہ !!نور ساحل کو تنگ کرنے کے لیے رک رک کر بول رہی تھی ۔ساحل نے اسے غصے سے گھورا۔

گھور کیوں رہے ہیں ۔بتا تو رہی ہوں نا۔نور نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر کہا۔

وہ کہ رہی تھی ۔اسے بھی ایک شخص سے شدید قسم کی محبّت ہوگئی ہے۔ اسے بھی بتانے سے ڈر لگتا ہے ۔کہیں وہ انکار نا کر دے۔نور نے کہا

کس سے ۔ساحل نے سخت لہجے میں پوچھا۔

ایک کھڑوس سے ۔جو ہر وقت بس غصہ کرتا ہے۔نور نے منہ بسور کر کہا۔

نور نام بتاؤ اس کا !!ساحل نے غصے سے کہا۔

ساحل خانزادہ سے !!نور نے مسکرا کر ساحل کو دیکھتے کہا۔

سچ کہ رہی ہو!!مذاق تو نہیں کر رہی نا۔نور تھینک یو سو مچ یار ۔مگر تم اس سے میرے بارے میں کچھ نہیں کہو گی میں خود اسے بتاؤں گا۔ ساحل نے خوش ہو کر کہا ۔

اوکے جی !!!مگر آپ دونوں بڑے چھپے رستم نکلے۔مجھے بھی بھنک تک نہیں لگنے دی ۔اس لیے میں ناراض ہوں۔نور نے مصنوعی خفگی سے کہا۔

تم ناراض ہی رہو تو ٹھیک ہے !!اللہ حافظ ۔ساحل نور کو چڑانے کے لیے کہتا ۔جانے لگا ۔پھر موڑ کر بولا ۔مذاق کر رہا ہوں تھینک یو نور ۔کہتا چلا گیا ۔

اس کے جانے کے بعد نور بھی چلی گی ۔

♡♡♡

اسلام و علیکم ابو !!آج آپ اتنی جلدی آگئے ۔خیریت تو ہے نا۔رمشا جو لاؤنج میں بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی ۔جلیل صاحب کے سلام کرنے پر حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔کیوں کے وہ 8 بجے سے پہلے نہیں آتے تھے ۔

ہاں !!!بیٹا اپنی امی کو کہو ۔پیکنگ کریں اور تم لوگ بھی اپنی پیکنگ کرو ہم گاؤں جا رہے ہیں ۔تمھاری دادی کی طبیعت خراب ہے ۔اور وہ مجھے بہت یاد کر رہیں ہیں۔جلیل صاحب نے پریشان ہوتے نم آنکھوں سے کہا۔

کیا ہوا دادی جان کو ۔کیسے اچانک انکی طبیعت خراب ہوگئی۔رمشا نے ان کے پاس بیٹھتے ہوے پوچھا۔

بیٹا انہیں ہارڈ اٹیک ہوا ہے ۔جلیل صاحب نے بھیگے لہجے کہا۔

ابو آپ پریشان نا ہو۔ورنہ آپ کی طبیعت خراب ہوجائے گی ۔یہ پانی پیئیں ۔انشاءاللہ دادی جان کو کچھ نہیں ہوگا۔میں امی کو بتا کر آتی ہوں۔رمشا ان سے کہتی ۔سائیڈ ٹیبل پر پڑھے جگ سے پانی گلاس میں ڈال کر دیتے ہوئے بولی۔اور اٹھ کر آمینہ بیگم کے روم کی طرف چل دی۔

رمشا کو گاؤں آئے ایک ہفتہ ہوگیا تھا۔سونیا لوگ بھی رمشا لوگو کے ساتھ آئے تھے ۔رمشا ایک ہفتے سے نور سے کنٹیکٹ کرنے کی کوشش کر رہی تھی ۔مگر نیٹ ورک کی وجہ سے کنٹیکٹ نہیں ہو پا رہا تھا۔رمشا بھت پریشان ہوگئی تھی ۔رمشا ہی جانتی تھی کہ وہ یہ وقت کیسے گزار رہی تھی ۔اس کی دادی کی طبیعت اب ٹھیک تھی ۔اس لیے وہ بے صبری سے کراچی واپس جانے کے انتظار میں تھی۔

یہ کس کی کال ہے ۔کون ہے جو صبح سے کال کر رہا ہے ۔کہیں یہاں سب غلط نا سمجھیں مجھے۔آٹینڈ کروں یا نہیں ۔چھوڑو رہنے دیتی ہوں ۔اگر دوبارہ کال آئی تو دیکھا جائے گا۔ رمشا کے فون پر صبح سے انجان نمبر سے کالز آرہی تھی ۔جس سے رمشا تھوڑی پریشان تھی ۔پھر سے کال آتی دیکھ رمشا نے سوچا ۔

کیا ہوا رمشی کیوں پریشان ہو ۔سونیا نے کمرے میں آتے ہوئے پوچھا ۔رمشا اور سونیا ایک ہی کمرے میں رہتی تھیں ۔

یار صبح سے اس نمبر پر کالز آرہی ہیں۔ سمجھ نہیں آرہی ۔آٹینڈ کروں یا نہیں۔رمشا نے ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہوکر بالوں کی چٹتیا کھولتے کہا۔

آٹینڈ کر کے پوچھ لو ۔کون ہے ۔تم کہ رہی تھی نا تمھارے یونی کے پیپرز بھی اسٹارٹ ہونے والے ہیں۔ہوسکتا ہے وہاں سے کال ہو۔سونیا نے بیڈ پر بیٹھ کر کہا۔

اف اللہ !!یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔ رمشا نے پیچھے موڑ کر ماتھے پر ہاتھ مار کر کہا۔

اب دوبارہ کال آئے گی ۔تو آٹینڈ کر کے پوچھ لوں گی ۔کیوں کہ نمبر میں نے ڈیلیٹ کر دیا۔رمشا نے موبائل چیک کرتے کہا۔

اچھا سنو تم سوجانا ۔میں تھوڑی دیر بعد آؤں گی ۔روم لوک مت کرنا ۔سونیا رمشا سے کہتی گلے میں دوپٹہ ڈالتی روم سے باہر چلی گئی ۔

یہ بھی نا راحیل بھائی کی جان نہیں چھوڑے گی۔رمشا نے سونیا کو جاتے دیکھ کر کہا۔اور خود کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہوگئی ۔اور آسمان پر چمکتے ہوئے چاند کو دیکھنے لگی۔

♡♡♡

رمشا کال اٹھاؤ پلیز ۔کہاں ہو تم یار ۔ساحل کب سے رمشا کے نمبر پر کالز کر رہا تھا۔مگر یا تو کبھی نمبر سوئچ آف ہوتا ۔یا پھر وہ کال آٹینڈ نہیں کرتی۔

کیا ہوا ساحل نہیں ہوئی بات رمشا سے۔زوہیب نے ساحل کے روم کی لائیٹ اون دیکھ کر اس کے روم میں آتے ہوے پوچھا۔ ساحل نے اسے رمشا سے محبّت کے بارے میں بتا دیا۔زوہیب اس کے جذبات سے اچھی طرح واقف تھا۔

نہیں یار !!کب سے کوشش کر رہا ہوں۔پتا نہیں وہ ٹھیک بھی ہے یا نہیں ۔آج اس کا پیپر بھی تھا ۔مگر وہ نہیں آئی۔ساحل نے پریشانی سے اپنے بالوں میں انگلیاں پھسلا کر کہا۔

نور سے پوچھا !!زوہیب نے اس کے پاس جاتے ہوئے پوچھا۔

ہاں !!اس کے گھر بھی گیا تھا ۔وہاں پر بھی تالا لگا تھا ۔ساحل نے زوہیب کی طرف بنا دیکھے جواب دیا۔

مجھے نہیں پتا تھا ۔میرا دوست بھی کبھی محبّت کرے گا۔وہ بھی اتنی شدید قسم کی ۔کہ وہ تجھے چند دن نہیں دکھی تو تیری یہ حالت ہوگئی ۔خیر تو فکر نا کر ۔ٹھیک ہوگی وہ ۔زوہیب نے ساحل کے ماتھے پر بکھرے بال ۔پریشانی اور غصے سے سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ کر کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی بخش انداز میں کہا۔

ہمم !!!میں نے بھی نہیں سوچا تھا۔اس پاگل سے محبّت ہوجائے گی ۔اور اتنی شدید ترین ۔لیکن محبّت تو کی نہیں جاتی ہوجاتی ہے ۔اور تو نہیں جانتا میں اس وقت کتنی تکلیف میں ہوں ۔اسے کھونے کا تو تصور بھی نہیں کیا تھا میں نے ۔ساحل نے بے بسی سے کہا۔

اچھا ایک بار اور ٹرائی کر شاید اب کال پک کر لے۔زوہیب نے ساحل سے کہا۔زوہیب سے ساحل کی یہ حالت برداشت نہیں ہورہی تھی ۔مگر سوائے تسلی دینے کے وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

ہمم !!!ساحل پھر سے رمشا کو کال کرنے لگا۔

♡♡♡

ٹرین ٹرین ٹرین !!پھر سے اسی نمبر سے کال ۔رمشا جو کوئی بک پڑھ رہی تھی ۔فون کی بیل بجنے پر فون کو اٹھا کر دیکھتے ہوے بولی۔

ہیلو !!!صبح سے کال کر رہا ہوں۔پک نہیں کر سکتی ۔جانتی بھی ہو ۔کتنا پریشان ہوگیا تھا میں ۔تمھارے اندر واقعہ عقل نام کی چیز نہیں۔یا تم استعمال نہیں کرتی۔رمشا کے فون پک کرنے پر ۔ساحل نے ایک ہی سانس میں غصے سے کہا۔

ہیلو سن بھی رہی ہو یا نہیں !!دوسری طرف سے جواب نا ملنے پر ساحل نے پھر سے غصے میں کہا۔

پروفیسر ساحل آپ ۔رمشا ساحل کی آواز سن کر ایک پل کے لیے کھو سی گئی ۔مگر اگلے پل ساحل کی آواز میں غصہ محسوس کرتی ۔اپنی بڑھتی دھڑکن کو سمبھالتے ہوے حیرانی سے بولی۔

جی میں !!ساحل رمشا کی آواز سنتا تھوڑا نرم لہجے میں بولا۔

کیسی ہو تم !!!کچھ پل کی خاموشی کے بعد ساحل نے بات کا آغاز کیا۔

ٹھیک !!رمشا نے یک لفظی جواب دیا۔

مجھ سے نہیں پوچھو گی میں کیسا ہوں۔ساحل نے بالکونی میں لگے گریل کے ساتھ ٹیک لگا کر پوچھا۔

کیسے ہیں آپ۔ساحل کی بات پر رمشا کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔

ٹھیک نہیں ہوں بلکل بھی ۔تم بتاؤ کہاں ہو ۔پیپر تھا تمہارا تم یونی بھی نہیں آرہی ۔کال بھی پک نہیں کر رہی تھی۔اور گھر بھی تمہارا لاک ہے ۔ساحل نے ایک سانس میں اتنے سوال کر ڈالے ۔اس کے لہجے میں رمشا پریشانی بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔

میں گاؤں میں ہوں اس وقت ۔ دادی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو آنا پڑا ۔آپکی کالز ابھی دیکھی تو پک کر لی۔رمشا نے آخری بات پر کچھ سوچ کر جھوٹ بولا۔

اچھاااا !!!ساحل نے اچھا کو لمبا اور کھینچ کر کہا۔

جیییپی !!رمشا نے بھی اس کے انداز میں کہا۔

تمھاری دادی کی طبیعت کیسی ہے اب ۔ساحل کو سمجھ نہیں آرہی تھی ۔کیسے کہے اس سے اپنے دل کی بات۔

ٹھیک ہیں وہ بھی شکر اللہ کا۔رمشا نے کہا۔

آپ کو میرا نمبر اور گھر کا ایڈرس کہاں سے ملا۔اور آپ کیوں پریشان تھے ۔میرے یونی نا آنے سے ۔آپ کو تو خوش ہونا چاہیے۔رمشا نے پر سوچ انداز میں پوچھا۔

تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی ۔مل سکتی ہو مجھے۔ساحل نے اس کے سوالوں کو نظرانداز کر کے پوچھا ۔

میں نے کچھ پوچھا ہے اس کا جواب دیں ۔رمشا نے پھر سے سوال کیا۔

بتاؤں گا سب ۔لیکن مل کر آمنے سامنے بتاؤں گا۔بولو ملو گی۔ساحل نے پھر سے پوچھا۔

لیکن میں تو ایبٹ آباد میں ہوں۔رمشا نے کہا۔

میں آجاؤں گا ۔تم بتاؤ مل سکتی ہو ۔صرف ایک بار تم سے ملنا چاہتا ہوں۔ساحل نے پھر سے پوچھا ۔

کیوں ملنا چاہتے ہیں آپ۔رمشا نے پھر سے سوال کیا ۔

جو پوچھا ہے اسکا جواب دو رمشا ۔مل کر بتاؤں گا سب کچھ۔ساحل نے اس کے بار بار سوال کرنے پر تھوڑا سرد لہجے میں کہا۔

میں آپکو سوچ کر بتاتی ہوں ۔رمشا نے اس کے غصے سے ڈر کر تھوڑا سوچ کر کہا۔

ٹھیک ہے مگر جلدی جواب دینا میں انتظار کروں گا ۔تمھارے میسج کا ۔ساحل نے مسکرا کر کہا۔

اوکے اللہ حافظ !!ارمشا نے کہا۔

سنو !!ساحل کا دل کیا وہ یوں ہی ساری رات اس کی آواز سنتا رہے ۔

!!جی

کچھ نہیں اللہ حافظ !!ساحل کہتا کال کٹ کر گیا۔

رمشا فون کے کٹ جانے کے بعد کچھ دیر تک کھڑی فون کو دیکھتی رہی ۔اسکا دل ابھی تک تیزی سے دھڑک رہا تھا۔رمشا کے ہونٹوں پر خود بخود مسکراہٹ بکھر گئی ۔

♡♡♡

ساحل بھی رمشا سے بات کر کے اپنے اندر سکون محسوس کر رہا تھا۔۔

تم میرا سکون بن گئی ہو رمشا ۔میں تمھارے علاوہ کسی اور کا تصور بھی نہیں کر سکتا ۔آئی لو یو ۔ایڈ آئی ریلی مس یو رمشا ۔ساحل بیڈ پر لیٹ کر رمشا کی پک دیکھ کر بولا ۔جو اس نے سیلیچ کرتی وقت رمشا کی لی تھی۔

♡♡♡

پروفیسر مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا میں نے آپ سے فون پر بات کی۔رمشا نے ساحل کی واچ دیکھ کر کہا۔اس نے ساحل کی واچ اسے واپس نہیں دی تھی ۔اپنے پاس سمبھال کر رکھی تھی۔

جب جب سوچتی ہوں ۔آپ سے دور ہوجاؤں گی ۔کیوں کے میں محبّت نہیں کر سکتی ۔میری زندگی میں محبّت کی کوئی جگہ نہیں۔اتنا ہی آپ کے کسی نا کسی عمل سے میرے دل میں آپ کے لیے محبّت بڑھتی جارہی ہے ۔اور ایک انجانا سا خوف بھی ہے ۔کہیں میں آپکو کھو نا

دوں۔پروفیسر میں آپ سے دور نہیں رہ سکتی ۔رمشا نے ساحل کی واچ دیکھ کر بیگھے لہجے میں کہا۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی ۔کہ وہ کیا بول رہی ہے۔

کیا ہوا رمشی رو کیوں رہی ہو ۔سونیا نے روم میں داخل ہوتے رمشا کو روتا دیکھ کر پوچھا۔

اور یہ واچ کس کی ہے ۔اس سے پہلے رمشا کچھ بولتی ۔سونیا نے اس کے ہاتھ سے واچ لیتے پوچھا۔

کچھ نہیں ہوا ۔اور یہ واچ مجھے دو واپس ۔رمشا نے آنسوں صاف کر کے سونیا سے واچ لینے کے لیے ہاتھ بڑھا کر کہا۔

نہیں دوں گی ۔پہلے بتاؤ ۔رو کیوں رہی تھی تم۔ اور یہ بوائز والی واچ تمھارے پاس کیا کر رہی ہے ۔سونیا نے واچ والا ہاتھ پیچھے کرتے کہا۔

سونی دو یار میں اس وقت بلکل مذاق کے موڑ میں نہیں۔رمشا سے غصے سے کہا۔

نہیں دوں گی پہلے بتاؤ کیا ہوا ۔ سونیا نے بھی ضدی انداز میں کہا۔

یہ اس وقت میسج کس کا ہے ۔رمشا کا فون وائبریٹ کیا تو ۔سونیا نے اس کا فون اٹھا کر میسج کی نوٹیفیکیشن دیکھ کر پوچھا۔

سونی موبائل دو یار !!!رمشا نے اس کے پیچھے بھاگتے ہوے کہا۔

رمشا بتاؤ نا کب مل سکتی ہو !!!کون ہے یہ؟؟؟ سونیا نے بھاگ کر بیڈ پر چڑھتے ساحل کا میسج پڑھ کر آنکھیں چھوٹی کر کے رمشا کو گھور کر پوچھا۔

دوست کا ہے ۔رمشا نے بیڈ پر بیٹھتے کہا۔وہ سونیا کو پکڑنے میں ناکام ہوگئی تھی ۔اس لیے تھک ہار کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

کیا نام ہے تمھاری دوست کا ۔سونیا نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھا۔اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئی ۔

تمھیں کیوں بتاؤں فون دو مجھے !!!رمشا نے جھنجلا کر کہا۔

ٹھیک ہے نہیں بتاؤ ۔میں اسی سے پوچھ لیتی ہوں ۔جس نے میسج کیا ۔سونیا نے رمشا کے موبائل پر ٹاپنگ کرتے کہا۔

نہیں رکو بتا رہی ہوں پہلے فون دو ۔ رمشا نے اس کی حرکت پر غصہ ضبط کرتے کہا۔

بتاؤ پہلے !!!سونیا نے فون والا ہاتھ کمر کے پیچھے لے جاتے کہا۔

پروفیسر ہیں میرے !!!ملنا چاہتے ہیں مجھ سے ۔رمشا نے ہار مانتے کہا۔

کیوں؟؟ سونیا نے رمشا کا چہرہ غور سے دیکھ کر کہا۔

مجھے نہیں پتا۔رمشا نے نظریں چراتے کہا۔

رمشا تم کچھ چھپا رہی ہو ۔ تم اتنے دن سے پریشان دکھ رہی ہو ۔مجھے لگا تم نانی کی وجہ سے پریشان ہو مگر اب تو وہ ٹھیک ہیں۔کیا پریشانی ہے پلیز بتا دو مجھے ۔میں دوست ہوں تمھاری یار ۔آج تک میں نے تو کوئی بات تم سے نہیں چھپائی ۔سونیا نے رمشا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا۔

سونیا میں یہ سب نہیں چاہتی تھی ۔لیکن پتا نہیں کب کیسے مجھ سے ہوگیا یہ سب۔سونی اگر گھر میں کسی کو پتا چلا تو کیا ہوگا یار سب مجھے غلط کہیں گے۔رمشا روتے ہوے سونیا کے گلے لگ کر بولی۔

کیا بول رہی ہو یار !!کیا کر دیا ایسا تم نے۔اور پہلے رونا بند کرو ۔سونیا نے اسے چپ کرواتے نا سمجھی سے پوچھا۔

مجھے محبّت ہوگئی ہے پروفیسر ساحل سے ۔لیکن سونیا میری بات پر یقین کرو ۔میں نے کبھی بھی نہیں چاہا۔نا ہی اس نیت سے کبھی یونی گئی۔رمشا سونیا کو بتاتے ہوئے مزید رونے لگی ۔

تو اس میں رونے والی کون سی بات ہے ۔رمشی محبّت کی نہیں جاتی پا گل ہوجاتی ہے ۔کوئی کچھ نہیں کہے گا ۔اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں چپ ہو جاؤ اب ۔اور یہ بتاؤ تمھارے پروفیسر کو پتا ہے ۔کہ تم ان سے پیار کرتی ہو۔سونیا نے رمشا کو سمجھاتے ہوئے پوچھا۔

نہیں !!رمشا نے اپنے آنسوں صاف کر کے یک لفظی جواب دیا۔

اچھا یہ پانی پیو !!سونیا نے اسکو پانی کا گلاس تھماتے کہا۔

اچھا تم ملنے جاؤ گی ۔سونیا نے رمشا کو تھوڑا نارمل دیکھ کر پوچھا۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی کیا کروں۔میں یوں سب کو دوکھا نہیں دے سکتی۔امی کو مجھ پر بھت مان ہے ۔میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتی ۔جس سے انھیں تکلیف ہو۔رمشا نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر کہا۔

رمشا یہ کوئی دوکھا نہیں یار۔تم ایک بار مل لو دیکھو نا کتنے میسج کر رہیں ہیں وہ ۔سونیا نے اس کو دیکھ کر کہا۔

لیکن سونی !!!رمشا اس سے پہلے کچھ بولتی ساحل کی کال آتی دیکھ۔سونیا کی طرف دیکھنے لگی۔

پک کرو کال ۔سونیا نے اس کو دیکھ کر کہا۔

نہیں میں بات نہیں کر سکتی ۔رمشا نے کال کاٹ کر کہا۔

رمشا سن تو لو یار کیا بات کرنا چاہتے ہیں وہ ۔جب انھیں پتا ہی نہیں تو تمھیں کس بات کا ڈر ہے۔سونیا نے جھنجلا کر کہا۔

ہمممم !!!رمشا نے پر سوچ انداز میں کہا۔

کیا کبھی ان کے کسی عمل سے تمھیں فیل ہوا ۔کہ ان کے دل میں بھی تمھارے لیے کچھ ہے ۔سونیا نے جانچتی نظروں سے رمشا کو دیکھ کر پوچھا ۔

نہیں !!!رمشا نے یک لفظی جواب دیا ۔

تو پھر مل لو یار ۔اگر تمھیں اکیلے جانے سے ڈر لگ رہا ہے۔تو میں تمھارے ساتھ چلی جاؤں گی ۔تم ان سے مل لینا میں اپنی شاپنگ کر لوں گی ۔سونیا نے کہا۔

ٹھیک ہے ۔ !!!رمشا نے سونیا کی بات پر ہاں کرتے ۔ ساحل کو میسج کیا ۔ اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔

تھینک یو !!!ساحل کا میسج دیکھ کر رمشا مسکرا دی ۔اور اللہ حافظ کرتے فون آف کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر آنے ولے دن کے بارے میں سوچتی نیند کی وادیوں میں چلی گئی ۔

یہ کیا آج تو کافی جلدی نہیں اٹھ گیا ۔کہاں جانے کی تیاری ہے۔زوہیب صبح اٹھ کر کچن میں آیا۔ ساحل کو وہاں چائے بناتا دیکھ ۔اور تیار ہوا دیکھ ۔حیرانگی سے پوچھا۔۔

ہاں وہ میں ایبٹ آباد جارہا ہوں۔پھر وہاں سے پشاور جاؤں گا ۔ اور پتا نہیں کب واپس آؤں گا۔ تو اپنا خیال رکھنا۔ اور کوئی بھی مسئلہ ہو تو کال کر دینا ۔ساحل نے چائے کو 2 مگوں میں ڈالتے کہا۔

ایبٹ آباد کیوں !!زوہیب نے اس سے چائے کا مگ لیتے نا سمجھی سے پوچھا۔

رات کو رمشا سے بات ہوئی تھی ۔اس سے ملنے جارہا ہوں۔باقی بات تجھے واپس آکر بتاؤں گا۔ساحل نے چائے پیتے جواب دیا۔

ہمممم !!ٹھیک ہے ۔زوہیب نے ہاں میں سر ہلا کر کہا۔

♡♡♡

دن بعد -- 2

کیا ہوا تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی ۔سونیا نے رمشا کو یوں بیڈ پر بیٹھے سر گھٹنوں پر رکھے ۔پریشان دیکھ کر پوچھا۔

یار سونی مجھے بھت ڈر لگ رہا ہے ۔امی کو کیا بولیں گے ۔کہ کہاں جا رہیں ہیں ہم۔رمشا نے بیڈ سے اٹھ کر پریشانی سے پوچھا۔

تم اس بات کی فکر نہیں کرو ۔جلدی سے تیار ہوجاؤ ۔میں نیچے جا کر امی اور ممانی جان سے اجازت لیتی ہوں ۔اور تم بھی جو میں بولوں گی ۔بس ہاں میں ہاں ملانا ۔ٹھیک ہے نا۔سونیا نے دوپٹہ سیٹ کرتے کہا۔

ٹھیک ہے ۔میں آتی ہوں۔رمشا اسے جانے کا بولتی ۔خود تیار ہونے چلی گئی ۔

♡♡♡

اچھا امی اب ہم جا رہیں ہیں۔سونیا نے کافی مشکل کے بعد منایا تھا۔آمینہ بیگم اور کلثوم بیگم کو ۔ورنہ وہ ان کے ساتھ راحیل کو بھیج رہیں تھی۔ رمشا کے آتے سونیا نے اٹھتے ہوے کہا۔

رمشا جلدی واپس آجانا ۔ اور خیال سے جانا ۔آمینہ بیگم رمشا کو دیکھ کر فکر مند لہجے میں کہتی کچن کی طرف چلی گئیں ۔

شکر ہے ۔مان گئیں امی اور ممانی ۔ورنہ راحیل کو ساتھ بھیج رہی تھیں وہ لوگ۔میرے لیے اچھا تھا ۔راحیل کے ساتھ وقت گزارنا ۔لیکن مسئلہ تمہارا تھا۔سونیا نے گھر سے باہر جاتے رمشا سے کہا۔

بھت بدتمیز ہو تم سونی۔ہر وقت ان کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑی رہتی ہو۔رمشا نے مین گیٹ سے باہر جاتی سونیا کے بازو پر ہلکی سی چپت لگا کر کہا۔

کیا کروں یار۔اس سے بات کرنے کے لیے ترس گئی ہوں۔اس کے منہ سے اپنا نام سننا خواب رہ گیا۔وہ دیکھتا تک نہیں مجھے۔جب میں یہاں آئی۔سب کو سلام کیا مجھے نہیں۔رمشا وہ ہمیشہ میرا دل دکھاتا۔مگر میری محبّت اس کے لیے بڑھتی جا رہی ہے۔سونیا نے سرد آہ بھرتے کہا۔

سونی تم بھول جاؤ نا انہیں یار۔میں کتنی بار کہہ چکی ہوں تم سے۔انھوں نے اپنے ابو کی فیملی میں شادی سے انکار کیا ہے۔وہ کہتے ہیں انھیں ہم سب نا پسند ہیں۔تو تم کیوں نہیں سمجھتی۔اسی لیے تو انھوں نے افرا سے منگنی کی۔رمشا نے سونیا کو سمجھانے کی ناکام کوشش کی۔

رمشا تمھاری اس بات پر مجھے غصہ آتا ہے ۔تم جانتی ہو نا۔میں جتنا اپنے دل کو تسلی دیتی ہوں ۔تم اتنا مجھے یاد دلاتی ہو ۔کہ راحیل منگنی شدہ ہے۔سونیا نے دھیمی آواز میں دبے دبے غصے سے کہا۔کیوں کے وہ سڑک پر کھڑی تھی ۔رکشہ کے انتظار میں ۔

سونی میرا ارادہ تمھیں تکلیف دینے کا نہیں تھا یار۔ رمشا نے سونیا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نرم لہجے میں کہا۔

بس رمشا ۔ تمہیں میری تکلیف کا اندازہ تب ہی ہوگا ۔جب ساحل تمھارے سامنے کسی اور کا ہوجائے گا ۔ کیوں کہ ہماری فیملی سے باہر تو شادی نہیں ہو سکتی ۔تب میں پوچھوں گیں ۔کیسا درد ہے یہ ۔ اور کتنی تکلیف ہوتی ہے ۔اپنی محبّت کو کسی اور کے ساتھ دیکھ کر۔سونیا کو اندازہ ہی نہیں تھا ۔وہ غصے میں کیا بول گئی ۔

سونیا میں تمھاری دوست ہوں ۔کوئی دشمن نہیں ۔ تمھیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی اس لیے بولتی ہوں بار بار۔راحیل بھائی تمہیں بار بار ٹھکراتے ہیں۔ تمھاری محبّت کو ٹھکراتے ہیں۔ اور مجھ سے یہ سب نہیں دیکھا جاتا۔ اور رہی ساحل کی بات ۔تو انہیں مجھ سے کوئی محبّت نہیں ۔اور

میں اپنی یک طرفہ محبّت میں ان سے انکی خوشیاں نہیں چھینوں گی۔ اور سونی یہ نصیب کی بات ہے ۔کس کو اس کی محبّت ملے گی ۔کس کو نہیں یہ فقط اللہ تعالی جانتے ہیں۔انسانوں کے پیچھے بھاگنے سے بہتر۔ اللہ سے مانگوں اپنا سکون اپنی خوشی ۔اور اپنی اچھی قسمت۔رمشا نے دکھ سے سونیا کو دیکھا۔اور سونیا کی بات پر آنسوں ضبط کرتی سخت لہجے میں بولی۔

رم !!!اس سے پہلے سونیا کچھ بولتی ۔رمشا رکشہ روک کر رکشے والے کو اڈریس بتاتی رکشہ میں بیٹھ گئی ۔سونیا بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئی ۔رمشا سونیا کو نظر انداز کرتی باہر سڑک پر دیکھنے لگی۔

رمشا سوری !!میں غصے میں بھت غلط بول گئی ۔سونیا نے رمشا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

کوئی بات نہیں !!رمشا نے اس کا ہاتھ ہٹا کر کہا۔

رمشا یار اب ناراض تو مت ہو ۔سوری تو بول رہی ہوں نا۔سونیا نے پھر سے اسی انداز میں کہا۔

نہیں ہوں ناراض !!رمشا نے باہر دیکھتے کہا۔

تو میری طرف دیکھ کر مسکرا دو۔ایسی سڑی ہوئی شکل لے کر جاؤ گی ساحل سے ملنے۔میری طرح اسمائل کرو۔سونیا نے رمشا کے مسکرانے کے لیے منہ بنا کر کہا۔رمشا بھی اس کی بات پر مسکرا دی ۔

♡♡♡

اچھا اب تم جاؤ ۔ ۔میں کال کروں گی آجانا ۔مجھے لینے ۔رمشا نے سونیا کو شاپنگ مال کے پاس چھوڑتے ہوئے کہا ۔

اوکے باس !!سونیا بھی مسکرا کر چلی گئی ۔

ہائے اللہ سونی تو چلی گئی ۔اب میں اکیلی کیسے جاؤں گی۔رمشا اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

♡♡

اسلام و علیکم مس رمشا کافی انتظار کروایا آپ نے۔ساحل نے رمشا کو آتا دیکھ کر کھڑے ہوکر کہا۔رمشا بھت خوبصورت لگ رہی تھی ۔آج اس نے عبایا نہیں پہنا تھا وہ بھی سونیا کے لاکھ بار کہنے پر ۔گلابی اور آسمانی کلر کے کومبینشن کی فراک پہنے ۔ایک طرف کندھے پر آسمانی اور گلابی دوپٹہ پھیلائے ۔سر پر گلابی رنگ حجاب کیے وہ بھت خوبصورت لگ رہی تھی ۔ساحل کو اپنی نظر ہٹانا مشکل لگ رہا تھا

وعلیکم اسلام ۔سوری دیر ہوگئی۔رمشا نے نظرے جھکا کر کہا۔

بیٹھو !!کیا کھاؤ گی ۔ساحل نے کرسی کی طرف اشارہ کر کے کہا ۔ ۔ویٹر کو اشارہ کرتے ۔ساحل نے رمشا سے پوچھا۔

کچھ نہیں !!پلیز آپ جلدی بتا دیں آپ نے مجھے کیوں بلایا ۔رمشا نے نفی میں سر ہلاتے پوچھا۔

خیر کیسی ہو ۔ساحل نے اسے نظروں کے خسار میں لیتے پوچھا۔اتنے دنوں بعد جو دیکھ رہا تھا۔

ٹھیک ہوں۔اس کے دیکھنے پر رمشا کی پلکیں لرزنے لگی۔اور دل کی دھڑکن بڑنے لگی۔اس نے نظریں جھکا کر جواب دیا۔

کیسا لگا یہ سب۔مطلب یہ جگہ ۔ساحل نے ارد گرد دیکھتے بات بدلی ۔وہ رمشا کا گھبرانا نوٹ کر چکا تھا۔

بھت خوبصورت!!۔رمشا نے اس کی بات پر ارد گرد دیکھا جو اس نے پہلے نظر انداز کر دیا تھا۔مگر اب جب دیکھا تو رمشا حیران رہ گئی ۔کیوں کے اس جگہ کو بھت خوبصورتی اور مہارت سے ریڈ اور وائٹ گلاب سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔ زمین پر دل والی شیپ کے غبارے پڑے تھے۔ ایک خوبصورت سا آئینہ بھی تھا۔وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔رمشا ساحل اور کچھ دور کھڑے ویٹرس کے علاوہ ۔ رمشا نے پہلے اپنی گھبراہٹ میں ارد گرد نہیں دیکھا تھا۔مگر اب دیکھا تو دیکھتی رہ گئی ۔اسے یہ سب خواب لگ رہا تھا۔

بھت زیادہ خوبصورت!!رمشا نے مسکرا کر کہا۔

اور میں کیسا لگ رہا ہوں !!ساحل نے اس کی چہرے پر فوکس رکھ کر پوچھا۔

بھت اچھے !!جیسے کوئی شہزادہ ہو ۔شہزادے ہی تو ہیں میرے خوابوں کہ۔رمشا نے ایک نظر ساحل کو دیکھا جو بلیک پینٹ شرٹ میں بھت ہینڈسم لگ رہا تھا ۔رمشا نے دل میں سوچا۔

یہ سب کس لیے ۔رمشا نے اسکی بات کو نظر انداز کر کے اسکی نظروں سے کنفیوز ہوتے ۔بات بدل کر پوچھا۔

ہاں !!میں نے تمھیں اسی لیے یہاں بلایا تھا۔رمشا مجھے نا ایک لڑکی سے پیار ہوگیا ہے۔یہ سب اسی کے لیے ہے ۔ساحل نے رمشا کے چہرے کے تاثرات دیکھتے کہا۔

ک ۔کون ہے وہ !!اسکی بات پر رمشا کو لگا ۔کہ کسی نے اس کے دل کو اپنی مٹھی میں دبوچ لیا ہو۔

ہے کوئی !!!ساحل نے جوس کا ایک سپ لیتے کرسی سے ٹیک لگا کر کہا۔

تو آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا۔رمشا نے اس کے نارمل انداز پر نا چاہتے ہوئے بھی سختی سے پوچھا۔کیوں کہ کہیں نا کہیں رمشا بھی یہ سوچ کر آئی تھی ۔کہ وہ بھی رمشا سے محبّت کرتا ہے ۔مگر اب یہ خواب ٹوٹ چکا تھا۔

تم سے ملوانا چاہتا تھا۔ ساحل نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے کہا۔

کیوں !! مجھ سے کیوں ۔میں کیا لگتی ہوں آپکی جو مجھ سے ملوانا تھا۔رمشا نے جھنجلا کر پوچھا ۔

میری تم کچھ نہیں لگتی۔ اسکی دوست ہو ۔مطلب دوست ہے وہ تمھاری ۔ساحل نے ٹیبل پر کہنیاں ٹکاتے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں ملا کر کہا۔۔

تو بھی مجھے کیوں بلایا آپ نے۔رمشا نے پھر سے چڑ کر کہا۔

ڈر ہے کہیں وہ انکار نا کر دے ۔تم کہو گی تو مان جائے گی وہ ۔ساحل نے اس کی طرف اشارہ کر کے اسے مزید طیش دلاتے کہا۔

کون ہے وہ ۔رمشا نے سنجیدگی سے پوچھا۔

چلو میرے ساتھ ۔ ملواتا ہوں تمہیں اس سے۔ساحل رمشا سے کہتا کرسی سے اٹھا۔رمشا بھی اس کے پیچھے چلنے لگی ۔رمشا نے بھت مشکل سے اپنے آنسوں ضبط کیے تھے۔اس دل میں تھوڑی دیر پہلے جو خوشی تھی ۔اب وہ بلکل اداسی میں بدل گئی تھی۔

میٹ مائی لو!!!ساحل نے رمشا کو آئینے کے سامنے لا کر کہا۔

کہاں ہے وہ !!رمشا نے نا سمجھی سے ارد گرد دیکھ کر پوچھا۔

یہاں ہے !!ساحل نے آئینے میں دکھتے اپنے اور رمشا کے عکس کو دیکھ کر رمشا کے عکس کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

مم۔مطلب !!رمشا نے بے یقینی سے پوچھا ۔ لیکن جیسے پیچھے موڑی تو ساحل کو دیکھ کر حیران رہ گئی ۔

رمشا جانے کب تمھاری ان آنکھوں میں کھو گیا میں ۔جانے کب تمھارے لفظوں نے مجھے اپنا دیوانہ بنا لیا۔جانتی ہو ۔جب تم یونی میں نہیں ہوتی تو میں کتنا بے چین رہتا ہوں۔تمھیں نا دیکھوں تو میرا دل بے سکون ہوتا ہے ۔تمہیں کھو دینے کے ڈر سے رات کو نیند نہیں آتی ۔رمشا جانے کب تم میرے جینے کی وجہ بن گئی ہو ۔مجھے تم سے بے پناہ محبّت ہوگئی ہے ۔آئی ریلی لو یو رمشا۔ویل یو مری می ۔ساحل نے گھٹنوں پر بیٹھ کر رمشا کی طرف ایک خوبصورت سی رنگ بڑھا کر پوچھا۔

رمشا کو تو سمجھ نہیں آرہا تھا ۔وہ کیا بولے۔وہ تو ساحل کی باتوں میں کھو گئی تھی ۔اسکی خوشی کی انتہاہ نا تھی ۔آنکھوں میں آنسوں تھے۔اور ہونٹوں پر مسکان ۔

ہمم !!رمشا نے اپنا ہاتھ ساحل کے ہاتھ میں دیتے نم آنکھوں سے دیکھ کر ہلکا سا مسکرا کر کہا۔
ساحل نے رمشا کو رنگ پہنائی ۔

تھینک یو رمشا !!میری زندگی میں آنے کے لیے بھت جلد تم میری ہوجاؤ گی ہمیشہ کے لیے۔ساحل نے رمشا نے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا۔اس کی بات پر رمشا کی پلکیں لرزنے لگی ۔ اور سر شرم سے جھک گیا ۔

ہائے آپ کی یہ ادائیں ۔جن کے ہم دیوانے ہوگئے ۔آپ شرماتی بھی ہیں۔ہمیں تو پتا بھی نہیں تھا ۔ساحل نے شرارت سے کہا۔اسکی بات پر رمشا مسکرا دی ۔

پھر دونوں نے مل کر لنچ کیا۔اور کچھ باتوں کے بعد رمشا سونیا کو فون کر کے آنے کا کہتی ۔ساحل کو بائے کہتی چلی گئی ۔

ساحل بھی اس کے جانے کے بعد کچھ دیر بعد چلا گیا۔

رمشا ساحل کو ہاں تو کر آئی تھی ۔بنا یہ سوچے کی اسکی زندگی میں اس کے اپنے ساحل کو ایکسپٹ کریں گے بھی یا نہیں۔

تو کیا بات ہوئی پروفیسر سے !!!سونیا نے رمشا سے پوچھا۔

یہ بات ہوئی !!رمشا نے اپنے ہاتھ میں پہنی رنگ سونیا کو دیکھا کر کہا۔

واؤ !!!کتنی خوبصورت ہے یہ !!!رمشا تم تو بہت لکی ہو یار۔جس سے تم نے پیار کیا ۔وہ بھی تم سے پیار کرتا ہے ۔سونیا نے اس کے ہاتھ میں رنگ دیکھ کر خوشی سے کہا۔

ہمم !!!سونی مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا ۔وہ بھی مجھ سے محبّت کرتے ہیں ۔مجھے سمجھ نہیں آرہی ۔کیا کروں ۔میری خوشی کا آج کوئی ٹھکانا نہیں ۔رمشا نے خوشی سے کہا۔

اللہ تعالی اسے تمھارے نصیب میں محرم کے روپ میں لکھ دے آمین ۔سونیا نے بھی اسے خوش دیکھ کر دل سے دعا دی ۔

آمین !!ارمشا نے ساحل کو سوچتے کہا۔

♡♡♡

اسلام و علیکم امی جان !!کیسی ہیں آپ ۔ساحل جب گھر میں داخل ہوا ۔تو نصرت بیگم لاؤنج میں صوفے پر بیٹھیں تھیں۔ساحل ان کے پیچھے جا کر کھڑا ہوگیا ۔اور انہیں ہگ کر کے بولا۔

میرے بچے !!تم کب آئے ۔انہوں نے اٹھ کر ساحل کو گلے لگا کر خوشی سے کہا۔

بس ابھی آیا ۔کیسی ہیں آپ ۔ساحل نے بھی ان کے گال پر پیار کر کے کہا۔

میں ٹھیک ہوں بیٹا !!!شکر ہے تمھیں ماں کی یاد تو آئی۔انہوں نے خفگی سے کہا۔

ایسی بات نہیں امی جان !!میں تو آپ کو بہت یاد کرتا ہوں۔ساحل نے ان کی گود میں سر رکھتے کہا۔

زوہیب کیسا ہے ۔انہوں نے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے پوچھا۔

وہ بھی ٹھیک ہے ۔ساحل نے آنکھیں بند کر کے کہا۔ ماں کی گود ہوتی ہی اتنی پرسکون ہے۔

بھائی آپ کب آئے ۔مناہل جو ابھی کالج سے واپس آئی تھی ۔ ساحل کو دیکھ کر چیخ کر خوشی سے بولی اور بھاگ کر ساحل کے گلے لگ گئی ۔ اس کی چیخ پر ساحل بھی اٹھ گیا۔

کافی سال پہلے آیا تھا۔ساحل نے اسے گلے لگاتے کہا۔

اور میرے لیے کیا لائے ۔مناہل نے ہاتھ آگے بڑھا کر پوچھا۔

کچھ نہیں ۔کراچی میں تھا ۔امریکہ میں نہیں ۔ساحل نے صوفے پر بیٹھتے جواب دیا۔

لیکن پھر بھی بندہ دل رکھنے کے لیے کچھ نا کچھ لے ہی آتا ہے ۔مناہل نے منہ بنا کر کہا۔

اسلام و علیکم ساحل ۔کیسے ہو ۔فاحرہ اور جیا نے لاؤنج میں آتے ہوئے ایک ساتھ سلام کیا۔

وعلیکم اسلام !!میں ٹھیک ہوں ۔تم لوگ کیسی ہو ۔ساحل نے دونوں کو ایک ساتھ گلے لگا کر کہا۔

جن بہنوں کا تم جیسا بھائی ہو ۔انہیں کبھی کوئی تکلیف نہیں مل سکتی ۔فاحرہ نے پیار سے کہا۔

ہمم !!اچھا میں فریش ہو کر آتا ہوں۔پھر مل کر کھانا کھاتے ہیں ۔ساحل کہتا اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔

♡♡♡

ساحل اب جب تم آگئے ہو تو۔میں نے اور تمھاری امی نے سوچا ہے ۔کہ فاحرہ اور جیا کی شادی کی ڈیٹ دے دیتے ہیں۔ان کے سسرال والے جلدی شادی کے لیے بضد ہیں۔جابر صاحب نے کھانا کھاتے ساحل کو دیکھ کر پوچھا۔

جی ابو جیسا آپ لوگو کو ٹھیک لگے ۔ساحل نے سنجیدگی سے کہا۔

ہاں پھر ہم ساحل کی شادی کا بھی سوچے !!!کوئی لڑکی دیکھیں اس کے لیے۔نصرت بیگم نے ساحل کی طرف دیکھ کر کہا۔

ہاں امی !!!کتنا مزہ آئے گا ۔ساحل بھائی کی شادی پر میں تو ہر چیز بھابھی سے لے کر شادی کے مینیو تک سب میں چوز کروں گی۔مناہل نے خوش ہوکر کہا ۔

بھائی کو اپنے لیے پیاری سی بیوی چاہیے ۔ اس گھر میں ایک اور پاگل نہیں۔وجی نے مناہل کو تنگ کرتے کہا۔

میں تمھیں پاگل دکھتی ہوں۔مناہل نے منہ بنا کر کہا۔

اس بات میں بھی بھلا کوئی شک کسی سے بھی پوچھ لو۔شکل اور عقل دونوں سے پاگل ہی ہو۔وجی نے اسے چڑاتے ہوے کہا۔

امی دیکھ لیں اس لنگور کو ۔کیا بول رہا ہے مجھے۔مناہل نے نصرت بیگم کو دیکھ کر چڑ کر کہا۔

امی میرے پیدا ہونے سے لے کر آج تک مجھے دیکھتی آئیں ہیں۔بہت پرانا ہوگیا ہے یہ جملہ کچھ نیا بولو۔وجی نے کھانا کھاتے کہا۔

بس کرو تم دونوں !!ساحل کی شادی کی بات کو کہاں سے کہاں لے گئے ۔نصرت بیگم نے دونوں کو ڈپٹا ۔

اور مناہل پہلے بھائی سے تو پوچھ لو کراچی میں کوئی لڑکی تو پسند نہیں کی ہوئی نا۔جیسے وہ شادی والی بات پر مسکرا رہے ہیں ۔دال میں ضرور کچھ کالا ہے ۔وجی نے ساحل کے مسکرانے پر کہا۔

بھائی کیا یہ سہی بول رہا ہے ۔آپ نے ہمیں بتائے بغیر ہماری بھابھی پسند کر لی۔مناہل نے ساحل کو گھور کر پوچھا۔

امی وجی سہی کہہ رہا ہے ۔مجھے ایک لڑکی سے محبّت ہوگئی ہے ۔ اور میں اسی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ساحل نے مناہل کے بجائے نصرت بیگم کو دیکھ کر کہا۔

لیکن ساحل ہم نے تمھارے لیے زوہیب کی بہن کنزا کا رشتہ مانگا تھا ۔اب ان کو کیا جواب دیں گے۔جابر صاحب نے ساحل کو دیکھ کر کہا۔وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھے ۔جو اپنے بچوں پر اپنی خواہش کو ترجیح دیں ۔مگر کنزا انہیں بہت عزیز تھی ۔بلکل مناہل کی طرح اس لیے انہوں نے اسے ساحل کے لیے چنا تھا۔

ابو زوہیب بھائی سب جانتے ہیں ۔ہم ان سے معذرت کر لیں گیں۔نہیں تو وجی بھی تو ہے ۔ اگر ساحل کسی اور کو پسند کرتا ہے ۔تو آپ اس کی خوشی کے لیے مان جائیں۔ اس نے پہلی بار کچھ اپنی خوشی سے مانگا ہے آپ سے۔فاحرہ نے بڑی بہن ہونے کے ناتے ساحل کا ساتھ دینا ضروری سمجھا۔وہ پہلے سے ساحل کی محبّت سے واقف تھی۔

ہاں !!ابو آپی ٹھیک کہ رہی ہے ۔ اگر بھائی کی شادی کنزا سے ہو بھی گئی ۔تو بھائی اسے خوش نہیں رکھ پائیں گے ۔مناہل نے بھی حصہ ڈالا ۔

بچے ٹھیک کہ رہیں ہیں ۔آپ ان سے معذرت کر لے ۔ساحل اگر محبّت کرتا ہے کسی سے ۔تو شادی بھی اسی سے کرنے دیں ۔اور مجھے اپنے بیٹے کی پسند پر پورا بھروسہ ہے۔نصرت بیگم نے بھی ساحل کا ساتھ دیا۔

وجی اور جیا تم لوگوں نے بھی کچھ بولنا ہے ۔جابر صاحب نے سختی سے کہا۔انکی سختی پر ساحل ایک پل کے لیے گھبرا گیا ۔ کیوں کہ رمشا کو چھوڑنے کا تو وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔اور اپنے ابو کی مرضی کے خلاف وہ رمشا کو اس گھر میں لا بھی نہیں سکتا تھا۔

ابو وہ !!وجی نے انکی سختی پر اٹک اٹک کر 2 لفظ ادا کیے ۔مگر جابر صاحب کے غصے سے دیکھنے پر چپ ہوگیا۔

اگر ساحل کو کنزا سے شادی نہیں کرنی ۔وہ ہمارے اس فیصلے پر راضی نہیں تو .....میں اس کی خوشی کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔جیسے میرا بیٹا خوش ویسے ہم خوش ۔جابر صاحب نے پہلے غصے اور پھر کچھ دیر خاموشی کے بعد سب کے اترے چہرے دیکھ کر مسکرا کر نرم لہجے میں کہا۔

تھینک یو ابو !!ساحل نے اٹھ کر ان کے گلے لگتے کہا۔

جیتے رہو میرے بچو !!ہمیشہ خوش رہو ۔میں نہیں چاہتا میرا کوئی بھی بچہ۔ اپنی خواہش کو اپنے دل میں دبائے ۔جابر صاحب نے مسکرا کر کہا۔

لو یو ابو !!ان 5 بہن بھائیوں نے مل کر کہا۔

!!لو یو میرے بچوں

ابو آپ کنزا کے رشتے سے صاف انکار کر دیں ۔کیوں کے مجھے نہیں لگتا وجی بھی کنزا سے شادی کرنے کے لیے راضی ہے ۔مناہل نے وجی کو کھانا کھاتا دیکھ تنگ کرتے کہا۔

ابو جھوٹ بول رہی یہ ۔میں تو راضی ہوں۔اور تم چپ رہو سمجھی۔وجی اس کی بات پر جلدبازی میں اپنے دل کی بات بھی بول گیا۔

ہاہاہاہا !!اسکی بات پر ڈائننگ ٹیبل پر سب کا مشترکہ قہقہ گونجا۔

میرا مطلب ہے ۔آپ کی جو مرضی ۔میں آپ کی خوشی میں خوش ہوں۔وجی نے مصنوعی سنجیدگی اور فرمابرداری سے کہا۔

♡♡♡

آہمم !!!کیا ہورہا ہے یہاں ۔راحیل نے کچن میں کھڑی رمشا اور سونیا کو دیکھ کر کھنکار کر ان کو اپنی طرف متوجہ کرتے پوچھا۔

راحیل بھائی آپ کو کچھ چاہیے تھا کیا۔رمشا نے خوش اخلاقی سے پوچھا۔

نہیں۔تم دونوں کیا کر رہی ہو ۔راحیل نے فریزر سے پانی کی بوتل نکالتے پوچھا۔

چائے بنا رہیں ہیں ہم۔رمشا نے ابلتی چائے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

رمشا میرے لیے چائے تم بنانا۔تمھارے ہاتھ کی چائے مجھے بہت اچھی لگتی ہے ۔تم چائے اتنی اچھی جو بناتی ہو۔راحیل نے سونیا کو جان بوجھ کر نظر انداز کر کے رمشا کو کہا۔کیوں کہ چائے سونیا بنا رہی تھی ۔

ہمم !!رمشا نے سونیا کے غصے سے بھرا چہرہ دیکھ کر دھیمی آواز میں کہا۔

تم ہی چائے بناؤ سب کے لیے !!!سونیا راحیل کے جانے کے بعد غصے میں رمشا سے کہتی پاؤں پٹختی اپنے کمرے میں چلی گئی ۔اور رمشا اسے آواز دیتی رہ گئی ۔

♡♡♡

رمشا رمشا رمشا !!!بس ہر کسی کو وہ اچھی لگتی ہے ۔میں کتنا ہی سب کا خیال رکھ لوں ۔میں تو بری ہی ہوں۔اور راحیل کیسے رمشا کی تعریفیں کرتا ہے ۔رمشا نے مجھ سے راحیل بھی چھین لیا ۔میں راحیل کے بولنے کے پہلے اس کا ہر کام کرتی ہوں۔مگر اسے میرا کام پسند ہی نہیں آتا۔کیا کمی ہے مجھ میں ۔میں راحیل کو کسی کا نہیں ہونے دوں گی۔سونیا روتے ہوئے ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر غصے سے بولی ۔اور آئینے کو واس اٹھا کر مارا ۔جس سے شیشہ چکنا چور ہوگیا۔

سونیا یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے ۔تم نے اپنی ۔اور یہ کمرے کا کیا حال کیا ہے ۔رمشا جو سونیا کے لیے چائے لائی تھی ۔کمرے میں چیزیں ادھر ادھر بکھری دیکھ کر حیران رہ گئی ۔سونیا جو بیڈ کے پاس بیٹھی گھٹنوں پر سر رکھے رو رہی تھی ۔رمشا نے اس کے پاس بیٹھ کر پوچھا۔

سونی میں تم سے پوچھ رہی ہوں ۔کیا ہوا رو کیوں رہی ہو۔رمشا نے سونیا کے جواب نا دینے پر فکر مندی سے اس کے بازو پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

جاؤ یہاں سے میں اس وقت کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی ۔اور میں سمیٹ لوں گی سب ۔تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔سونیا نے تلخ لہجے میں کہا۔

مگر ہوا کیا ہے۔کیوں رو رہی ہو ۔مجھے بتاؤ نا یار ۔مجھے تمھاری فکر ہو رہی ہے۔رمشا نے پھر سے پوچھا۔

رمشا پلیز یہ معصومیت کا ڈرامہ میرے سامنے مت کیا کرو ۔تم تو ایسے پوچھ رہی ہو جیسے تمہیں کچھ نہیں پتا ۔سونیا نے آنکھوں میں نفرت لیے رمشا کو دیکھ کر کہا۔

کیا مطلب !!!رمشا نے اسکی آنکھوں میں دکھنے والی نفرت کو نظر انداز کر کے نا سمجھی سے پوچھا۔

مطلب یہ کہ تم اور راحیل ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش رہتے ہو ۔اور راحیل تمھاری اس کٹے کی خوبصورتی پر فدا ہے ۔اور تم بھی یہی چاہتی ہو ۔تب ہی تو اس کا ہر کام کرتی ہو خوشی 2 سے ۔اس کے سامنے نمبر بنانے کے لیے۔تم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو۔اور

چٹاخ !!!بس بہت ہوگیا ۔ تم نا تو ہمدردی کے قابل ہو ۔نا دوستی کے ۔شرم نہیں آتی تمہیں ۔بھائی سمجھتی ہوں میں اسے ۔سونیا غصے میں رمشا کو نفرت سے دیکھ کر بولی جارہی تھی ۔رمشا کا ضبط جواب دے گیا۔اس نے سونیا کو تھپڑ مار کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

واہ رمشا واہ !!!خود کرو تو جائز اور ہم کریں تو گناہ ۔مجھے تو بڑا سمجھاتی تھی ۔کہ کسی کے دل کے ساتھ نا کھیلو ۔ تم کیا کر رہی ہو ساحل کے ساتھ کھیل رہی ہو ۔تم تو مجھ سے بھی زیادہ گر گئی ۔سونیا نے کھڑے ہو کر کرخت بھرے لہجے میں کہا۔

سونیا مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی ۔کہ تم ایسا سوچو گی میرے بارے میں ۔تم بات کو کہاں سے کہاں لے گئی ۔ راحیل بھائی ہیں میرے ۔سچے دل سے انھیں بھائی مانتی ہوں۔رمشا نے سونیا کو دیکھ کر کہا۔

چھوٹی سی بات نہیں ہے میرے لیے یہ ۔وہ تمھارے کپڑوں سے لے کر کھانے تک ہر چیز کی تعریف کرتا ہے ۔اس نے چائے مانگی اور تم نے بنا کر دے دی بنا کسی بحث کے ۔تم انکار بھی تو کر سکتی تھی۔مگر نہیں تم کیوں کرتی ایسا ۔ تم اسے اچھی لگتی ہو ۔اور تمہیں وہ ۔تم اس لیے ہی تو مجھے اسے بھولنے کا کہتی ہو ۔اس سے دور ہونے کا کہتی ہو۔افرا کے بہانے بنا کر۔ اصل بات تو یہ ہے کہ تم خود۔ سونیا نے بنا دوستی کا لحاظ کیے رمشا کی طرف نفرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

بس سونیا !!کب سے بولے جارہی ہو ۔پاگل ہوگئی ہو تم۔سب کچھ جانتے ہوئے بھی تم ۔بہت گھٹیا سوچ ہے تمھاری ۔اور وہ ہی چائے راحیل بھائی کو دی میں نے جو تم نے بنائی۔ انہیں وہاں سے بھیجنے کے لیے میں نے جلدی سے کہا بنا دوں گی چائے۔کیوں کہ انکی باتیں تمہارا دل دکھا رہی تھیں۔رمشا کہتے ہوئے اپنے آنسوں صاف کرتی چلی گئی ۔

♡♡♡

کہاں تھی تم کب سے فون کر رہا ہوں۔ ساحل نے رمشا کے فون آٹینڈ کرنے پر پوچھا۔

سوری تھوڑی بزی تھی ۔کیسے ہیں آپ ۔رمشا نے بمشکل اپنے آپ کو سمبھالتے نارمل انداز میں پوچھا ۔اس کے آنسوں تھم ہی نہیں رہے تھے۔کیوں کہ وہ اس وقت بہت تکلیف میں تھی ۔سونیا کی باتوں نے اس کے دل کو بھت تکلیف پنچائی تھی۔ یہ تکلیف سب سے بڑی تکلیف ہے ۔جب دوست دشمن بن جائے ۔

میں ٹھیک ہوں۔ تم رو رہی ہو کیا ۔کیا ہوا بتاؤ مجھے۔ساحل نے فکرمندی سے پوچھا ۔

نہیں کچھ نہیں ہوا !!!رمشا نے ساحل کی فکر مندی پر ہلکا سا مسکرا کر کہا۔

پروفیسر ایک بات کہوں اگر آپ برا نا مانے تو ۔کچھ دیر خاموشی کے بعد رمشا نے اپنے لب کاٹتے پوچھا۔

کہو !!ایک نہیں سو باتیں کہو ۔تمھاری بات کا کیوں برا منانے لگا میں لیکن پروفیسر تو مت بولو اب ۔ساحل نے مسکرا کر جواب دیا۔

وہ آپ کال مت کیا کریں ۔یوں فون پر بات کرنا اچھا نہیں لگتا ۔پلیز برا مت مانیے گا۔مگر میں چاہتی ہوں ۔جو بھی باتیں ہوں ۔ایک پاک رشتے میں بندھنے کے بعد ہو ۔رمشا نے دھیمی آواز میں کہا ۔کہیں وہ برا نا منا جائے ۔

ساحل آپ سن رہے ہیں نا۔پلیز ناراض مت ہوں ۔ایم سوری۔دوسری طرف خاموشی محسوس کرتی رمشا بھیگے لہجے میں فکرمندی سے بولی۔

ایسے پکارو گی ۔تو کون بنا بات کیے رہ پائے گا۔اچھا مکمل بات کرنا تو نہیں چھوڑ سکتا کبھی کبھی کروں گا ۔بٹ تم اپنا بہت خیال رکھنا ۔اور یہ بات بات پر بچوں کی طرح رونا چھوڑ دو ۔میں اب

رومال نہیں دوں گا پہلے بھی واپس نہیں کیا تم نے ۔میری واچ اور رومال۔ساحل نے مسکرا کر کہا۔

آپکو کیسے پتا آپکی واچ میرے پاس ہے۔رمشا نے حیرانگی سے پوچھا۔

بس پتا ہے مجھے۔ چلو اب بائے ۔اپنا بہت خیال رکھنا بہت جلد ملاقات ہوگی ۔ساحل نے کہا۔

جی ٹھیک ہے ۔رمشا نے بھی مسکرا کر کہا۔

سنو !!!جی بولے ۔ساحل کی بات پوری نہیں ہوئی رمشا نے جلدی سے جواب دیا۔

آئی لو یو۔ساحل نے گھمبیر لہجے میں کہا۔

ہمم !!بائے ۔رمشا کے دل نے ایک بیٹ مس کی ۔ جلدی سے بائے کہتی بنا ساحل کی بات سنے کال کاٹ دی۔

♡♡♡

جلیل اور آمینہ ہمیں تم دونوں سے ضروری بات کرنی ہے ۔اس وقت سب بڑے فاطمہ بیگم کے کمرے میں بیٹھے تھے ۔جب ساجد صاحب نے نورین بیگم کے اشارے پر جلیل صاحب کو مخاطب کیا۔

جی بھائی کہیئے !!کیا بات ہے۔جلیل صاحب نے احترام سے کہا۔

ہم تم سے تمھاری قیمتی چیز مانگنا چاہتے ہیں۔ساجد صاحب نے کہا۔

جی بھائی آپ حکم کیجئے میری تو جان بھی حاضر ہے آپ کے لیے۔جلیل صاحب نے محبّت سے کہا۔

جلیل ہم اپنے حارب کے لیے تمھاری رمشا کا رشتہ مانگنا چاہتے ہیں۔میری اور تمھاری بھابھی کی خواہش ہے ۔رمشا ہماری بہو بنے ۔حارب کو بھی رمشا پسند ہے ۔اگر تمھیں کوئی اعتراض نا ہو تو۔ساجد صاحب نے کہا۔

بھائی مجھے اور آمینہ کو تو کوئی اعتراض نہیں مگر ہمیں رمشا سے پوچھنا پڑے گا۔ جلیل صاحب نے آمینہ بیگم کو دیکھ کر سوچتے ہوئے کہا۔

رمشا سے ہم خود بات کر لیں گے ۔ہمیں یقین ہے اسے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ساجد صاحب نے اطمینان سے کہا۔

لیکن بھائی !!!ٹھیک ہے بھائی صاحب آپ خود بات کر لیں ۔جلیل صاحب کچھ کہتے آمینہ بیگم جلدی سے بولی۔

یا اللہ میں آپکی گناہگار بندی ہوں ۔ مجھ سے جانے انجانے میں جو بھی خطائیں ہوئی ہیں ۔مجھے معاف کر دیں ۔یااللہ ساحل کو میرا محرم بنا دیں میرے مالک۔اگر وہ میرے لیے بہتر نہیں ۔تو آپ اپنے کرم سے اسے میرے لیے بہتر بنا دے۔اور اگر وہ میرا نصیب نہیں تو اسے میرے دل سے اور زندگی سے دور کر دیں ۔میں بہت بے سکونی ہوں ۔مجھے میرا سکون لوٹا دیں ۔بیشک آپ ماؤں سے زیادہ محبّت کرنے والے ہیں۔آپ تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔دلوں کے 70 حال آپ سب سے بہتر جانتے ہیں۔آپ غفورالرحیم ہیں ۔ مجھ بھی رحم و کرم فرما دیں ۔اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے میری دعا قبول فرما دیں ۔آمین۔رمشا روتے ہوئے عصر کی نماز کے بعد دعا کر رہی تھی ۔سونیا کی باتوں نے اسے بہت دکھ دیا تھا۔ دروازے پر نوک ہوا ۔رمشا نے دعا ختم کی اور جاہ نماز اٹھا کر صوفے پر رکھی ۔

بڑے ابو ۔بڑی امی آپ لوگ !!آئیں اندر کوئی کام تھا ۔تو مجھے بلا لیتے آپ ۔رمشا نے دروازہ کھول کر ساجد صاحب اور نورین بیگم کو دیکھ کر حیرانگی سے کہا۔ان کے اندر آنے کے بعد رمشا نے احترام سے پوچھا۔

نہیں بیٹا کوئی کام نہیں تھا ۔ادھر آؤ ہمارے پاس ہمیں تم سے ضروری بات کرنی ہے ۔نورین بیگم نے محبّت سے رمشا کو اپنے پاس صوفے پر بیٹھاتے کہا۔

جی کہیئے ۔رمشا نے نا سمجھی سے ان دونوں کو دیکھا۔

بیٹا ہم نے اور تمھارے ماں باپ نے تمھاری حارب کے ساتھ شادی کا فیصلا کیا ہے ۔حارب تمہیں پسند کرتا ہے ۔اور وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا۔ تمہیں ہمارے فیصلے پر کوئی اعتراض تو نہیں۔ساجد صاحب نے شفقت سے رمشا سے پوچھا۔

اور رمشا پر تو جیسے پہاڑ ٹوٹ گیا۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کیا جواب دے ۔رمشا کو لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے ۔اگر ایسی بات ہوتی تو اس کے ماں باپ پوچھتے ۔اس سے بات تو کرتے ۔مگر اسے پتا تھا ۔ساجد صاحب کے فیصلے کے آگے کوئی کچھ نہیں بول سکتا ۔لیکن یہ تو اس کی زندگی کا سب سے بڑا فیصلا تھا ۔اس فیصلے سے اسکی زندگی جوڑی ہوئی تھی۔

رمشا کیا ہوا بیٹا !!جواب دو ۔نورین بیگم نے رمشا کو ہلا کر پوچھا۔

بڑے ابو۔ وہ۔ م۔ میں !!رمشا نے اٹک اٹک کر کہا ۔اس کی زبان اس کا ساتھ ہی نہیں دے رہی تھی۔

کیا ہوا بیٹا بولو !!!ڈرو نہیں یہ تمھاری زندگی کا فیصلا ہے ۔نورین بیگم نے رمشا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

مگر بیٹا فیصلا کرنے سے پہلے یہ ضرور سوچنا ۔تمھارے بڑے ابو بڑے مان سے تمھارے پاس آئے تھے ۔ساجد صاحب نے کہا۔

میں نے اس بارے میں نہیں سوچا بڑے ابو ۔میں ابھی پڑھنا چاہتی ہوں۔رمشا نے سر جھکا کر کہا۔

بس اتنی سی بات ہے بیٹا۔تو تم۔شادی کے بعد پڑھ لینا ۔تم کون سا دوسرے گھر جاؤ گی ۔اسی گھر میں رہو گی ۔اور ابھی کون سا شادی ہورہی ہے ۔ابھی صرف منگنی ہوگی ۔اور پھر نکاح ہوگا ۔رخصتی تمھاری پڑھائی ختم ہوگی تب کر لیں گے ۔

شکریہ بیٹا !!خوش رہو ۔ جیتی رہو۔ساجد صاحب نے خوشی سے کہا۔رمشا کی بات پوری ہونے سے پہلے ۔

لیکن بڑے ابو۔ !!!رمشا بولنے والی تھی ۔مگر وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کمرے سے چلے گئے ۔نورین بیگم بھی ان کے پیچھے چلی گئیں ۔

یہ نہیں ہو سکتا ۔میں حارب سے شادی نہیں کروں گی ۔اور ابو نے مجھ سے اس بارے میں بات تک نہیں ۔اور بنا پوچھے اتنا بڑا فیصلا کر لیا میری زندگی کا ۔بنا میری مرضی جانے۔رمشا نے بمشکل اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی دبائی ۔

مجھے ابو سے بات کرنی ہوگی ۔اس سے پہلے بڑے ابو جا کر ہاں کر دیں ۔رمشا نے سوچتے ہوئے اپنے آنسوں صاف کیے اور کمرے سے چلی گئی ۔

♡♡♡

ابو وہ مجھے آپ سے !!!آؤ میری بچی آج تم نے مجھے خوش کر دیا۔اس رشتے پر ہاں کر کے ۔تم نے مجھے شرمندہ نہیں ہونے دیا بھائی اور بھابھی کے سامنے۔رمشا جلیل صاحب کے کمرے میں گئی ۔مگر اس سے پہلے وہ کوئی بات کرتی جلیل صاحب نے اسے اپنے سینے سے لگا کر نم آنکھوں سے خوش ہو کر کہا۔

ہاں رمشا بیٹا !!!تم نے تو میری خواہش پوری کر دی ۔مجھے بھی حارب بہت پسند تھا تمہارے لیے۔آمینہ بیگم نے اسے کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیر کر کہا۔

مامو جان آپ کو بڑے مامو بلا رہے ہیں !!آسما نے کمرے میں آتے جلیل صاحب سے کہا۔

کیوں !!جلیل صاحب کے بجائے رمشا نے ان سے الگ ہوکر آسما کو دیکھ کر کسی انجانے ڈر کے تہت پوچھا۔

ظاہر ہے اب تم نے ہاں کی ہے ۔تو منگنی کی تیاری بھی تو کرنی ہوگی نا ۔آسما نے رمشا کو مسکرا کر جواب دیا ۔وہ رمشا کو تنگ کرنے کے لیے بول رہی تھی ۔مگر رمشا کو لگا وہ اگلی سانس نہیں لے پائے گی۔

امی مجھے آپ سے بات کرنی ہے ۔آسما اور جلیل صاحب کے جانے کے بعد رمشا نے آمینہ بیگم سے کہا۔

بولو !!آمینہ بیگم بنا اس طرف دیکھے بولیں۔

امی مجھے حارب سے شادی نہیں کرنی ۔رمشا نے سر جھکا کر کہا۔

یہ کیا کہہ رہی ہو۔کیوں نہیں کرنی شادی اس سے ۔اچھا بھلا لڑکا ہے وہ ۔آمینہ بیگم نے اسکی بات پر سختی سے پوچھا۔

اور تم مجھے کیا بول رہی ہو ۔اپنے بڑے ابو کے سامنے انکار کرتی نا ۔وہاں تو تم نے ہاں کر دی ۔اور اب اگر میں نے وہاں جا کر کچھ بولا ۔تو کہیں گے ۔میں نہیں چاہتی کہ 2 بھائیو میں رشتہ مضبوط ہو۔آمینہ بیگم نے کہا۔

امی میں نے کوئی ہاں نہیں کی ۔بڑے ابو میری پوری بات سن کر ہی نہیں آئے ۔اور آپ میری ماں ہیں امی ۔آپ نہیں بولے گیں۔میرے لیے تو کون بولے گا۔اور کیا ان کا رشتہ اس بات سے مضبوط نہیں کہ وہ سگے بھائی ہیں۔رمشا نے بھی سخت لہجے میں کہا۔

کیا برائی ہے حارب میں ۔آمینہ بیگم نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے پوچھا۔

نہیں پسند وہ مجھے ۔اور میں نے ابھی اس بارے میں سوچا بھی نہیں ۔میں پڑھنا چاہتی ہوں۔رمشا نے بیڈ پر بیٹھ کر سخت جھنجلاہٹ سے کہا۔

کیوں تمھارے لیے کوئی شہزادہ آئے گا۔اور پڑھ لینا شادی کے بعد ۔جتنا پڑھ لیا وہ بھی کافی ہے۔سوچنے کے لیے بھی بہت وقت ہے ۔آئی سمجھ بات ۔آمینہ بیگم نے اس کے پاس بیٹھتے کہا۔

امی آپ تو یہاں آنے کے بعد بلکل بدل گئیں ۔میں ابو سے بات کروں گی ۔کہ میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی ۔رمشا نے بیڈ سے اٹھتے غصے سے کہا۔

پاگل مت بنو ۔تمھارے ابو تمھاری خوشی کی لیے اتنا کچھ کرتے ہیں۔تمھاری ہر خواہش پوری کرتے ہیں۔آج انہیں خوش دیکھ کر تمہیں نہیں لگا کہ۔وہ اس رشتے پر کتنا خوش ہیں ۔اب جا کر انکی خوشی ان سے چھینوں گی ۔ہمیں ساجد بھائی اور نورین بھابھی کے سامنے شرمندہ کرواؤ گی ۔یہی سیکھایا ہے تمھاری پڑھائی نے تمہیں ۔آمینہ بیگم نے بھی غصے سے کہا۔انکی بات پر رمشا ایک پل کے لیے رکی ۔پھر بنا پیچھے دیکھے ۔اور بنا جواب دیئے ۔اپنے آنسوؤں کو اندر دھکیلتی کمرے سے چلی گئی ۔

♡♡♡

ساحل فون اٹھائیں پلیز۔رمشا اپنے کمرے میں آتے ساحل کو کال کر رہی تھی ۔ بیل جارہی تھی ۔مگر وہ کال آٹینڈ نہیں کر رہا تھا۔

افف اللہ اب میں کیا کروں ۔رمشا نے ساحل کی کال نا اٹھانے پر موبائل کو غصے سے پھینک دیا ۔جس سے وہ ٹوٹ گیا ۔رمشا نے ٹوٹے ہوئے موبائل کو دیکھ کر دکھ سے کہا۔

اب ساحل سے کیسے بات کروں گی ۔یہ بھی ٹوٹ گیا ۔اس کے ٹھیک ہونے میں بھی ایک ہفتہ تو لگے گا ۔اور تب تک منگنی ہوجائے گی۔رمشا نے پریشانی سے کہا۔

میں کیا کروں اللہ جی ۔میں ساحل کو نہیں بھول سکتی ۔میری محبّت ان کے لیے بڑھتی جارہی ہے۔ میرے لیے ان کے علاوہ کسی اور کو سوچنا بھی سوہان روح ہے۔رمشا نے اپنے بالوں میں ہاتھ ڈال کر پریشانی سے کہا۔

♡♡♡

رمشا کی اتنی کالز ۔ساحل نے اپنے روم میں آتے ۔چارج پر لگے موبائل پر رمشا کی کال کی نوٹیفکیشن دیکھ کر کہا۔

رمشا کا نمبر اب بند کیوں ہے ۔ساحل نے رمشا کو کال کی مگر نمبر بند تھا۔

کیا ہوا بھائی !!آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔مناہل نے روم میں آتے ہوئے پوچھا۔آج فاحرہ اور جیا کی مہندی تھی۔دونوں ایک ہی گھر میں شادی کر کے جا رہی تھی ۔

کچھ نہیں !!جاؤ تم نیچے میں بھی آرہا ہوں۔ ساحل نے پریشانی سے کہا۔

کیا ہوا آپ پریشان دکھ رہے ہیں ۔سب ٹھیک ہیں نا۔آپ مجھے بتائیں نا کیا ہوا۔مناہل نے ساحل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

رمشا کی اتنی کالز آئی تھیں ۔اب کر رہا ہوں کال ۔لیکن اس کا نمبر بند ہے۔اس نے آج سے پہلے خود کال نہیں کی ۔کہیں کوئی مسئلہ نا بن گیا ہو اس کے لیے۔ساحل نے کہا۔

بھائی آپ فکر نہیں کریں ۔ سب ٹھیک ہوگا ۔اور ویسے بھی ابو امی نے کہا ہے نا ۔کہ ہم جائیں گے ۔ ان کے گھر رشتہ لے کر فاحرہ اور جیا آپی کی شادی کے بعد ۔مناہل نے اپنی طرف سے اسکی پریشانی دور کرنے کی کوشش کی مگر ساحل کا دل پھر بھی پریشان تھا۔اس کے دل کو رمشا کو کھونے کا خوف محسوس ہورہا تھا۔

اچھا بھائی چلے نیچے۔رات تک شاید وہ خود کال کر لیں ۔ویسے اس لڑکی میں ایسا کیا ہے ۔جس نے میرے بھائی کو اپنے پیچھے پاگل بنا دیا ۔اور خود پرواہ بھی نہیں کرتی ۔مناہل نے ساحل کے جواب نا دینے پر پھر سے پر سوچ انداز میں کہا۔

چلو نیچے !!!ساحل نے اسکی بات پر ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا۔
♡♡♡

رمشا بڑے مامو بلا رہے ہیں ۔آکر کھانا کھا لو ۔انہیں لگتا ہے ۔ تمھیں شرم آرہی ہے ۔اس لیے تم نہیں جا رہی ۔مگر کون جانے شرم نام کی تو چیز تم جیسی لڑکیوں میں پائی ہی نہیں جاتی ۔سونیا

نے کمرے میں آکر تلخی سے رمشا کو کہا۔جو بکھرے بالوں کے ساتھ بنا دوپٹے کے گھٹنوں پے سر رکھے بیٹھی تھی۔سونیا کی بات پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا ۔ اس کی باتوں نے اس کے دکھ میں اضافہ کر دیا تھا۔

سونیا جاؤ یہاں سے مجھے تم سے کوئی بحث نہیں کرنی ۔رمشا نے دوبارہ سر گھٹنوں پر رکھ کر کہا۔

مجھے بھی کوئی شوق نہیں تم سے بات کرنے کا۔مگر سچ کڑوا لگا نا۔تم جیسی لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی۔جب گھر میں راحیل اور حارب تھے ۔تو ساحل کے ساتھ کیوں کھیلا ۔شرم نہیں آئی یہ سب کرتے ہوئے ۔اور اب رو کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو ۔ساحل سے سچی محبت کرتی تھی ۔کیا لگتا ہے بیوقوف ہوں میں مجھے سمجھ نہیں آتی ۔اگر تم ساحل سے پیار کرتی تو کبھی بڑے ماموں کے سامنے اس رشتے پر ہاں نا کرتی ۔اب نخرے کرنے کی ضرورت نہیں آجاؤ نیچے ۔یہ ڈرامے کسی اور کے سامنے کرنا ۔ ساحل یا پھر راحیل کے سامنے ۔میں نا تو تمھاری باتوں پے یقین رکھتی ہوں۔ نا ان جھوٹے آنسوؤں پر۔سونیا کرخت بھرے لہجے میں کہتی کمرے سے چلی گئی ۔

کیا میں واقع بہت بری ہوں۔میں نے ساحل کے ساتھ کوئی کھیل نہیں کھیلا میرا اللہ جانتا ہے ۔میں نے ان سے سچی محبّت کی ۔سونی مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی ۔آج مجھے تمھاری سب سے زیادہ ضرورت تھی۔اور تمھاری باتوں نے مجھے بتا دیا۔تمہیں میری ضرورت کبھی نہیں ہوگی ۔رمشا نے روتے ہوئے سوچا۔

اسلام و علیکم ساحل خانزداہ بات کر رہے ہیں کیا آپ؟؟ سونیا نے ساحل کو کال کر کے پوچھا ۔

جی آپ کون۔ساحل نے پوچھا۔

میں رمشا کی کزن بات کر رہی ہوں۔ مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے بہت خاص بات ہے ۔ آپ کے لیے۔سونیا نے بظاہر سنجیدگی سے کہا۔

میں آپکو جانتا ہی نہیں تو آپ کی بات کیوں سنو ۔میں کیسے یقین کر لوں آپ رمشا کی کزن ہیں ۔ساحل نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا۔

میں آپ کو پکس بھیج رہی ہوں آپ دیکھ لیں ۔ہوجائے گا یقین ۔سونیا نے کہا ۔اور کچھ پکس جس میں وہ اور رمشا تھیں۔وہ ساحل کو سینڈ کی۔

یقین ہوگیا ۔یا ویڈیو کال کرنی ہے ۔سونیا نے ساحل کو پھر سے کال کر کے پوچھا۔

رمشا کہاں ہے ۔اور آپ مجھے کیسے جانتی ہیں۔ساحل نے جھنجلا کر پوچھا۔

رمشا ٹھیک ہے ۔اور بہت خوش بھی ۔رمشا نے ہی بتایا آپ کے بارے میں ۔اور میں سب جانتی ہوں ۔آپکی اور اسکی جھوٹی محبّت کے بارے میں ۔سونیا نے شاطرانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

کیا مطلب ہے آپکا۔ساحل نے نا سمجھی سے پوچھا۔

مل کر ہی بتاؤں گی ۔آپ بتائیں مل سکتے ہیں آپ۔سونیا نے پوچھا۔

ہمم !!میں ایڈریس سنڈ کر دوں گا آپکو ۔ساحل نے کہتے ہی کال کاٹ دی۔

اب دیکھنا رمشا میں بھی تم سے تمھاری محبّت چھین لوں گی۔جیسے تم نے راحیل کو مجھ سے چھینا ۔سونیا نے کال کے کٹ جانے کے بعد نفرت سے سوچا۔

♡♡♡

کتنی عجیب ہے یہ میری زندگی۔ڈاکٹر بننے کا خواب تھا ۔اور دادی کی طبیعت کی وجہ سے وہ بھی بیچ رستے رہ گیا ۔اب تک تو

exams

بھی ختم ہوگئے ہوں گے ۔اور نیو کلاسز بھی اسٹارٹ ہوگئی ہوں گی ۔اور اب میری زندگی کا سب سے بڑا فیصلا بنا میری مرضی کہ ایک انچاہے بندھن میں باندھ رہیں ہیں سب۔ ساحل کا بھی کچھ پتا نہیں۔ اور اب تو میرے پاس موبائل بھی نہیں ۔رمشا لان میں بیٹھی اپنی سوچو میں گم

تھی ۔اسے پتا ہی نہیں چلا کب آنسوؤں سے اس کا چہرہ بھیگ گیا ۔جب سے اس کا رشتہ تہہ ہوا تھا حارب سے ۔تب سے جب بھی موقع ملتا وہ رونے کے بہانے ڈھونڈتی ۔ابھی بھی وہ اکیلی بیٹھی رونے کا شغل منا رہی تھی ۔ جب وہاں راحیل آیا۔

کیا ہوا رمشا یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہو۔راحیل نے اس کے پاس والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

کچھ نہیں راحیل بھائی میں بس ایسے یہاں بیٹھی ہوں۔رمشا نے راحیل کی بات پر سٹپٹا کر کہا۔اور اپنے سر پر دوپٹہ ٹھیک کیا ۔

کیا ہوا رو کیوں رہی تھی۔راحیل نے اس کے چہرے کو اپنے نظروں کے خسار میں رکھ کر پوچھا۔

نہیں میں رو نہیں رہی !!!رمشا میں جانتا ہوں اس گھر میں جو کچھ چل رہا ہے ۔ اور جب سے تمہارا اور حارب کا رشتہ تہہ ہوا ہے ۔تمہیں میں نے پریشان ہی پایا ہے ۔کیا ہوا رمشا تم مجھے بتا سکتی ہو ۔میں تمہارا بھائی ہوں۔اگر احسن یہاں ہوتا وہ بھی ایسے پوچھتا ۔تو کیا تم انکار کر دیتی

اسے بھی نا بتاتی ۔اور پریشانی شئیر کرنے سے کم ہوتی ہے۔اس سے پہلے رمشا کوئی جھوٹ بولتی ۔راحیل نے فکر مند لہجے میں رمشا کے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

بھائی مجھے حارب سے شادی نہیں کرنی ۔بڑے ابو بنا میری بات سنے رشتہ تہہ کر گئے ۔راحیل کی بات پر رمشا نے بھیگے لہجے میں کہا۔

کیوں کیا برائی ہے حارب میں ۔راحیل نے جانچتی نظروں سے رمشا کو دیکھا ۔

کوئی برائی نہیں۔مگر مجھے اس سے شادی نہیں کرنی بس ۔رمشا نے جھنجلا کر کہا۔

وجہ تو بتاؤ انکار کی ۔راحیل نے پھر سے پوچھا۔

کیوں کہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں۔اور میں اسی سے شادی کرنا چاہتی ہوں ۔رمشا نے کہا۔

کون ہے وہ !!راحیل نے سخت لہجے میں پوچھا۔

میرے پروفیسر ہیں وہ یونی میں ۔رمشا نے راحیل کے غصے سے دیکھنے پر نظریں جھکا کر کہا۔

رمشا دیکھو میری بات سنو۔اگر میری جگہ کوئی بھی غیرت مند بھائی ہوتا ۔تو تمہارے اس طرح بولنے پر ایک تھپڑ تو ضرور لگاتا ۔مگر مجھے یہ حق نہیں ۔نا ہی میں ان بھائیو میں سے ہوں جو بہنوں پر ہاتھ اٹھا کر اپنے غیرت مند ہونے کا ثبوت دیں ۔رمشا میں تمہارا سگا بھائی تو نہیں ۔مگر تم مجھے بھائی بولتی ہو ۔اس ناتے میں تمہیں ایک مخلصانہ مشورہ دیتا ہوں۔ بھول جاؤ اس انسان کو وہ جو کوئی بھی ہے ۔اور حارب کے رشتے پر دل و دماغ سے راضی ہوجاؤ ۔وہ انسان غیر ہے ۔اور یاد رکھو ۔غیر کبھی اپنے نہیں بن سکتے ۔ اور نا کبھی سچی محبّت کر سکتے ہیں۔رمشا یہ صرف 2 دن کا کھیل ہے ۔پھر اسے نئی لڑکی مل جائے گی ۔تو تمہیں بھول جائے گا۔تمھاری بھی شادی ہوگئی تو بھول جاؤ گی ۔

اورچچا جان اور چچی تمھاری ہر خواہش پوری کرتے ہیں تم ان کے لیے یہ نہیں کر سکتی کیا۔راحیل نے بمشکل اپنے غصے کو ضبط کرتے رمشا کو سمجھایا۔

بھائی جب آپ میری پریشانی کم نہیں کر سکتے تھے تو پوچھتے بھی نہیں۔اور آپ خود کو جب محبّت ہوئی تب آپ نے بھی تو سونیا کے رشتے سے انکار کر دیا تھا۔اس میں کیا کمی تھی ہاں۔ محبّت یہ نہیں دیکھتی اپنا ہے غیر ۔امیر ہے یا غریب ۔نا شکل صورت دیکھتی ہے ۔ محبّت دل دیکھتی ہے ۔ رمشا غصے سے کہتی وہاں سے چلی گئی ۔

سہی کہا تم نے رمشا محبّت یہ بھی نہیں دیکھتی کہ ۔کوئی آپکو کس رشتے سے پکارتا ہے ۔یا تمھارے لیے کیا سوچتا ہے ۔تمھارے دل سے اس انسان کی محبّت نکالنی ہوگی۔کیوں کہ تم صرف میری ہو ۔پاگل ۔رمشا کے جانے کے بعد راحیل نے خباثت سے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ سوچا۔

رمشا تم بہت زیادہ گھٹیا ہو ۔تم نے مجھ سے میرا راحیل چھینا ۔میں تم سے تمہارا سب کچھ چھین لوں گی ۔آج سے ابھی سے تمھاری لیے اس گھر میں سانس لینا نا مشکل کر دیا نا ۔تو میرا نام بھی سونیا نہیں ۔دور کھڑی سونیا جو ساحل سے ملنے جارہی تھی۔باہر جاتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ چکی تھی ۔اس لیے نفرت سے کہتی گھر سے باہر چلی گئی ۔

♡♡♡

ہیلو !!آئی ایم سونیا ۔رمشا کی کزن ۔سونیا نے ساحل کے پاس جا کر کہا ۔اور ایک کرسی پر بیٹھ گئی ۔

ہاں تو بتاؤ کیا بات کرنی تھی تم نے ۔ساحل نے جان چھڑانے والے انداز میں سیدھا مطلب کی بات پوچھی۔

یار کوئی چائے یا کوئی جوس ہی منگوا دو ۔ ایسے کرتا ہے کوئی مہمان سے بات ۔سونیا نے اسکی بات کو نظر انداز کر کے کہا۔

پوائنٹ پے آؤ ۔میرے پاس اتنا فالتو ٹائم نہیں۔مجھے بہت کام ہیں اور بھی۔ساحل نے دانت پیس کر دبے دبے غصے سے کہا۔اسے غصہ سونیا کے یار کہنے پر آیا تھا۔

اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں۔سونیا نے اس کے غصے کو بنا کسی خاطرخواہ میں لائے کہا۔

اچھا میں نے کچھ پکس بھیجی ہیں دیکھ کر بتائیں ۔کیسی لگ رہی ہیں۔سونیا نے اس کے غصے سے گھورنے پر اس کے موبائل کی طرف دیکھ کر کہا۔

یہ کیا ہے ۔یہ رمشا ۔یہ یہاں کیا کر رہی ہے ۔اور یہ کون ہے ۔ساحل نے موبائل پر راحیل اور رمشا کی پکس دیکھ کر پوچھا۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولے ۔ساحل نے سونیا کو غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ گھور کر پوچھا۔

یہی بتانا چاہتی تھی میں آپکو ساحل۔رمشا آپ کے ساتھ ساتھ اس انسان کے ساتھ بھی کھیل رہی ہے ۔یہ میرا منگیتر تھا ۔اور اب رمشا کی وجہ سے اس نے مجھ سے شادی سے انکار کر دیا ۔کیوں کہ اسے رمشا پسند آگئی ۔اور رمشا کو یہ ۔مگر رمشا نے جب دیکھا کہ حارب اس سے زیادہ ہینڈسم اور پیسے والا ہے ۔جو کے ہمارا کزن بھی ہے اب اس کے ساتھ منگنی کرنے والی ہے۔اور !!!شٹ اپ بند کرو اپنی بکواس ۔میری رمشا ایسی نہیں ۔ سونیا نے ساحل کے دل میں رمشا کے لیے بدگمانی بھرتے کہا۔مگر ساحل سے برداشت نا ہوا تو ۔اس نے بمشکل اپنا غصہ ضبط کرتے سونیا سے کہا۔

یہ سچ ہے میں جانتی ہوں آپ یقین نہیں کریں گے ۔مگر یہ حقیقت ہے ۔میں نے بھی آپ کی طرح سچی محبّت اور دوست پر بھروسہ کرنے کی سزا پائی ہے ۔میں جانتی ہوں آپ رمشا سے سچی محبّت کرتے ہیں ۔اس لیے آپ کو سچ بتانے آگئی ۔ سونیا نے اپنی آنکھوں سے آنسوں صاف کرتے کہا۔

کیا ثبوت ہے تمھارے پاس ۔ساحل سے اسکی بات پر ایک کڑی نظر اس پر ڈال کر پوچھا۔

میں جانتی ہوں ۔پچھلے ایک ہفتے سے اس نے آپ کا فون نہیں آٹینڈ کیا ۔کیوں کہ اسکا جی بھر گیا اس لیے ۔اسے حارب جو مل گیا ۔وہ اس کے ساتھ بہت خوش ہے۔

آپ اس کے نمبر پر کال کریں ابھی آپکو سمجھ آجائے گی بات۔سونیا نے کہا۔

ہمم !!!ساحل نے کال کی ۔مگر رمشا نے کال کاٹ دی ۔

کاٹ دی نا اس نے کال ۔اب میں کرتی ہوں۔سونیا نے فون سپیکر پر ڈال کر کہا۔سونیا نے جب پہلے بار کال کی تو کال کاٹ دی گئی ۔پھر سونیا نے کچھ ٹائیپ کر کے سینڈ کیا ۔اور جب دوبارہ کال کی تو کال آٹینڈ کر لی گئی ۔

ہیلو سونیا !!رمشا کی آواز سن کر ساحل کو دکھ ہوا ۔کہ اسکی کال آٹینڈ نہیں کی ۔

ہائے !!کہاں ہو تم ۔سونیا نے ساحل کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ کر پوچھا۔

میں فلحال گھر پر ہوں ۔تھوڑی دیر بعد حارب کے ساتھ شاپنگ پر جارہی ہوں ۔سپیکر سے رمشا کی آواز آئی ۔اور ساحل کے دل پے تیر کی طرح لگی رمشا کی یہ بات۔

اور ساحل کا کیا ہوگا۔سونیا نے پھر سے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ سوال کیا ۔

میں اس وقت اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔اور نا میں کر سکتی ہوں۔رمشا کی ساحل کے نام پر غصے سے بھری آواز سن کر ساحل کو لگا۔کہ کسی نے اس کے دل کو اپنی مٹھی میں قید کر لیا ہو۔

حارب کے ساتھ کیوں جارہی ہو شاپنگ پر۔سونیا نے پھر سے پوچھا۔کیوں کہ وہ جانتی تھی۔رمشا غصے میں ہے۔اس لیے اسے تکلیف دینے اور مزید غصہ دلانے کے لیے سونیا اس سے بے مطلب کے سوال کر رہی تھی۔جس سے ساحل کو رمشا سے دور کرنا آسان ہوجاتا اس کے لیے۔

منگنی جو ہے ہماری۔اب اللہ حافظ بعد میں بات ہوگی۔رمشا کو سمجھ نہیں آرہا تھا سونیا یہ سب کیوں پوچھ رہی ہے۔وہ اپنا غصہ ضبط کرتی کال کٹ ہی کرنے لگی تھی۔جب سونیا نے اس کے شاپنگ مال کا ایڈریس پوچھا۔رمشا نے بھی بتا کر کال کاٹ دی۔مگر وہ نہیں جانتی تھی۔اس نے سونیا کی کال آٹینڈ کر کے کتنی بڑی غلطی کی تھی۔

اب تو یقین آگیا نا آپکو۔آپ نے سنا نہیں وہ کتنی خوشی سے بتا رہی تھی۔اگر اس کی مرضی نا ہوتی اس رشتے پر تو آپ کو کال کر کے بتاتی تو سہی۔یا پھر انکار کر دیتی۔کون سا اس کی شادی

زبردستی کر دیتے ۔خوش ہے تو اسی لیے شاپنگ پر جا رہی ہے حارب کے ساتھ ۔سونیا نے ساحل کو غصے میں دیکھ کر مزید آگ میں گھی ڈالنے کا کام کیا۔

♡♡♡

رمشا کا موبائل آج ہی راحیل لے کر آیا تھا۔ابھی اس نے ہاتھ میں لیا ہی تھا ۔تو ساحل کی کال آگئی ۔سب کی موجودگی میں وہ کال آٹینڈ نہیں کر سکتی تھی ۔نا سب کے بیچ سے اٹھنا اسے مناسب لگا۔اس لیے اس نے کال کاٹ دی۔

امی میں نہیں جانا چاہتی شاپنگ پر ۔آپ لوگ چلی جائیں۔جو آپ لوگ لے کر آئی گیں ۔میں پہن لوں گی ۔کون سا میری پسند کی کوئی اہمیت ہے یہاں۔رمشا کو آمینہ بیگم اور نورین بیگم کتنی دیر سے شاپنگ پر جانے کے لیے منا رہی تھی ۔مگر اس کی ایک ہی رٹ نہیں جانا تو مطلب نہیں جانا۔ رمشا نے چڑ کر کہا۔مگر آخری بات وہ صرف سوچ ہی سکی ۔وہ تنگ آگئی تھی ۔ان سب باتوں سے ۔بیزار ہوگئی تھی۔

رمشا بیٹا حارب تمھارے ساتھ جانا چاہتا ہے۔یہی تو زندگی کے خوبصورت پل ہوتے ہیں۔ایک دوسرے کے ساتھ ٹائم گزارنا ۔اور اپنی شادی کی شاپنگ کرنا تو ہر لڑکی کی خواہش ہوتی ہے کہ سب اسکی پسند کا ہوں۔تم جاؤ گی تو حارب خوش ہوجائے گا۔اسے اچھا لگے گا۔کلثوم بیگم نے حصہ لیا رمشا کو سمجھانے کے لیے۔

یہ ان لڑکیوں کی خواہش ہوتی ہیں۔جن کے جیون ساتھی بھی انکی پسند کے ہو ۔اور میرا صرف یہی کام رہ گیا دوسروں کو خوش کرو ۔چاہے خود کتنی بھی تکلیف میں کیوں نا ہو ۔رمشا نے دکھ سے سوچا ۔اور تیار ہونے کے لیے اٹھ گئ ۔

سونیا کی کال ۔یہ مجھے کیوں کال کر رہی ہے ۔یہ تو اپنی کسی دوست کے گھر گئی ہے ۔میں پہلے ہی تکلیف میں ہوں ۔اب اس نے کیا کہنا ہے ۔سوائے مجھے برا بھلا کہنے کے اس کے پاس اور کوئی بات نہیں۔رمشا نے اسکرین پر جھگمگاتے سونیا کے نمبر کو دیکھ کر سوچا پھر کال کاٹ دی ۔

کس کی کال ہے رمشا ۔آمینہ بیگم نے رمشا سے پوچھا۔

امی سونی کی ہے۔رمشا نے اپنے چہرے کے تاثرات نارمل کر کے جواب دیا۔

تو آٹینڈ کر لیتی نا ۔کاٹ کیوں دی ہو سکتا ہے اسے بھی شاپنگ پر جانا ہو۔آمینہ بیگم نے رمشا کی ضد کی وجہ سے دانت پیس کر اسے گھورتے کہا۔کیوں کہ سب کے سامنے وہ اسے کچھ نہیں کہ سکتی تھیں۔

ہیلو سونیا !!رمشا نے ناگواریت سے کہا۔

میں فلحال گھر پر ہوں ۔تھوڑی دیر بعد حارب کے ساتھ شاپنگ پر جارہی ہوں۔رمشا کا دل تو نہیں چاہ رہا تھا اس سے بات کرنے کا ۔مگر آمینہ بیگم اور کلثوم بیگم کی موجودگی کی وجہ سے وہ بظاہر مسکرا کر جواب دے رہی تھی۔

لیکن سونیا کی اگلی بات سنتے رمشا کو حیرت کے ساتھ ساتھ بہت غصہ بھی آیا ۔ اسے لگا سونیا اسے پھر سے زچ کرنے کے لیے پوچھ رہی ہے ۔

میں اس وقت اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی ۔اور نا میں کر سکتی ہوں۔رمشا کو سونیا کے اس طرح بے وقت سوال کرنے پر غصہ آیا۔ اس نے بمشکل سب کی موجودگی میں اپنا غصہ ضبط کیا۔

منگنی جو ہونے والی ہے ہماری ۔ رمشا کو سونیا کے سوال کرنے پر عجیب لگا سب کچھ جاننے کے بعد بھی وہ کیوں اس طرح پوچھ رہی ہے ۔رمشا کا دل کیا یا تو کال کاٹ دے یا پھر سونیا کو اتنی باتیں سنائے کے اسے سب یاد آجائے ۔ اگر آمینہ بیگم پاس کھڑی نا ہوتی تو ۔
رمشا نے اسکے سوال پر غصے سے دانت پیس کر جواب دیا ۔اور کال کاٹنے لگی۔جب اس نے مال کا ایڈریس پوچھا۔اسکو ایڈریس سمجھاتے رمشا نے کال کاٹ دی۔

یہ سونیا کا کچھ نہیں پتا پچھلے کافی دنوں سے بات نہیں کی ۔اور اب خود ہی فون کر لیا۔ عجیب سوال پوچھنے کہ لیے۔رمشا نے اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے سوچا۔

♡♡♡

رمشا تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔اگر سونیا نے جیسے کہا۔تم مجھے مال میں اس لڑکے کے ساتھ دکھی تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا ۔میرے ساتھ دوکھا کرنے کی سزا تمہیں ضرور دوں گا ۔ساحل سونیا سے ملنے کے بعد مال کی طرف آگیا تھا۔ گاڑی تیز رفتار سے چلاتے ساحل نے رمشا کو تصور میں سوچ کر شدید طیش میں کہا۔

♡♡♡

رمشا تمہیں کیا ہوا کھوئی کھوئی سی ہو میں کب سے باتیں کر رہا ہوں ۔اور تم جواب ہی نہیں دے رہی ۔حارب نے رمشا کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

نہیں ایسا تو کچھ نہیں ۔رمشا نے حارب کے ہاتھ پکڑنے پر اسے چونک کر دیکھا ۔اور پھر نظرے جھکا کر بولی۔اس کا ہاتھ ابھی بھی حارب کے ہاتھ میں تھا ۔اور یہ منظر کسی کے لیے بہت تکلیف دے تھا۔ کسی کی آنکھوں میں مرچی کی طرح چب رہا تھا ۔

رمشا تم نے اچھا نہیں کیا ۔آئی ہیٹ یو رمشا۔ساحل رمشا کا ہاتھ حارب کے ہاتھ میں دیکھ چکا تھا۔ اس لیے غصے سے سرخ ہوتے چہرے اور آنکھوں میں نفرت لیے بولا۔ اور وہاں سے چلا گیا۔

حارب میرا ہاتھ چھوڑے ۔اور آئیندہ میرا ہاتھ پکڑنے کی کوشش مت کیجیے گا۔رمشا نے اپنا ہاتھ حارب سے چھڑاتے سخت لہجے میں کہا۔

کیوں کیا ہوا۔میں تمہارا ہونے والا منگیتر ہوں ۔اور میں نے تو صرف ہاتھ پکڑا آج کل تو لڑکے لڑکیاں کیا کچھ نہیں کرتے۔حارب نے مسکرا کر کہا۔

بس مجھے نہیں پسند یہ سب ۔منگیتر بنے نہیں ہیں ابھی ۔اور مجھے فرق نہیں پڑتا کون کیسا ہے اور کیسا نہیں ۔میں کیسی ہوں مجھے اس بات سے مطلب ہے ۔رمشا نے سخت لہجے میں کہا۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی ۔کہ اتنی سی بات پر اسے اتنا غصہ کیوں آگیا ۔ یہ غصہ تب کہاں تھا ۔جب ساحل نے ہاتھ پکڑا۔رمشا کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا ۔

یہ کیا ہورہا ہے میرا دل اتنا زور سے کیوں دھڑک رہا ہے ۔جیسے کچھ برا ہونے والا ہے ۔رمشا نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچا۔

♡♡♡

رمشا کیوں کیا ایسا میرے ساتھ ۔کیوں دی مجھے اتنی تکلیف میرے دل کے ساتھ میری سچی محبّت کے ساتھ کھیلی ہو تم ۔کیسے کسی اور کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا ۔ساحل نے دکھ اور نفرت سے بیگھے لہجے میں کہا۔

♡♡♡

رمشا تم ٹھیک ہو ۔حارب نے رمشا کی حالت دیکھ کر کہا۔جس کا چہرہ پسینے سے شرابور تھا۔ اور ہاتھ دل پے تھا۔

حا--رب ۔م --مجھے گ۔گھر ۔ج----جانا ہے پلیز ۔رمشا نے بمشکل اپنی حالت سمبھالتے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں کہا۔

ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں ۔مجھے تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ۔حارب نے پریشانی سے اسے گاڑی میں بیٹھاتے کہا۔

نہیں۔رمشا نے یک لفظی جواب دیا ۔اور سر سیٹ کی پشت کے ساتھ ٹکا کر آنکھیں موند لیں ۔

♡♡♡

رمشا رکو یار ۔تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں گر جاؤ گی۔گھر کے پورچ میں گاڑی رکتے ہی رمشا گاڑی سے اتر کر گھر کے اندر بھاگنے کے انداز میں چلی گی۔اور حارب اسے پکارتا رہ گیا۔

اسے کیا ہوا ۔ایسے اتنی جلدی کیوں بھاگ کر گئی ۔تم نے کچھ کہا تو نہیں نا۔رمشا کو جلدی میں اوپر کی اپنے کمرے کی طرف جاتا دیکھ کر ۔نورین بیگم نے حارب سے پوچھا۔

نہیں امی اس کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ۔پتا نہیں کیا ہوا۔ میں نے کہا بھی ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔مگر گھر آنے کی رٹ لگائی ہوئی تھی اس نے ۔ حارب نے لاؤنج میں صوفے پر بیٹھتے کہا۔

گھر سے تو ٹھیک گئی تھی ۔اچانک کیا ہوگیا ۔میں جا کر دیکھتی ہوں۔نورین بیگم نے رمشا کے کمرے کی طرف جاتے کہا۔

♡♡♡

بھائی آپ واپس !!!مناہل جو کب سے ساحل کا انتظار کر رہی تھی ۔اس کو آتا دیکھ اس کے پاس جاتی ۔ساحل اسے نظر انداز کرتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا ۔اور مناہل کی آدھی بات منہ میں ہی رہ گئی ۔

یہ بھائی کو کیا ہوا ۔اتنے پریشان کیوں ہیں ۔مناہل نے فکر مندی سے کہا۔

تھوڑی دیر بعد جا کر پوچھتی ہوں۔منا ہل نے کچھ سوچ کر کہا۔

♡♡♡

رمشا تم نے بہت غلط کیا ہے ۔اس کی سزا تمہیں دے کر رہوں گا میں ۔تم نے ساحل خانزادہ کے دل اور محبّت کے ساتھ کھیلا ہے ۔تم نے جو میرے ساتھ کیا نا۔تمھارے ساتھ وہ کروں گا ۔جو تم نے سوچا بھی نہیں ہوگا۔نا تم کسی کے قابل رہو گی ۔نا کبھی کوئی تمہیں اپنائے گا۔ساحل نے غصے سے رمشا کی پکس دیکھ کر کہا۔

اور پھر ساری تصویروں کو آگ لگا دی ۔جو اس نے یونی میں لی تھیں۔اور پورے کمرے کو تہس نہس کر دیا۔

بھائی یہ کیا حالت بنائی ہے ۔آپ نے کمرے کی اور اپنی ۔کیا ہوا آپکو ۔منا ہل چیزوں کے ٹوٹنے کی آواز سن کر آئی تھی ۔کمرے کی حالت دیکھ کر منا ہل حیران رہ گئی ۔اس نے بلکنی میں کھڑے ساحل کو دیکھ کر اس کے پاس آتے ہوئے پوچھا۔

کچھ نہیں !!!ساحل نے اپنے آپ کو نارمل کرتے کہا۔

بھائی بتائیں نا کیا ہوا۔وہاں سب ہمارا انتظار کر رہیں ہوں گے ۔اور میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی ہوں ۔آپ کہاں تھے ۔کیا ہوا ہے ۔بتائیں نا مجھے۔مناہل نے ساحل کی سرخ آنکھیں ماتھے پر بکھرے بال دیکھ کر فکر مند لہجے میں پوچھا۔

تم جاؤ میں چینج کر کے آتا ہوں۔ساحل نے اس کی بات کو نظر انداز کر کے کہا۔

میں ایسے نہیں جاؤں گی ۔اور یہ رمشا کی فوٹو ہے ۔آپ نے جلا کیوں دیے ۔سب ٹھیک ہیں نا ۔آپ بتائیں نا کچھ ۔مناہل نے زمین پر پڑی رمشا کی آدھ جلی پک اٹھا کر پریشانی سے پوچھا۔

پلیز مناہل ابھی مجھے تنگ مت کرو ۔بعد میں سب بتا دوں گا ۔ساحل نے کمرے میں آتے ۔دکھ سے مناہل کے ہاتھ میں پکڑی رمشا کی پک دیکھ کر کہا۔

ہمم !!آپ آجائیے گا ۔میں انتظار کر رہی ہوں۔باقی سب جا چکے ہیں۔ مناہل کو ساحل کی حالت دیکھ کر اسے مزید تنگ کرنا ٹھیک نہیں لگا۔اس لیے ہاں میں سر ہلاتی وہ کمرے سے باہر چلی گئی ۔آج فاحرہ اور جیا کی بارات تھی ۔باقی سب شادی ہال جا چکے تھے۔مناہل کی تیاری مکمل نہیں تھی ۔تو وہ ساحل کے ساتھ جانے کا سوچتی اپنی تیاری کرنے لگی۔

رمشا دروازہ کھولو بیٹا !!کیا ہوا تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہیں نا بیٹا۔آمینہ بیگم نے رمشا کے روم کا دروازہ نوک کرتے فکر مند لہجے میں پوچھا۔ساتھ نورین بیگم بھی تھیں۔رمشا جب سے واپس آئی تھی ۔اب رات کے کھانے کا ٹائم ہوگیا تھا۔لیکن وہ ابھی تک کمرے سے باہر نہیں آئی تھی۔

امی میں ٹھیک ہوں ۔ بس تھوڑا بی پی لو تھا۔اب ٹھیک ہوں ۔آپ فکر نہیں کریں۔رمشا نے بنا دروازہ کھولے جواب دیا۔

لیکن بیٹا دروازہ تو کھولو ۔اور آکر کھانا کھا لو ۔آمینہ بیگم نے پھر سے کہا۔

مجھے بھوک نہیں ہے ۔جب بھوک ہوگی تب کھا لوں گی۔مجھے سونا ہے ۔پلیز بار بار مجھے تنگ مت کیجئے ۔رمشا نے جھنجلا کر جواب دیا۔

چلو آمینہ تنگ نہیں کرو ۔تھک گئی ہوگی ۔ سونے دو اسے آؤ کھانا کھا لو تم۔نورین بیگم نے کہا۔اور آمینہ بیگم کو اپنے ساتھ لے گئیں۔

رمشا نے جب خاموشی محسوس کی تو اٹھ کر بیٹھ گئی ۔وہ جب سے مال سے واپس آئی تھی ۔تب سے ایسے ہی لیٹی ہوئی تھی ۔اس کا موڈ نہیں تھا کسی سے بات کرنے کا ۔دل بہت اداس تھا۔کچھ سوچ کر اس نے اپنا موبائل لیا ۔اور ساحل کا نمبر ڈائل کرتی ۔کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہوگئی۔

افف !! کبھی بھی ساحل کا نمبر نہیں لگتا ۔اب بزی کیوں جا رہا ہے ۔ان کا نمبر۔رمشا نے منہ بنا کر سوچا۔

پتا نہیں میرا دل کیوں اداس ہے ۔ایسا لگتا ہے کچھ برا ہونے والا ہے ۔ساحل تو ٹھیک ہوں گے نا ۔ساحل پلیز کال اٹھائیں۔رمشا نے پریشانی سے ایک بار پھر ساحل کو کال کی ۔مگر ساحل کا نمبر بزی جا رہا تھا۔

ساحل آپ کہاں ہیں۔پلیز ایک بار بات کر لیں ۔میرا دل پھٹ جائے گا ۔ مجھ سے اب یہ تکلیف برداشت نہیں ہو رہی ۔مجھے کسی اور سے شادی نہیں کرنی ۔آپ آجائیں نا پلیز ۔میں سب کو منا لوں گی۔نہیں تو بہت دیر ہوجائے گی ۔رمشا نے بھیگے لہجے میں کہا۔

♡♡♡

بھائی کیا ہوا تھا آپکو ۔ آپ پریشان کیوں تھے۔اور رمشا کی تصویریں کیوں جلائی آپ نے۔مناہل نے دھیمی آواز میں گاڑی چلاتے ساحل سے پوچھا ۔کیوں کے ساتھ میں جابر صاحب اور نصرت بیگم بھی تھے ۔وہ لوگ جیا اور فاحرہ کی رخصتی کر کے آرہے تھے ۔

کچھ نہیں ہوا تھا۔ ساحل نے اپنے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی مناہل کو دیکھ کر کہا۔

ہمم !!ابو امی آپ ساحل بھائی کا رشتہ لے کر کب جائیں گے ۔مناہل نے ایک نظر ساحل کو دیکھا ۔اور پھر کچھ سوچ کر پیچھے بیٹھے اپنے ماں باپ سے پوچھنے لگی۔

بیٹا جب ساحل کہے ۔اللہ کے کرم سے فاحرہ اور جیا اپنے گھر کی ہوگئیں ۔اب ساحل کی باری ہے ۔کیوں برخودار ۔جابر صاحب نے ساحل کے کندھے کر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

جی !!ساحل نے یک لفظی جواب دیا۔

تو پھر کب جانا ہے ۔ان کے گھر۔رمشا کا ہاتھ مانگنے تمھارے لیے۔نصرت بیگم نے مسکرا کر کہا۔۔ ساحل نے رمشا کا نام بتا دیا تھا۔

ہم کل جائیں گے ۔مگر رمشا کے لیے نہیں سونیا کے لیے ۔رمشا کی کزن ہے وہ ۔ساحل نے رمشا کے نام پر غصے سے کہا۔

لیکن بیٹا تم نے تو۔ک !!امی میں نے جو کہ دیا۔سو کہ دیا۔مجھ سے بار بار سوال نا پوچھئے گا پلیز۔ساحل ناگواریت سے کہا۔

ایسا کیا ہوا۔جو بھائی ایک دم سے رمشا کے نام سے بھی نفرت کرنے لگے۔فاحرہ آپی کو کل کال کر کے پوچھوں گی۔انہیں پتا ہوگا۔مناہل نے ساحل کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ کر سوچا۔

♡♡♡♡

ہیلو سونیا !!!میں ساحل بات کر رہا ہوں۔ساحل نے اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑے ہو کر سونیا کو کال کر کے کہا۔

جی جانتی ہوں !!کہئے جناب کوئی کام تھا۔جو رات کے 9 بجے کال کی۔سونیا نے اپنے ہاتھ پر بندھی گھڑی پر ٹائم دیکھ کر پوچھا۔

مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔ساحل نے کہا۔

جی بولیں !!سونیا نے مسکرا کر کہا۔

مجھے تم سے شادی کرنی ہے ۔کل میں اپنے گھر والوں کے ساتھ تمہارا رشتہ لے کر آؤں گا۔ تم بتاؤ تم کرو گی مجھ سے شادی تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں نا۔ساحل نے اپنے بات مکمل کرتے آخر میں سونیا سے پوچھا۔

میں آپکو تھوڑی دیر بعد جواب دیتی ہوں۔سونیا نے بظاہر دھیمی آواز میں کہا۔مگر وہ بہت خوش تھی ۔اس کا پلین جو تھا ۔ رمشا اور ساحل کو دور کرنا ۔ایک دوسرے سے۔

اوکے !!ساحل نے کال کاٹ دی ۔

رمشا تمہیں لگا ہوگا ۔کہ میں بھی باقی لڑکو کی طرح محبّت کا روگ لگا کر بیٹھا ہوں گا ۔ نہیں رمشا میں سب سے الگ ہوں ۔اور کل تمہیں بتاؤں گا ۔کہ میں کیسا ہوں۔ تم تک پہنچنے کے لیے تمھاری کزن سے شادی کرنا ضروری ہوگیا ہے میرے لیے۔

تم نے سوچا ہوگا کہ ۔ساحل تو پروفیسر ہے ۔اتنا کماتا کہاں ہوگا ۔اتنا امیر بھی نہیں ہوگا۔ ویسے بھی تم جیسی لڑکیاں اسی لیے تو اتنے لڑکوں کو اپنا دیوانہ بناتی ہیں۔ بس لڑکا ہینڈسم ہو اور امیر ہو۔ مگر جب اس سے اچھا مل جائے ۔تو اسے چھوڑ دیتیں ہیں۔ ساحل نے رمشا کو تصور میں سوچ کر کرخت بھرے لہجے میں کہا۔

♡♡

ابو امی مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔سونیا اپنے امی ابو کے روم میں آکر سر جھکا کر بولی ۔

جی بولو بیٹا ۔ابرار صاحب نے اسے اپنے پاس بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے پوچھا۔

ابو وہ !!سونیا کو سمجھ نہیں آرہی تھی ۔کیسے بات کرے ۔بولو سونیا کیا بات ہے ۔ابرار صاحب کے بجائے کلثوم بیگم نے پوچھا۔

امی مجھے ایک لڑکا پسند آگیا تھا ۔اپنے کالج میں ۔وہ بھی مجھے پسند کرتا ہے ۔اور شادی کرنا چاہتا ہے ۔اس لیے کل وہ اپنے ماں باپ کو لے کر آنا چاہتا ہے۔سونیا نے سر جھکا کر کہا۔

سونیا یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم۔یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ہم پہلے بھی عافیہ کی ضد کی وجہ سے اس کی شادی خاندان سے باہر کرچکے ہیں ۔اب میں اپنے بھائی کی مرضی کے بغیر تمہارا رشتہ باہر نہیں دے سکتی ۔تمھاری پھوپھو نے زین کے لیے تمہارا رشتہ مانگا ہے ۔میں انہیں ناراض نہیں کر سکتی۔کلثوم بیگم سخت لہجے میں بولیں ۔

کلثوم ایک دفع لڑکے کی فیملی سے مل لیتے ہیں ۔اگر ہماری سونیا اسے پسند کرتی ہے تو ۔ہمیں بھی اس کے فیصلے میں خوش ہونا چاہیے ۔اولاد سے بڑھ کر دنیا میں اور کیا چیز ہے ۔عافیہ کی پسند کی شادی کر دی ۔حسان کی بھی پسند کی منگنی کر دی ۔اب اس کا کیا قصور جو اسے ہم

دوسروں کی خوشی کے لیے قربان کر دیں ۔ اور زوبیدہ سے میں خود بات کر لوں گا ۔میری بیٹی کی خوشی پہلے ہے۔ابرار صاحب نے سونیا کے سر پر محبّت سے ہاتھ رکھ کر کہا۔

شکریہ ابو۔سونیا نے انکی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا۔

♡♡♡

ٹرین ٹرین ٹرین !!ساحل کی کال ہوگی۔رمشا جو کھڑکی کے پاس کھڑی چاند کو دیکھ رہی تھی ۔فون کی بیل بجنے پر ہوش کی دنیا میں آتے ہوئے بولی۔

ہیلو احسن کیسے ہو !!رمشا نے احسن کا نمبر دیکھ کر گہرا سانس لے کر کہا۔

ٹھیک ہوں تم کیسی ہو !!احسن نے کہا۔

ٹھیک ہوں بس ۔نا بھی ہوئی ۔تو کسی کو کیا فرق پڑتا ہے۔رمشا نے شکوہ کنا انداز میں کہا ۔اور پھر سے کھڑکی کے پاس کھڑی ہوگئی تھی ۔اسکا دم گھٹ رہا تھا۔

کیا ہوا سب ٹھیک ہیں نا۔ منگنی تہ ہوگئی حارب کے ساتھ ۔تم خوش ہو نا اس رشتے سے ۔احسن نے فکر مند لہجے میں کہا۔

ہمم !!اور تم سناؤ کیسی جا رہی ہے تمھاری پڑھائی ۔رمشا نے بات بدلتے کہا۔

اچھی !!احسن نے یک لفظی جواب دیا۔

احسن مجھے نیند آرہی ہے۔کل بات ہوگی۔رمشا نے کہا۔

ہمم !!ٹھیک ہے سوجاؤ تم ۔احسن نے اللہ حافظ کہتے کال کاٹ دی۔

ایک بار اور ٹرائ کرتی ہوں ۔رمشا نے ساحل کا نمبر ڈائل کرتے سوچا۔

پھر سے بزی ۔ ایسا کون ہے جس سے اتنی لمبی بات کر رہیں ہیں وہ ۔رمشا نے پر سوچ انداز میں کہا۔

واٹس ایپ پر انلائن ٹائمنگ چیک کرتی ہوں۔

بلاک کر دیا ۔فیس بک پر بھی بلاک ۔لیکن کیوں ۔اس کا مطلب میرا کنٹیکٹ نمبر بھی بلاک ہے ۔اس لیے نمبر بزی جا رہا ہے۔کہیں راحیل بھائی سچ تو نہیں کہ رہے نا ۔کہیں ساحل نے میرے ساتھ دوکھا تو۔نہیں نہیں ساحل ایسا نہیں کر سکتے ۔وہ مجھ سے سچی محبّت کرتے ہیں۔رمشا نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی روکتے ۔نفی میں سر ہلاتے کہا۔

♡♡

اگلے دن ۔

امی یہ سب تیاری کس لیے ۔کوئی مہمان آنے والے ہیں کیا۔رمشا نے کچن میں خواتین کو لوازمات تیار کرتے دیکھ کر آمینہ بیگم سے پوچھا۔

تمھیں نہیں پتا کیا۔سونیا کے رشتے کے لیے کچھ لوگ آنے والے ہیں پشاور سے۔آمینہ بیگم نے کباب کی تکیاں بناتے رمشا سے کہا۔

نہیں مجھے تو نہیں پتا۔ کل دراصل میں جلدی سوگئی تھی ۔اور دن میں تو سونیا بھی گھر پر نہیں تھی نا۔اور پشاور میں کون رہتا ہوگا ۔ہمارا رشتے دار ۔رمشا نے اپنی اور سونیا کی ناراضگی والی بات چھپا لی ۔اور جھوٹ بولا۔

آئے گا تو دیکھ لینا۔ابھی جا کر سونیا کو دیکھو ۔تیار ہوئی کہ نہیں۔اور پھر آکر یہ کباب فرائی کرو۔اور چائے بھی بنانا ۔وہ لوگ آنے والے ہیں۔آمینہ بیگم نے تکیاں بنا کر ہاتھ دھوتے رمشا سے کہا۔

جی ٹھیک ہے ۔رمشا نے ہاں میں سر ہلا کر کہا۔

لگتا ہے وہ لوگ آگئے ۔گاڑی کے ہارن کی آواز سن کر نورین بیگم نے کہا۔

بڑی امی آپ لوگ جائیں ۔میں کر لوں گی ۔صرف 2 ہی تو کام رہ گئے ۔رمشا نے انکو دیکھ کر مسکرا کر کہا۔

شاہ میر پشاور سے ہے کیا۔یا پھر کوئی اور ہے۔ ان کے باہر جانے کے بعد رمشا نے سوچا۔

چھوڑو مجھے کیا ۔میں تو کام کروں ۔یہ نا ہو۔مہمان چائے پیئے بغیر ہی چلے جائیں ۔رمشا سر جھٹک کر اپنے کاموں میں مصروف ہوگئی۔

♡♡♡

سونیا اور ساحل کا رشتہ فکس ہوگیا تھا ۔سب کو ساحل اور اسکی فیملی بہت پسند آئی تھی ۔مگر نصرت بیگم کو سونیا سے زیادہ رمشا پسند تھی جو انہوں نے تصویر میں ہی دیکھی تھی۔ مگر وہ ساحل کے لیے چپ تھیں۔

رمشا چائے لے کے جاؤ بیٹا۔ کلثوم بیگم کچن میں داخل ہوتے خوشی سے بولیں۔

بس لے کر جارہی ہوں۔لگتا ہے سونیا کا رشتہ فکس ہوگیا ہے ۔تب ہی آپ اتنی خوش لگ رہی ہیں۔رمشا نے ان کے گال کھینچ کر کہا۔

ہاں بیٹا۔ سونیا کا رشتہ فکس ہوگیا۔اب تم جاؤ ۔وہ لوگ انتظار کر رہیں ہونگے۔تم خود بھابھی سے اپنی عزت کرواتی ہوں۔کلثوم بیگم نے اسے کچن سے باہر بھیجا ۔

اسلام و علیکم ۔رمشا نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے دھیمی آواز میں کہا۔اسکی نظر ابھی ساحل پر نہیں پڑی تھی۔

مگر ساحل اسے دیکھ کر دیکھتا ہی رہ گیا ۔جو لیمن کلر کی شرٹ جس پر موتیوں کا کام ہوا تھا۔ اور سفید کلر کا ٹراؤزر ۔لیمن کلر کا دوپٹہ پہنے جس کے کناروں پے سفید کلر کی لیس لگی تھی ۔ بالوں کو کھلا چھوڑے جن کی کچھ لٹیں اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں ۔سر پر دوپٹہ ٹکائے ۔وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ایک پل کے لیے ساحل اس کے چہرے میں کھو گیا ۔اسے رمشا بہت معصوم لگی۔اسے لگا اس نے غلطی کر دی ۔مگر رمشا کا ہاتھ حارب کے ہاتھ میں دیکھنا جب اسے یاد آیا تو ۔اس نے ساری سوچیں جھٹک کر نفرت سے نظروں کا زاویہ بدل لیا۔

رمشا بھی ساحل کو دیکھ چکی تھی۔ساحل کا رشتہ سونیا کے لیے یہ بات سن کر اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی ۔اسے لگا کے وہ سانس نہیں لے پائے گی۔آنسوؤں کا ایک گولا گلے میں اٹک گیا تھا۔مگر وہ سب کے سامنے اپنے آنسوں ضبط کرتی جانے لگی تھی۔جب کلثوم بیگم نے اسے کہا۔سب کو چائے دے۔

رمشا سب کو چائے دیتی ساحل کو جب چائے دینے لگی ۔تب اس کے آنسوؤں نے بند توڑ دیا ۔

چائے۔رمشا نے بھیگے لہجے میں کہا اور اس کے ہاتھ کپکپانے لگے ۔اس سے پہلے ساحل اس سے چائے لیتا ۔رمشا کے ہاتھ سے چائے گرنے لگی ۔ساحل نے کپ تھام لیا۔دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے سے مس ہوئے ۔رمشا نے نظرے اٹھا کر اسکو دیکھا۔ اس کے آنسوں دیکھ کر ساحل کے دل کو کچھ ہوا ۔ان آنکھوں میں بہت کچھ تھا۔شکوہ۔ٹوٹے ہوئے خوابوں کی کرچیاں ۔دکھ جو ساحل کو نظروں کا زاویہ بدلنے پر مجبور کر گیا۔

رمشا یہ کیا کیا ۔دیکھ کر کام کیا کرو ۔اس کے ہاتھ جلا دیے۔ کپڑے بھی گندے کر دیے۔آمینہ بیگم نے رمشا کو سخت لہجے میں کہا۔

کوئی بات نہیں آنٹی ۔میں صاف کر لیتا ہوں ۔مجھے واشروم کا رستہ بتا دیں ۔رمشا بولنے لگی ۔مگر ساحل نے جلدی سے کہا۔

سونیا وہاں نہیں تھی ۔وہ اپنے کمرے میں تھی۔ وہ ایک بار آئی ۔اور سب کو سلام کر کے چلی گئی ۔

رمشا ساحل کو واشروم تک لے جاؤ بیٹا۔آمینہ بیگم نے رمشا کو دیکھ کر کہا۔جو کسی اور ہی دنیا میں گم تھی۔

ج ۔جی امی !!رمشا نے بمشکل کہا ۔

♡♡♡

جائیں !!!رمشا ساحل کو اپنے کمرے میں واشروم کی طرف اشارہ کر کے بولی۔اور جانے لگی جب ساحل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے میں کھنچا۔اور دروازہ بند کر دیا۔

ساحل یہ کیا کر رہیں ہیں۔پلیز۔دروازہ کھولیں۔کوئی دیکھ لے گا۔تو کیا سوچے گا۔رمشا اس اچانک افتاد کے لیے تیار نا تھی۔اس لیے تھوڑا سخت لہجے میں بولی۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔کون کیا سوچتا ہے کون کیا نہیں۔تمھیں کیوں ڈر لگ رہا ہے۔تمہیں تو ان سب کا عادی ہو جانا چاہیے۔ساحل نے رمشا کے بازو سے پکڑ کر غصے سے کہا۔

م۔میرا۔ہ۔ہاتھ چھ۔چھوڑے۔مجھ۔مجھے درد ہو رہا ہے۔رمشا ساحل کے اتنے قریب آنے پر اور درد کی شدت سے روتے ہوئے اٹک اٹک کر بولی۔

تمہیں بھی ہوتا ہے درد۔جو دوسروں کو درد دیتی ہے۔اسے بھی درد ہوتا ہے۔واہ کیا بات ہے۔تم نے جو درد مجھے دیا۔اس کے حساب سے تو یہ درد کچھ بھی نہیں۔ساحل نے تمخسرہ اڑاتے کہا۔اور پھر غصے سے رمشا کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

بولو کیوں کیا میرے ساتھ ایسا۔ اگر محبّت نہیں کرتی تھی ۔تو کیوں آئی مجھ سے ملنے ۔بولورمشا۔ساحل غصے سے غرایا۔رمشا اس کے غصے سے سہم گئی ۔مگر بولی کچھ بھی نہیں۔

بولو چپ کیوں ہو ۔ساحل نے رمشا کو دیوار کے ساتھ پن کرتے کہا۔

اپنے ابو کو خوش دیکھ کر تمھیں نہیں لگا ۔وہ کتنے خوش ہیں اس رشتے پر۔اب جا کر ان سے انکی خوشی چھینوں گی ۔ہمیں ساجد بھائی اور نورین بھابھی کے سامنے شرمندہ کرو گی۔یہی سیکھایا ہے تمھاری پڑھائی نے تمھیں۔ اگر اب میں ساحل کو سب بتا بھی دوں تو یہ یقین نہیں کریں گے۔اور پھر سب کو پتا چل جائے گا ۔پھوپھو سونی کے رشتے سے انکار کر دیں گی۔جس کی سزا سونیا مجھے دے گی۔اور سب سے بڑی بات ابو کا جو مجھ پر مان ہے وہ ٹوٹ جائے گا۔میں اپنے ابو کی مرضی کے بغیر ساحل کے ساتھ بھی خوش نہیں رہوں گی۔اور ساحل بھی پھر شک ہی کریں گے۔اور گھر والے بھی ساحل کو میرے لیے قبول نہیں کریں گے۔رمشا نے روتے ہوئے سوچا ۔اس کے دماغ میں آمینہ بیگم کی باتیں گھوم رہی تھی۔

رمشا تم سے پوچھ رہا ہوں میں ۔ساحل نے شدید غصے سے سرخ آنکھیں رمشا کے چہرے پر گاڑ کر کہا۔

میں آپکو جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔چھوڑے میرا ہاتھ۔جس سے جو کچھ سنا ہے ۔اس سے رشتہ نبھائیں ۔ہر رشتے کی بنیاد بھروسہ ہوتا ہے۔ساحل خانزادہ ۔جب آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں تو میں کیوں صفائی پیش کروں ۔یہی سمجھ لیں ۔سب میری مرضی سے ہوا ہے۔رمشا نے ساحل سے ہاتھ چھڑانے کی ناکام کوشش کرتے ۔سخت لہجے میں کہا۔

تو اس کا مطلب تم نے مجھ سے محبّت نہیں کی ۔ساحل نے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتے پوچھا۔

نہیں کی ۔ وہ بس وقت گزاری کے لیے تھا سب کچھ۔ رمشا نے بمشکل اپنے آپکو سمبھال کر نظرے چرا کر کہا۔

رمشا پتا ہے یہاں آنے سے پہلے تھوڑی سی امید تھی کہ جو کچھ سنا ہے میں نے ۔جو کچھ دیکھا ہے وہ جھوٹ ہو۔لیکن اب یقین ہوگیا۔کہ تم میری محبّت کے قابل تھی ہی نہیں۔ تمہارے یہ نقلی آنسوں دیکھ کر مجھے لگا تمھیں تکلیف ہوئی ۔کہ میرا رشتہ سونیا سے تہ ہوا ۔

لیکن تم تو پتھر دل نکلی ۔ تم نے میری محبت کا مذاق اڑایا ہے۔ تمہیں اپنی بیوی بنانا چاہتا تھا۔اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا تھا ۔ لیکن اب مجھے خود سے بھی نفرت ہو رہی ہے کہ میں نے تم جیسی لڑکی سے محبّت کیسے کر لی۔ اور بھروسہ بھی ان پر کیا جاتا ہے جو بھروسے کے قابل ہوں۔

خدا کرے تمہیں بھی اس انسان سے محبّت ہو ۔جو تمھاری محبّت کی بے قدری کرے ۔تمہارا دل تمہارا بھروسہ توڑے ۔تب تمہیں بھی میری تکلیف کا احساس ہو۔ساحل دکھ اور نفرت سے کہتا ایک جھٹکے میں رمشا کا ہاتھ چھوڑتا کمرے سے باہر چلا گیا۔اور رمشا دروازہ بند کر کے دروازے کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی ۔

میری محبّت کی واقع بے قدری کی ہے آپ نے ۔مگر میں آپ سے بہت محبّت کرتی ہوں۔ کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا ۔کیوں ہوتا ہے میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ۔رمشا نے روتے ہوئے اپنے بال پکڑ کر کہا۔

تیرے بچھڑنے کا دکھ ہم سہ نہیں سکتے
بھری محفل میں کچھ کہ نہیں سکتے

ہمارے گرتے آنسوں پکڑ کر تو دیکھ
وہ بھی کہیں گے ہم تیرے بنا رہ نہیں سکتے۔

♡♡♡

آج رمشا اور حارب ۔سونیا اور ساحل کی منگنی تھی ۔ پچھلے 2 دن سے رمشا سونیا کے طنز و مزاح سے تنگ آگئی تھی۔اس لیے وہ زیادہ تر اپنے کمرے میں رہتی تھی۔

رمشا کی فراک گولڈن کلر کی تھی ۔جس پر وائٹ اور ریڈ کلر کے موتے اور نگینوں سے کام ہوا تھا۔جب کے سونیا کی گرین کلر کی میکسی تھی ۔ جس پر گولڈن کلر کے نگینوں سے خوبصورت کام ہوا تھا۔

رمشا کے بال کھلے تھے ۔جو اس کی کمر پر آبشار کی مانند بکھرے تھے۔جب کے سونیا نے ہیر اسٹائل بنائے بالوں کو آگے کی طرف کھلا چھوڑ رکھا تھا ۔دونوں ہی بہت حسین لگ رہیں تھی۔ آمینہ بیگم اور کلثوم بیگم بار بار انکی بھلائیں لے رہیں تھی۔تاکہ نظر نا لگ جائے انہیں کسی کی۔
♡♡♡

ساحل تم رمشا کے ساتھ ایسا نہیں کرو ۔کوئی اپنی محبّت کو کسی اور کا نہیں ہونے دیتا ۔تم کیوں اسے کسی اور کے حوالے کر رہے ہو ۔وہ تم سے بہت محبّت کرتی ہے۔فاحرہ نے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ساحل کو دیکھ کر کہا۔جو وائیٹ کمیض شلوار پہنے ۔بالوں کو جل سے سیٹ کیے بھت ہینڈسم لگ رہا تھا۔

نہیں کرتی تھی وہ مجھ سے محبّت ۔نا میں اس سے محبّت کرتا ہوں باڑ میں جائے وہ ۔نفرت کرتا ہوں میں اس سے شدید نفرت ۔آئی سمجھ بات آپکو میری ۔آئندہ میرے سامنے اس کا نام مت لینا بہت مہربانی ہوگی آپ کی۔ساحل غصے سے کہتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

افف !!آپی اتنا غصہ کرتے ہیں اب یہ ۔کیا ہوگیا ہے انہیں ۔مناہل نے کمرے سے باہر جاتے ساحل کو دیکھ کر کہا۔

چھوڑو اسے کرنے دو اپنی مرضی ۔کسی کی نہیں سنتا یہ ۔جانے دو۔چلو ہم بھی چلے ۔فاحرہ نے افسوس سے سر جھٹک کر کہا۔

♡♡♡

منگنی پر صرف قریبی رشتے داروں کو بلایا گیا تھا۔ساحل لوگ بھی آگئے تھے۔اب سب رمشا اور سونیا کا انتظار کر رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد عافیہ اور اسما رمشا اور سونیا کو لے کر آئیں ۔رمشا جب اسما کے ہمراہ ساحل کے پاس سے گزری تو ساحل کا دل کیا وہ اسے اپنے دل میں قید کر لے ۔تاکہ وہ اس سے کبھی دور نا جا سکے۔مگر اب دیر ہوگئی تھی۔

انگوٹھی پہنانے کی رسم پر رمشا نے ایک نظر ساحل کو دیکھا ۔وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔پھر ایک نظر جلیل صاحب پر ڈالی ۔جو مسکرا کر اسے انگوٹھی پہنانے کا اشارہ کر رہے تھے ۔

رمشا کی آنکھ سے آنسوں نکل کر زمین بوس ہوگیا۔اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے حارب کو انگوٹھی پہنائی ۔پھر حارب نے اسے پہنائی ۔سب نے تالیاں بجائی سوائے ساحل کے۔

اس کے بعد ساحل نے رمشا کو بنا دیکھے سونیا کو انگوٹھی پہنائی ۔پھر سونیا نے بھی پہنائی ۔رمشا سے یہ سب دیکھنا برداشت نا ہوا ۔تو وہ سب سے نظر بچاتی اپنے کمرے میں چلی گئی ۔

♡♡♡

کمرے میں جا کر وہ بے حد روئی ۔

رمشا کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو۔ راحیل نے رمشا کے کمرے میں داخل ہوتے پوچھا۔

ک۔کچھ نہیں وہ بس ایسے ہی۔رمشا جلدی سے کھڑی ہو کر اپنے آنسوں صاف کر کے بولی۔

اتنا رو رو کر تھکتی نہیں ہو تم۔راحیل نے اس کے پاس آکر کہا۔

نہ ۔نہیں میں رو تو نہیں رہی ۔راحیل کے قریب آنے پر رمشا نے ہکلاتے ہوئے ۔

ہمم !!بہت خوبصورت لگ رہی ہو آج ۔دل کرتا ہے تمہیں اپنا بنا لوں۔راحیل نے رمشا کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔اور یہ منظر کسی تیسرے کی آنکھوں میں مرچی کی طرح چبا تھا۔اور وہ شخص غصے سے واپس چلا گیا۔

راحیل بھائی !!یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ ۔رمشا نے نا سمجھی سے پوچھا۔
تم اتنی نا سمجھ بھی نہیں ہو ۔جتنی تم بنتی ہو یار۔پیار کرتا ہوں تم سے۔تمھاری خوبصورتی پر مر مٹا ہوں۔بہت کوشش کی روکنے کی مگر یہ دل ہیں نا ۔بہت بدتمیز ہے۔راحیل نے مسکرا کر کہا۔

کیا بکواس ہے یہ ۔شرم نہیں آتی آپکو ۔میں آپکو اپنا بھائی سمجھتی ہوں ۔اور آپ کی اتنی گندی سوچ ہے میرے لیے۔رمشا نے غصے میں کہا۔

کیوں رمشا کسی غیر کے ساتھ چھپ چھپ کر مل سکتی ہو ۔پیار کر سکتی ہو ۔تو مجھ سے کیوں نہیں میں تو تمہارا کزن ہوں نا ۔بھائی نہیں ۔اور کزنز میں تو سب چلتا ہے۔بس تم مجھ سے دوستی کر لو ۔پیار بھری باتیں کیا کرو ۔شادی کے لیے تمھیں تنگ نہیں کروں گا ۔شادی تم حارب سے ہی کرنا ۔شادی تک میری بن کر رہ لو۔راحیل نے رمشا کے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھاتے کہا۔

چٹاخ !!!میں آپکو کوئی کھیلونا لگتی ہوں۔جو جب جس کا جی چاہا کھیل لیا ۔ہاں غیر سے محبّت کی کم از کم وہ آپ کی طرح گندی سوچ یا نیت تو نہیں رکھتا تھا۔ میری عزت تو کرتا تھا ۔آپ تو میری نفرت کے بھی قابل نہیں محبّت تو دور کی بات ہے ۔ میں نے آپ پر بھروسہ کیا اور آپ نے کیا کیا۔گھن آتی ہے مجھے اپنے آپ سے۔ رمشا نے راحیل کے چہرے پر تھپڑ مارتے شدید غصے سے کہا۔جیسے جانے کے لیے موڑی راحیل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

رمشا تم نے مجھے تھپڑ مار کر اچھا نہیں کیا۔ میں سب کو بتا دوں گا۔کہ تم کسی غیر کے ساتھ محبّت کرتی تھی۔اور چھپ چھپ کر ملتی تھی ۔راتوں میں بھی۔اور تم جانتی ہو نا پھر کیا ہوگا ۔چاچو تو سیدھا اوپر پہنچ جائیں گے۔حارب کیا کوئی بھی تم سے شادی نہیں کرے گا۔راحیل نے زہر خند لہجے میں کہا۔اور رمشا کا ہاتھ جھٹک کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

اللہ جی !!پلیز میری عزت کی حفاظت کیجئے گا۔میری مشکل آسان کیجیئے گا۔رمشا نے روتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا۔

♡♡♡

رمشا تم نے کیوں کیا ایسا۔نا میں جی سکتا ہوں نا میں مر سکتا ہوں۔ساحل نے بے بسی سے اپنے بالوں میں ہاتھ ڈالتے کہا۔رمشا کے جانے کے بعد وہ بھی رمشا سے بات کرنے کے لیے آیا تھا۔وہاں راحیل کو دیکھ کر اور اسکی باتیں سن کر ساحل کی بچی کچی محبّت بھی دم توڑ گئی ۔

میرے دل میں اب صرف نفرت ہے تمھارے لیے ۔تم جیسی گھٹیا لڑکی سے میں نے محبّت کر بھی کیسے لی ۔اب تم مرو یا جیو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ساحل نے ضبط سے سرخ ہوتیں آنکھوں سے بہتے نمکین پانی کو صاف کر کے کہا۔وہ بے بسی کی انتہا پے تھا۔

کبھی نا آئے میرے ساتھ چل کے۔
ہمیشہ گئے مجھے برباد کر کے۔

اگر کبھی آجاؤ میری میت پے۔
تو کہ دینا۔ابھی سویا ہے تجھے یاد کر کے۔

♡♡

سونیا رکو مجھے تم سے بات کرنی ہے۔راحیل نے سونیا کو اپنے کمرے میں جاتے دیکھ کر کہا۔

جی کہیئے !!سونیا نے پلٹ کر حیرانگی سے جواب دیا۔کیوں کہ یہ پہلے بار تھی ۔جو راحیل اس سے خود بات کرنے آیا تھا۔

تم تو کہتی تھی ۔تمہیں مجھ سے محبّت ہے ۔پھر کسی اور سے منگنی کیوں کر لی ۔یہی تھی تمھاری محبّت 2 دن کی۔راحیل نے سونیا کے ہاتھ میں پہنی انگوٹھی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

راحیل آپکو کیا فرق پڑتا ہے ۔میں زندہ رہوں یا مر جاؤں ۔آپ نے بھی تو منگنی کی نا افرا سے۔سونیا نے بھیگے لہجے میں کہا۔

میں مانتا ہوں ۔میں نے تمھیں ٹھکرا کر غلطی کر دی ۔مجھے معاف کر دو سونی۔راحیل نے اس کے آنسوں صاف کر کے کہا۔

نہیں راحیل آپ معافی نا مانگے۔ میری محبّت آج بھی صرف آپ کے لیے ہے میرا دل صرف آپ کے نام پر دھڑکتا ہے۔سونیا نے راحیل کے ہاتھ تھام کر کہا۔

سونی تو پھر تم اپنی محبّت کا ثبوت دو۔میرے لیے کیا کر سکتی ہو۔راحیل نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

جو آپ بولیں۔آپ کے لیے تو میں جان بھی دے سکتی ہوں۔سونیا نے محبّت سے کہا۔

تو ٹھیک ہے۔ تم اپنے کمرے میں جاؤ ۔اور یہ کچھ پیسے اور کچھ زیور ہے۔اور رمشا کے کپڑے یہ سب ایک بیگ میں ڈال کر ۔بیگ اسکی الماری میں ہی رکھ دو۔راحیل نے اپنے پوکیٹ سے کچھ پیسے اور زیور نکال کر سونیا کو دیتے کہا۔

مگر کیوں !!اگر مگر کچھ نہیں ۔ تم مجھے اپنے ساتھ دیکھنا چاہتی ہو ۔تو رمشا کو رستے سے ہٹانا ضروری ہے۔راحیل نے سونیا کی بات بیچ میں کاٹ دی۔

ٹھیک ہے۔سونیا مسکرا کر کہتی اپنے کمرے میں چلی گئی ۔جہاں رمشا نیند کی گولی کھائے سو چکی تھی۔

رمشا تھپڑ مار کر تم نے بہت غلط کیا۔اب دیکھتا ہوں کیسے تم بچتی ہو ۔راحیل نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

♡♡♡

رمشا اب راحیل کے سامنے کم ہی آتی جاتی تھی ۔وہ بلکل چپ سی رہنے لگی تھی۔

رمشا بیٹا چلو نا آج سونیا کے سسرال والوں نے بلایا ہے کھانے پر تم نے نہیں جانا۔آمینہ بیگم نے رمشا کے چہرے پر آئے بالوں کو اس کے کان کے پیچھے کرتے پیار سے پوچھا۔

نہیں امی مجھے کہیں بھی نہیں جانا۔آپ لوگ جائیں۔رمشا نے ان کے گلے لگ کر کہا

بیٹا یہ کیا حالت بنائی ہے تم نے اپنی ۔آج کل کی لڑکیوں کو دیکھو ہر وقت تیار شیار رہتی ہیں اور ایک تم ہو جو نا گھر سے باہر نکلتی ہو .نا مسکراتی ہو نا کسی سے بات کرتی ہو ۔آمینہ بیگم نے اسے اپنے سے الگ کر کے پوچھا۔

میرا دل نہیں کرتا ۔رمشا نے بیزاریت سے کہا۔

کیوں؟؟ آمینہ بیگم نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھ کر کہا۔

میں بھی نہیں جانتی۔رمشا نے جھنجلا کر کہا۔

تم اکیلی کیسے رہو گی۔سونیا کو بھی برا لگے گا تم نہیں جاؤ گی تو۔آمینہ بیگم نے کہا۔

رہ لوں گی ۔رمشا نے کہا۔
ٹھیک ہے میں چلتی ہوں۔باقی سب چلے جائیں گے مجھے چھوڑ کر اپنا خیال رکھنا۔آمینہ بیگم کہتیں کمرے سے چلی گئی ۔

امی کہتے ہیں !!ماں اولاد کا ہر دکھ بن کہے سمجھ جاتی ہے۔پھر آپ کو کیوں نظر نہیں آتا میں بہت تکلیف میں ہوں۔آپ کو مجھ سے زیادہ دوسروں کی فکر ہے۔رمشا نے دکھ سے سوچا۔

♡♡♡

ہیلو احسن کیسے ہو۔سب کے جانے کے بعد رمشا سو گئی تھی ۔اب کافی وقت ہوگیا تھا ۔یہ سوچ کر کے وہ لوگ آنے والے ہونے گے ان کا انتظار کرنے کے ساتھ ساتھ ۔ اس نے احسن کو کال کی تاکہ تھوڑا ٹائم ہی گزر جائے ۔اور دل کو بھی تھوڑا سکون ملے ۔

میں ٹھیک ٹھاک شکر اللہ کا۔تم سناؤ کیسی ہو ۔طبیعت کیسی ہے ۔احسن نے بھی پیار سے پوچھا۔

ٹھیک ہوں شکر اللہ کا۔طبیعت بھی ٹھیک ہے۔تم کب آؤ گے۔مجھے تمھاری بہت یاد آتی ہے۔تم منگنی پر بھی نہیں آئے۔رمشا نے شکوہ کنا انداز میں کہا۔

تم تو جانتی ہو ۔میں اپنی پڑھائی کی وجہ سے یہاں رکا ہوں۔پڑھائی مکمل کر کے ہی آؤں گا نا۔احسن نے کہا۔

احسن ایک بات کہوں۔رمشا نے اپنے لب کاٹتے احسن سے پوچھا۔

اگر میں بولوں گا نہیں۔تو پھر بھی تم کہو گی۔بولو کیا بات ہے۔ویسے تم کب سے پوچھ کر بات کرنے لگی ۔احسن نے ہنس کر کہا۔

احسن مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے ۔میں تم لوگوں دور ہوجاؤں گی۔مجھے تم سے ایک وعدہ چاہیے ۔رمشا نے سنجیدگی سے کہا۔

کیا ہوا ۔تم ٹھیک ہو نا ۔پلیز رمشا کیا پریشانی ہے مجھے بتاؤ۔میں تم سے چھوٹا ضرور ہوں ۔مگر اس قابل ہوں کہ ۔تمھاری پریشانی دور کر سکوں ۔احسن نے فکر مندی سے کہا۔

میں ٹھیک ہوں۔تم بس وعدہ کرو۔مجھ سے ۔کہ میں ہوں یا نا ہوں۔تمھارے ساتھ۔مگر تم نے ہر قدم پر ہر فیصلے میں حسنی کا ساتھ دینا ہے ۔اللہ کے بعد اس کی حفاظت تمھاری ذمداری ہے۔وعدہ کرو اس کا خیال اپنی جان سے زیادہ بڑھ کر رکھو گے۔اس کے معملے کسی پر اتنی آسانی سے بھروسہ نہیں کرو گے۔نا اپنوں پر ۔نا غیروں پر۔ وعدہ کرو۔رمشا نے بھیگے لہجے میں کہا۔

رمشا تم کیا بول رہی ہو۔تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی ۔ سمجھ گئی نا تم۔ تمھیں کیا ہوگیا ہے۔تم پہلے والی رمشا نہیں ہو۔احسن نے پریشانی اور دکھ سے کہا۔

احسن وعدہ کرو۔رمشا نے پھر سے کہا۔

ٹھیک ہے وعدہ کرتا ہوں ۔جو تم نے کہا انشاءاللہ تمہارا مان نہیں توڑوں گا۔احسن نے سنجیدگی سے کہا۔

اب تم بتاؤ کیا ہوا تمہیں ۔احسن نے پریشانی سے پوچھا ۔

آپ یہاں کیا کر رہیں ہیں۔اس سے پہلے رمشا احسن کو جواب دیتی اپنے کمرے میں آتے راحیل کی دیکھ کر حیرانگی اور گھبراہٹ سے بولی ۔ کیوں کہ سب پشاور گئے تھے ۔تو یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔یہ سوچ کر رمشا کا دل کانپ اٹھا ۔

رمشا کون ہے ۔کیا ہوا ۔رمشا جواب دو ۔کیا ہوا۔احسن نے رمشا کی گھبرائی ہوئی آواز سن کر پریشانی سے پوچھا۔مگر رمشا جواب دیتی راحیل نے اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر کال کاٹ دی ۔اور موبائل دور پھینک دیا۔

راحیل بھائی یہ آپ کیا کر رہیں ہیں۔رمشا نے راحیل کو اپنے قریب آتا دیکھ کر گھبرا کر کہا ۔

راحیل بھائی پلیز مجھے جانے دیں ۔میں آپکو بھائی کہتی ہوں ۔اسکا تو مان رکھ لیں ۔خدا کا واسطہ ہے آپکو مجھے جانے دیں ۔رمشا نے روتے ہوئے کہا۔مگر سامنے والے پر اس کے بہتے آنسوؤں کا اثر نا ہوا۔اس کے سر پر شیطان سوار تھا۔

چٹاخ !!آج خود کو تم نہیں بچا سکتی رمشا۔تم اگر شرافت سے میری بات مان جاتی تو ۔مجھے یہ سب کرنے کی نوبت نا آتی ۔راحیل نے رمشا کے بھاگنے پر اس کے چہرے پر تھپڑ مار کر کہا ۔اس نے اتنی شدت سے تھپڑ مارا تھا کہ ۔رمشا بیڈ پر گر گئی ۔اور اس کا گال سرخ ہوگیا۔

راحیل بھائی پلیز !!رمشا کہاں ہو بیٹا۔رمشا نے راحیل سے دور ہوتے ہاتھ جوڑ کر کہا۔اس سے پہلے راحیل اسے ہاتھ لگاتا ۔آمینہ بیگم نے کمرے کی طرف آتے رمشا کو آواز دی ۔اور رمشا نے بھاگ کر دروازہ کھولا ۔اور آمینہ بیگم کے گلے لگ کر رونے لگی۔

کیا ہوا رمشا رو کیوں رہی ہو۔آمینہ بیگم نے اس کے بال سہلاتے پریشانی سے پوچھا۔

امی ۔و۔وہ ۔ر۔راحیل بھائی ۔نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔اور ۔چچی جان پہلے آپ اس سے پوچھیں میں نے کیوں اس پر ہاتھ اٹھایا ۔رمشا کی بات پوری ہونے سے پہلے راحیل نے کہا۔

کیا مطلب کیا ہوا ۔کوئی مجھے بتائے گا۔آمینہ بیگم نے رمشا کو اپنے سے الگ کرتے پوچھا۔باقی سب بھی آگئے تھے ۔وہ بھی یہ سب دیکھ کر پریشان ہوگئے تھے۔

رمشا بیٹا کیا ہوا میری گڑیا۔جلیل صاحب نے رمشا کے پاس آکر فکر مندی سے پوچھا۔

یہ کیا بتائے گی ۔چلچو میں بتاتا ہوں۔یہ گھر سے بھاگنے کی تیاری میں تھی وہ تو شکر کریں میں آگیا۔یہ کسی اور سے محبّت کرتی ہے۔اور اس کے لیے ہی یہ سونیا کے سسرال نہیں گئی ۔تاکہ اسے بھاگنے کا موقع مل جائے ۔جب میں گھر آیا تو یہ گھر سے باہر جا رہی تھی۔میں نے سمجھانے کی بہت کوشش کی مگر یہ ۔سن نہیں رہی تھی ۔تو مجھے اس پر ہاتھ اٹھانا پڑا۔راحیل نے رمشا کی طرف دیکھ کر کہا۔

امی جھوٹ بول رہے ہیں یہ۔م !!اگر میں جھوٹ بول رہا ہوں ۔تو یہ بیگ میں کپڑے کیوں ہیں ۔ راحیل نے رمشا کی الماری سے بیگ لا کر کہا۔

ہاں ماموراحیل سچ کہ رہا ہے۔سونیا نے بھی راحیل کا ساتھ دیا۔

چٹاخ !!!یہی تربیت کی تھی میں نے تمھاری کہ تم ہماری پیٹ پیچھے یہ سب کرو ۔ذرا خیال نہیں آیا ۔تمہیں اپنے ابو کی عزت کا۔آمینہ بیگم نے رمشا کے چہرے پر تھپڑ مار کر کہا ۔

ابو آپ میری بات تو سنے۔رمشا چلی جاؤ میری نظروں سے دور مجھے مجبور مت کرو کہ میں تمھاری جان لے لوں ۔رمشا کی بات پوری ہونے سے پہلے جلیل صاحب نے ہاتھ اٹھا کر غصے سے کہا۔

امی پلیز میری بات کا یقین کریں ۔رمشا نے آمینہ بیگم کو دیکھ کر کہا۔

چلی جاؤ یہاں سے رمشا ۔۔ آمینہ بیگم نے شدید غصے سے کہا۔رمشا ان کے غصے سے سہم گئی ۔اور اپنے کمرے میں چلی گئی ۔

تنہائی جب مقدر میں لکھی ہے
تو کیا شکایت اپنوں اور بیگانوں سے

ہم مٹ گئے جن کی چاہت میں
وہ باز نہیں آتے ہمیں آزمانے سے

جلیل اگر وہ کسی اور کو پسند کرتی تھی ۔تو تم ہمیں بتا دیتے ۔یوں ہمارا تماشا بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ ساجد صاحب نے سخت لہجے میں کہا۔

بھائی ہم بہت شرمندہ ہیں ۔ہمیں نہیں پتا تھا ۔کہ وہ ایسا کچھ کر جائے گی۔آمینہ بیگم سر جھکا کر کہا ۔

بیٹا تم دونوں میرے بیٹے ہو ۔اس لیے میں کہوں گی ۔سوچ سمجھ کر فیصلا کرنا ۔ساجد بیٹا وہ بچی ہے ۔ غلطی ہوگئی اس سے ۔اب تم اتنا غصہ مت کرو ۔غصے میں انسان ہمیشہ غلط فیصلا کر جاتا ہے ۔جس سے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔غلط فہمیاں مت پالو میرے بچوں یہ گھر ٹوٹ جائے گا۔فاطمہ بیگم نے دونوں کو سمجھاتے کہا۔

اماں ہمارا رشتہ تو نہیں ٹوٹے گا۔مگر میں اب رمشا کو اپنی بہو نہیں بنا سکتی ۔یہ جان کر کے وہ کسی اور کو پسند کرتی تھی اور پتا نہیں کیسا تعلق تھا انکا ۔جو رمشا پر گھر سے بھاگنے کی نوبت آگئی ۔وہ میرے بیٹے کو کیسے خوش رکھے گی۔نورین بیگم نے کرخت بھرے لہجے میں کہا۔

نورین زبان سمبھال کر بات کرو۔تم نے اسے اس لڑکے کے ساتھ دیکھا ہے کبھی۔تم لوگ کیسے بچوں کی باتوں میں آکر یہ سب بول سکتی ہو۔رمشا بھی تو اس گھر کی بیٹی ہے۔فاطمہ بیگم نے غصے سے سخت لہجے میں نورین بیگم کو کہا۔

تو اماں آپکو لگتا ہے میرا بیٹا جھوٹ بول رہا ہے۔اس بد کردار لڑکی کے لیے آپ میرے بیٹے کو جھوٹا کہ رہیں ہیں۔زرمین بیگم نے راحیل کا ساتھ دیتے کہا۔

تائی امی میری بہن بد کردار نہیں ۔سوچ سمجھ کر بولیں ۔حسنی سے برداشت نا ہوا۔آمینہ بیگم کو اور جلیل صاحب کو رمشا کی اتنی توہین پر چپ بیٹھا دیکھ حسنی نے غصے سے کہا۔

حسنی تم جاؤ اپنے کمرے میں چھوٹی ہو تو چھوٹی بن کر رہو۔جلیل صاحب نے حسنی کو غصے سے دیکھ کر کہا۔

تم لوگ حارب سے پوچھ لو۔وہ بھی کیا رمشا کو چھوڑ دینا چاہتا ہے۔فاطمہ بیگم نے کہا۔

حارب سے کیا پوچھنا ۔وہ بھی تو یہی چاہے گا نا۔نورین بیگم نے کہا۔

امی میں رمشا سے ہی شادی کروں گا۔چاہے کچھ بھی ہو جائے ۔حارب سخت لہجے میں کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

♡♡♡

حارب آپ تو میری بات کا یقین کریں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ رات کے ٹائم حارب جب رمشا کے کمرے میں آیا تو رمشا اسے دیکھ کر اس کے پاس آکر بولی۔

تم صرف اتنا بتاؤ ۔کیا تم کسی اور سے محبّت کرتی تھی؟؟ صرف ہاں یا نا میں جواب چاہیے مجھے۔حارب نے سخت لہجے میں کہا۔

ہ ۔ہاں میں محبّت کرتی تھی ۔مگر حارب میں ن!!چپ ایک دم چپ تم شکر مناؤ کہ اب بھی میں تم جیسی بدکردار لڑکی سے شادی کر رہا ہوں۔کیوں کہ میں تم سے محبّت کرتا ہوں۔اور میں ان

لوگوں میں سے ہر گز نہیں ۔جو یہ جان کر کے ان کی محبّت کسی اور سے محبّت کرتی ہے ۔تو اسے اس انسان کے لیے چھوڑ دوں۔میں اپنی چیز توڑ تو سکتا ہوں۔مگر کسی اور کو نہیں دیتا ۔خیر مجھ سے بے وفائی کرنی کی سزا تو تمہیں شادی کے بعد دوں گا۔2 دن بعد ۔تم پر صرف میرا حق ہوگا۔حارب نے رمشا کو بالوں سے پکڑ کر اسکی آنکھوں میں سرخ آنکھیں گاڑ کر کہا۔اور ایک جھٹکے سے اس کے بال چھوڑتا کمرے سے چلا گیا۔

اور رمشا بے بسی سے وہیں زمین پر بیٹھ کر رونے لگی۔

♡♡♡

میرا دل کیوں بے چین ہے جیسے کوئی اپنا بہت تکلیف میں ہو ۔وجی تو ٹھیک ہوگا نا ۔ساحل نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچا۔وجی کچھ دنوں کے لیے بزنس کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا تھا۔

اسلام و علیکم بھائی کیسے ہیں آپ۔ساحل نے وجی کو کال کی 5 منٹ بعد کال آٹینڈ ہوئی اور وجی کی چہکتی آواز آئی ۔

وعلیکم اسلام میں ٹھیک ہوں۔کیا کر رہے ہو ۔ساحل نے پوچھا۔

کنزا سے بات کر رہا تھا۔آپ نے اس وقت کال کی خیریت تو ہے نا۔وجی نے پریشانی سے پوچھا۔

ہاں خیریت ہے ۔چل ٹھیک ہے ۔اللہ حافظ ۔اپنا خیال رکھنا۔ساحل نے اس کی پریشانی دور کی اور اللہ حافظ کہتے کال کاٹ دی۔

♡♡♡

رمشا تم نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا ۔آمینہ بیگم نے رمشا کے کمرے میں آکر اس کو سخت لہجے میں کہا۔

کب سے یہ سب چل رہا تھا۔حارب کا ہی ظرف ہے ۔جو تم سے شادی کرنے کے لیے تیار ہے اب بھی ۔اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو پلٹ کر تمہیں پوچھتا بھی نا۔رمشا کے چپ رہنے پر آمینہ بیگم کو مزید غصہ آیا۔

میرا تو دل نہیں چاہتا اب تمھاری شکل دیکھنے کا۔آمینہ بیگم کہتیں کمرے سے جانے لگی جب رمشا نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں روکا۔

امی مجھے اکیلا نا چھوڑے مجھے اس وقت سب سے زیادہ آپکی ضرورت ہے امی پلیز۔آپ تو ماں ہیں نا میری ۔آپ تو اپنی بیٹی کو سب سے زیادہ جانتی ہیں۔میں نے صرف محبّت کی ۔امی میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ۔جس سے آپکا سر شرم سے جھک جائے ۔پورا کمرہ رمشا سے سسکیوں سے گونج رہا تھا۔وہ ہر صورت آمینہ بیگم کو اپنی پاکدامنی کا یقین دلانا چاہتی تھی۔

امی آپ تو ماں ہیں نا میری۔ماں تو اپنی اولاد کی ہر بات بن کہے جان لیتی ہے ۔پھر آپ کیوں میرا یقین نہیں کر رہیں۔رمشا آمینہ بیگم کے قدموں میں ڈے گئی ۔

مت کہو مجھے امی۔ نہیں ہوں میں تمھاری ماں ۔ یہ سب کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا تمھیں۔اب جتنا جلدی ہو سکے بھول جاؤ۔اس انسان کو بھی ۔اپنی تعلیم اور خواب کو بھی۔ میں تو پہلے ہی تمہاری تعلیم کے خلاف تھی۔ تمھارے ابو کو شوق تھا ۔تمہیں پڑھانے کا ۔تمہارا خواب پورا کرنے کا۔

لیکن اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔کرتی ہوں تمھارے ابو سے بات جتنا جلدی ہو سکے تمھاری حارب کے ساتھ شادی کا سوچیں ۔آمینہ بیگم نے رمشا پر ایک سخت نگاہ ڈال کر ۔ اس کے آنسوؤں کے پرواہ کیۓ بغیر اس کے سر پر بم پھوڑا۔

رمشا نے سر اٹھا کر بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھا ۔

امی آپ ایسا کیسے کر سکتی ہیں میرے ساتھ۔میں بیٹی ہوں آپکی۔میں ابھی ان سب کے لیے تیار نہیں ہوں۔ آپ جانتی ہیں نا ۔میں پڑھنا چاہتی ہوں ۔اور !!!تو خود کو تیار کر لو ۔ بہت پڑھ لیا تم نے ۔پڑھ لکھ کر ہی تم یہاں تک پہنچی ہوں۔ہم بھی تمہیں نا پڑھاتے گھر بٹھا کر رکھتے تو

آج یہ دن نا دیکھنا پڑتا ہمیں۔اب خود کو حارب کے ساتھ شادی کے لیے تیار کر لو ۔آمینہ بیگم نے اس کی بات کاٹ کر غصے سے کہا۔

پتا نہیں کب سے چل رہا تھا یہ سب ۔اگر راحیل ہمیں نا بتاتا تو ۔تم تو چلی جاتی ہماری عزت مٹی میں ملا کر اس انسان کے ساتھ۔پتا نہیں پڑھنے جاتی تھی ۔یا اس انسان کے ساتھ۔

بس کر دیں امی خدا کے لیے بس کر دیں ۔نہیں ہوں میں ایسی ۔آپ تو ایسا نا کہیں آپ تو ماں ہیں میری ۔ اپنی بیٹی پر یقین نہیں اس گھٹیا راحیل پر۔

چٹاخ !!!آہ ۔اتنا زور سے تھپڑ پڑنے پر رمشا کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکلی ۔

اس نے ہماری عزت بچائے اور تم اسے ہی گھٹیا کہ رہی ہو ۔شرم نہیں آتی تمہیں ۔اتنا سب کرنے کے بعد بھی تمہاری زبان قینچی کی طرح چل رہی ہے۔اپنی غلطی دوسروں پر ڈال رہی ہو۔شرم آتی ہے مجھے ۔تمہیں اپنی اولاد کہتے ہوئے ۔اس سے بہتر تھا۔پیدا ہوتے ہی مر جاتی

تم۔رمشا کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی آمینہ بیگم نے اس کے چہرے پر تھپڑ مار دیا۔ اور سرد لہجے میں کہتیں کمرے سے چلی گئیں ۔

اسے روتا سسکتا چھوڑ کر ۔

رمشا اپنے تھپڑ سے سرخ ہوتے گال پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی ۔اسے تھپڑ نے اتنی تکلیف نہیں دی ۔ جتنی آمینہ بیگم کی باتوں نے دی ۔اتنی بے یقینی ۔کیا ایسے پل بھر میں بدل جاتے ہیں رشتے ۔ جنہیں آپ اپنا کہتے ہوں۔ بچپن سے جنھیں آپ اپنی ہر خوشی ہر غم میں اپنے سامنے دیکھتے آئیں ہوں ۔ایسے ہوتے ہیں اپنے جو آپ کی ایک غلطی پر آپکو اکیلا اذیت میں چھوڑ کر چلے جائیں۔ رمشا نے اپنی آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھ کر سوچا۔

میرے بے وفا صنم بے وفا ہوتا۔

آج نا یوں حال ہمارا ہوتا۔

لوگ کیوں مجھ کو برا کہتے

آج اگر وہ ہی بھلا ہوتا

میں بھی اک زندگی جیتی

اگر دل نا اس بے وفا سے لگایا ہوتا۔

♡♡♡

راحیل آپ نے کیوں کیا ایسا۔سونیا نے راحیل کے کمرے میں آتے ہوئے پوچھا۔

دیکھو سونی ۔رمشا اگر یہاں رہی تو وہ مجھے تم سے دور کر دے گی۔ اور میں اب تم سے دوری برداشت نہیں کر سکتا ۔رمشا یہاں سے جائے گی تو ہی میں پورے طریقے سے تمہیں اپناؤں گا۔راحیل نے سونیا کو دیکھ کر بظاہر محبّت سے کہا۔

لیکن رمشا کے یہاں ہونے سے کیا ہوتا ہے۔ سونیا نے پر سوچ انداز میں کہا۔

سونیا میں نے آج تک تمہیں نہیں بتایا اس نے بہت کوشش کی مجھے تم سے دور کرنے کی ۔تمھاری برائیاں کر کر کے ۔اور کل جب تم لوگ ساحل کے گھر گئے تھے ۔تو اس نے مجھے اپنے کمرے میں بلایا ۔اور ۔

مجھے تو شرم آتی ہے ۔اپنے منہ سے ایسی بات نکالتے ہوئے ۔اگر وہ یہاں رہی تو ایک نا ایک دن مجھ پر الزام لگا کر مجھے تم سے دور کر دے گی۔وہ لڑکی ہے سب اسکی بات کا ہی یقین کریں گے نا۔اور پھر ساجد چاچو مجھے گھر سے نکال دیں گے ۔اس لیے میں چاہتا ہوں ۔کچھ ایسا کروں وہ سیدھا اس گھر سے باہر ۔ہمیشہ کے لیے۔راحیل نے سونیا کے چہرے پر ڈر دیکھ کر کہا۔

اب تمھاری مرضی ہے تم میرا ساتھ دو یا نا دو۔راحیل نے ایک آخری تیر چلایا۔ جو سیدھا نشانے پر لگا۔

نہیں راحیل میں آپکو کھونے کا سوچ بھی نہیں سکتی ۔میں آپ کے ساتھ ہوں۔اس گھٹیا لڑکی کو ایسی سزا دوں گی آپکو مجھ سے چھیننے کی۔جو اس نے کبھی سوچی بھی نہیں ہو گی۔سونیا نے راحیل کو دیکھ کر محبّت سے کہا۔پھر رمشا کے لیے نفرت سے بولی ۔

♡♡♡

ساحل آپ نے کیوں کیا ایسا میرے ساتھ۔ نا آپ سونیا کا ہاتھ تھامتے نا آج میں اس حال میں ہوتی ۔

یا اللہ میں کیا کروں ۔میں پل پل مر رہی ہوں۔میری مدد کریں اللہ جی ۔میں بہت تکلیف میں ہوں۔مجھ سے جانے انجانے میں جو گناہ ہوئے میں انکی سچے دل سے معافی مانگتی ہوں۔رمشا نے روتے ہوئے آسمان کو دیکھ کر سوچا۔

جن آنکھوں میں شرارت تھی ۔خوشی تھی۔وہ آج صرف آنسوؤں سے بھری دکھ میں مبتلا تھیں۔

♡♡

دوستی کی وفاداری میں غم کا اندھیرا آتا کیوں ہے۔
جسے ہم نے چاہا وہ ہمیں رلاتا کیوں ہے۔

اگر وہ میرے نصیب میں نہیں
تو خدا ایسے لوگو سے ملاتا کیوں ہے۔

ابو مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔رمشا نے جلیل صاحب کے کمرے میں آتے نظر جھکا کر کہا۔

میں تمھاری شکل نہیں دیکھنا چاہتا ۔جاؤ یہاں سے۔جلیل صاحب جو کھڑکی کے پاس کھڑے کسی گہری سوچ میں گم تھے ۔رمشا کی آواز پر بنا اسے دیکھے سخت لہجے میں بولے۔

ابو میری صرف اتنی غلطی ہے میں نے محبّت کی۔ اس کے لیے میں آپ سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتی ہوں۔مگر میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔وہ سب جھوٹ تھا ۔جو راحیل نے کہا ۔میں جھوٹ نہیں بول رہی ۔کوئی کیا سوچتا ہے کیا نہیں مجھے فرق نہیں پڑتا۔مگر آپ کا یہ رویہ میری جان لے لے گا۔آپ مجھے مار لیں ۔ڈانٹ دیں مگر مجھ سے منہ مت موڑیں ۔میں مر جاؤں گی ابو۔آپ کی گڑیا بکھر جائے گی۔رمشا روتے روتے جلیل صاحب کے قدموں میں ڈے گئی ۔

اگر تم مجھے منگنی سے پہلے بتا دیتی تو میں تمھارے لیے اس رشتے کو توڑ دیتا ۔مگر اب میں کچھ نہیں کر سکتا۔وہ تو شکر ہے حارب نے شادی سے انکار نہیں کیا۔ورنہ میں کیا کرتا ۔لوگ طرح طرح کی باتیں بناتے ۔ اب جو ہوا بھول جاؤ۔اور کل تمہارا حارب کے ساتھ نکاح ہے ۔اور رخصتی بھی۔اگر یہ سب نا ہوتا۔تو تمھاری شادی دھوم دھام سے ہوتی مگر۔ جلیل صاحب نے رمشا کو کندھوں سے تھام کر کھڑا کیا۔ اور سخت لہجے میں بولے۔

یہ آپ کیا کہ رہیں ہیں۔میں ابھی پڑھنا چاہتی ہوں۔اور بڑے ابو نے تو کہا تھا ۔میری پڑھائی مکمل ہونے تک رخصتی نہیں ہوگی۔پھر یہ کیوں ۔رمشا نے بے یقینی سے سر اٹھا کر دیکھا آنکھوں میں حیرت ہی حیرت تھی۔

بیٹا بھول جاؤ سب ۔ پڑھ لکھ کر سوائے بے عزتی کروانے کے اور کیا کرو گی۔ جلیل صاحب کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولے۔

آپ میرے لیے سانس لینا مشکل بنا رہیں ہیں۔وہ لوگ شک کرتے ہیں مجھ پے ۔میں کیسے رہوں گی ان کے ساتھ۔ اور آپ کا فرض تھا مجھ سے ایک بار آکر پوچھ لیتے۔کہ میں راضی بھی ہوں اس رشتے پر یا نہیں ۔مگر مجھ سے تو تب پوچھا گیا ۔جب سارے فیصلے خود کر لیے۔اگر میں نے جانا ہوتا کہیں تو منگنی سے پہلے جا چکی ہوتی ۔سچ یہ ہے ابو باقی سب کی طرح آپ کو بھی مجھ پر بھروسہ نہیں ۔ رمشا کہتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی ۔

پیچھے جلیل صاحب اسے نم آنکھوں سے دیکھتے رہ گئے ۔

♡♡♡♡

ساحل بھائی ۔رمشا کی شادی کا کارڈ آیا ہے ۔آج رمشا کا نکاح ہے ۔مناہل نے ساحل کی طرف کارڈ بڑھاتے کہا۔

تو میں کیا کروں اس کارڈ کا۔ساحل نے بنا اسے دیکھے جواب دیا۔

آپکو ہی بلایا ہے۔ یہ کارڈ آپ کے لیے ہے۔مناہل نے اس کے پاس صوفے پر بیٹھ کر کہا۔جو لیپ ٹاپ پر مصروف تھا ۔مگر رمشا کے نکاح کی بات پر وہ کوشش کرنے کے باوجود اپنا دیہان کام پر نہیں لگا پا رہا تھا۔

تم لوگ چلے جانا ۔میں نہیں جانا چاہتا ۔ساحل نے سخت لہجے میں سنجیدگی سے کہا۔

کیوں ۔مناہل نے اس کے لہجے کی سختی کی پرواہ کئے بغیر پوچھا۔

میں بزی ہوں اس لیے۔فضول کاموں کے لیے میرے پاس ٹائم نہیں۔ساحل نے اپنے چہرے کے تاثرات چھپاتے کہا۔

ہمم !!اسکی بات پر مناہل نے ہاں میں سر ہلایا۔

اب جاؤ یہاں سے میں کام کر رہا ہوں۔مجھے ڈسٹرب مت کرو۔ ساحل نے جھنجلا کر کہا۔

کیا آپ کو سچ میں ایسا لگتا ہے کہ رمشا آپکو دوکھا دے سکتی ہے۔آپ نے کیسے کسی کی بھی باتوں میں آکر اسے بے وفا مان لیا۔آپ تو محبّت کرتے تھے نا۔کیسی محبّت ہے آپ کی بھائی ۔آپکو اس پر یقین ہی نہیں تھا۔

اور اس کمرے میں خود کو قید کر کے رکھنے کا کیا مطلب ہوا ۔ سچ کہوں تو آج بھی آپ اس سے محبّت کرتے ہو ۔ مگر اب دیر ہوگئی۔مناہل نے سخت لہجے میں کہا۔

مناہل بکواس بند کرو اپنی اور جاؤ یہاں سے ۔ میرا دماغ خراب مت کرو ۔ورنہ۔ساحل نے شدید غصے سے کہا۔

ورنہ کیا کریں گے آپ ۔ہاتھ اٹھائیں گے مجھ پر ۔یہ بھی کر لیں ۔ لیکن بھائی رمشا کو تکلیف دے کر آپ بھی کبھی چین سے نہیں رہ پائیں گے ۔اور سونیا کو میں اپنی بھابھی کبھی تسلیم نہیں کروں گی ۔اگر وہ اس گھر میں آئی تو میں ہوسٹل چلی جاؤں گی ۔یاد رکھیئے گا۔ مناہل غصے سے کہتی کمرے سے چلی گئی ۔

مجھے خود سمجھ نہں آرہا کیا کروں ۔لیکن میں رمشا کو کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا ۔مجھے ہی کچھ کرنا ہوگا ۔مناہل کے جانے کے بعد ساحل نے لیپ ٹاپ بند کر کے جھنجلا کر کہا۔اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

♡♡♡

امممم !!رات کے وقت جب رمشا سو رہی تھی تب کوئی اس کے کمرے میں آیا ۔اور رمشا کو کولورفورم کے ذریعے بے ہوش کرنے کے لیے اس کے منہ پر رومال رکھا ۔رمشا نے بہت مذامت کی اپنے آپ کو چھڑانے کے لیے ۔اندھیرا ہونے کی وجہ سے رمشا ان کے چہرے بھی نہیں دیکھ پائی ۔مگر چند پل بعد وہ خود ہوش و خرد سے بیگانہ ہوگئی۔۔

اب جلدی اٹھا اس کو اس سے پہلے کوئی آجائے۔ان میں سے ایک نے کہا۔

کوئی نہیں آئے گا۔سب سوئے ہوئے ہیں۔دوسرے نے رمشا کو اٹھانے میں اسکی مدد کرتے کہا۔

تو جاگ سکتے ہیں۔ پہلے والے نے پھر سے کہا۔

ایسے تو نہیں جاگے گے ۔مگر تیری آواز سن کر جاگ جائیں گے ۔باتیں کم کر اور کام زیادہ ۔انہوں نے رمشا کو کمرے سے باہر لے جاتے کہا۔

♡♡♡

یہ میں کہاں ہوں۔ رمشا کو جب ہوش آیا ۔تو خود کے ایک کمرے میں بند پایا ۔کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی تھی۔رمشا کے ہاتھ پاؤں کھلے تھے ۔ رمشا نے گھبرا کر سوچا۔

دروازہ کھولو ۔مجھے کیوں لائے ہو یہاں ۔میں نے کیا بگاڑا ہے ۔تم لوگو کا ۔پلیز مجھے جانے دو۔ رمشا نے دروازہ بجاتے چلا کر کہا۔

کوئی ہے پلیز دروازہ کھولو ۔ جانے دو مجھے ۔دوسرے طرف سے جواب نا ملنے پر رمشا نے روتے ہوئے کہا۔مگر جواب ندارت۔رمشا دروازے کے ساتھ ہی بیٹھتی چلی گئی ۔اس کمرے میں نا کوئی کھڑکی تھی نا کوئی روشن دان ۔

ابو پریشان ہو رہے ہوں گے ۔اور آج تو نکاح تھا میرا۔رمشا نے روتے ہوئے سوچا۔

یا اللہ میری مدد کریں ۔میرے ساتھ ہی کیوں ہو رہا ہے ایسا۔میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے۔رمشا نے کہا

♡♡♡

رمشا جلدی اٹھو تیار ہوجاؤ ۔آمینہ بیگم نے رمشا کے کمرے میں داخل ہوتے کہا۔ان کے ہاتھ میں کچھ شاپر تھے۔

رمشا۔۔انہوں نے کمبل ہٹا کر دیکھا ۔رمشا کو وہاں نا پا کر باتھروم کی طرف آکر آواز دی۔مگر وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔

رمشا کہاں گئی ۔آمینہ بیگم نے پریشانی سے سوچا۔

کیا ہوا ممانی جان ۔رمشا کہاں ہیں ۔مہمان آرہے ہیں۔اور اس کا کچھ پتا ہی نہیں۔سونیا نے کمرے میں داخل ہوتے ۔آمینہ بیگم کو بیڈ پر پریشان بیٹھا دیکھ پوچھا۔

بیٹا رمشا اپنے کمرے میں نہیں ہے۔آمینہ بیگم نے سخت پریشان ہوتے کہا۔

کہاں گئی وہ ۔باہر بھی نہیں دکھی وہ مجھے ۔میں کال کرتی ہوں۔سونیا نے بھی پریشانی سے اپنے موبائل پر رمشا کو کال کرتے فون کان کے ساتھ لگایا ۔

ٹرین ٹرین ٹرین !!ممانی رمشا کا فون تو یہاں ہے۔وہ کہاں گئی ۔نیچے سب اس کا انتظار کر رہیں ہیں کیا جواب دیں گے سب کو ۔سونیا نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے رمشا کے فون کو اٹھا کر کہا۔

ممانی یہ خط ۔سونیا کی نظر موبائل کے نیچے رکھے خط پر پڑی ۔تو اس نے آمینہ بیگم کو خط دکھا کر کہا۔

پ ۔پڑھو کیا ہے اس خط میں ۔آمینہ بیگم نے کسی سوچ کے تہت گھبراہٹ سے کہا۔

امی ابو میں نے آپکو بہت بار اشاروں میں سمجھانے کی کوشش کی ۔ابو رات کو آپ کے پاس بھی اس لیے آئی ۔کہ میں حارب سے شادی کے لیے تیار نہیں ۔پہلے میں نے سوچا وقت مل جائے گا۔لیکن آپ لوگو نے کل نکاح رکھ دیا ۔اس لیے میں یہ گھر چھوڑ کر جا رہی ہوں ۔اس انسان کے پاس جس سے میں نے محبّت کی ۔مجھے ڈھونڈنے کی کوشش مت کیجیئے گا۔میں اب کبھی واپس نہیں آؤں گی۔ہو سکے تو مجھے معاف کیجئے گا۔اللہ حافظ۔آپکی رمشا !!!سونیا نے خط پڑھ کر ایک نظر آمینہ بیگم کو دیکھا ۔

یہ نہیں ہو سکتا ۔وہ ایسے کیسے جا سکتی ہے۔ہماری عزت کو مٹی میں ملا کر ۔میں کیا جواب دوں گی۔نیچے جا کر ساجد بھائی اور نورین بھابھی کو کیا جواب دوں گی۔رمشا تم نے یہ کیا کیا۔ اللہ تمہیں کبھی خوش نا رکھے ۔تم جیسی اولاد اللہ کسی دشمن کو بھی نا دے۔آمینہ بیگم نے روتے ہوئے کہا۔

ممانی آپ سمبھالیں خود کو۔آئیں نیچے چلتے ہیں۔سب کو بتانا تو ہوگا ہی نا۔سونیا نے آمینہ بیگم کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

♡♡♡

کیا ہوا آمینہ ۔رمشا کہاں ہے ۔سب انتظار کر رہے ہیں ۔جلیل صاحب نے آمینہ بیگم کو سیڑھیوں سے نیچے آتا دیکھ ان کے پاس جا کر پوچھا۔

وہ۔و۔وہ رمشا !!!کیا ہوا ۔تم اتنی گھبرا کیوں رہی ہو ۔رمشا ٹھیک ہے نا ۔جلیل صاحب نے انکی حالت دیکھ کر فکر مندی سے پوچھا۔باقی سب بھی وہاں آگئے ۔

ماموجان !!یہ لیں ۔سونیا نے جلیل صاحب کی طرف خط بڑھاتے کہا۔

یہ کیا ہے۔جلیل صاحب نے خط کو دیکھ کر نا سمجھی سے پوچھا۔

کہاں ہے رمشا بتاؤ آمینہ۔نورین بیگم نے آمینہ بیگم کو جھنجوڑ کر پوچھا۔

چلی گئی وہ اس گھر سے۔میری عزت کو روند کر چلی گئی ۔جلیل صاحب نے کانپتی آواز میں کہا ۔خط ان کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔انہوں نے ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا ۔

آہ ۔ماموں ۔جلیل کیا ہوا آپکو ۔جلیل آنکھیں کھولیں ۔خدا کے لیے۔جلیل صاحب کو صوفے پر گرتا دیکھ ۔سونیا اور آمینہ بیگم نے ایک ساتھ کہا۔

راحیل گاڑی نکالو ۔اور ولید اور منیب تم دونوں مہمانوں سے معذرت کر لو۔ ساجد صاحب نے غصے اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات میں کہا۔

♡♡♡

پلیز کھولو دروازہ جانے دو مجھے۔پلیز ۔رمشا نے ایک اور کوشش کی۔

کیا ہوا چلا کیوں رہی ہو جب تک ہمارے باس کا آڈر نہیں آتا ۔ تم یہیں پر رہو گی۔تو چلا چلا کر ہمارا دماغ خراب مت کرو ۔یہاں پر کوئی نہیں تمھاری آواز سننے والا ۔ایک آدمی نے جس کے چہرے پر مارکس تھا ۔ وہ غصے سے کہتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

نہیں پلیز مجھے جانے دو ۔میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا۔پلیز خدا کے لیے مجھے جانے دو ۔تمہیں اللہ کا واسطہ ہے۔رمشا ایک پل کے لیے اس کے غصے سے سہم گئی ۔ پھر جب ہوش آیا تو اسے دوبارہ کمرے میں بند کر کے جا چکا تھا۔رمشا نے پھر سے دروازہ ناک کرتے کہا۔

♡♡♡

ڈاکٹر کیا ہوا میرے بھائی کو ۔ڈاکٹر کے باہر آتے ہی ساجد صاحب نے پریشانی سے پوچھا۔

انہیں ہارڈ اٹیک ہوا ہے ۔انکی حالت بہت نازک ہے ۔اگر اگلے 24 گھنٹے میں ہوش نا آیا تو ۔ خیر آپ لوگ دعا کریں ۔ڈاکٹر انہیں آگاہ کرتا وہاں سے چلا گیا۔

رمشا نے اچھا نہیں اگر میرے بھائی کو کچھ ہوا ۔تو اس کے لیے سانس لینا مشکل کر دوں گا۔رمشا کا مجھ سے اور باقی سب سے کوئی رشتہ نہیں جس کو اس سے رشتہ رکھنا ہے وہ اس گھر سے چلا جائے ابھی اور اس وقت۔رمشا ہمارے لیے مر گئی ۔اور ہم اس کے لیے آج کے بعد کوئی اس گھر میں اسکا نام نہیں لے گا ۔ساجد صاحب نے ہسپتال میں اپنے ساتھ کھڑے راحیل نورین اور آمینہ بیگم پر ایک غصیلی نظر ڈال کر کہا۔ باقی سب گھر پر تھے۔

♡♡♡

رمشا ایسے کیسے جا سکتی ہے۔آپ لوگو کو ایک بار اسے ڈھونڈنے کی کوشش تو کرنی چاہیے۔وہ کسی مصیبت میں نا ہو۔ مناہل نے کہا۔

مناہل وہ جا چکی ہے ۔ہم نے خود اس کا لکھا خط پڑھا ہے۔سونیا نے مناہل کو دیکھ کر کہا۔

ہاں مناہل سونیا ٹھیک کہ رہی ہے ۔ 1 دن پہلے بھی اس نے گھر سے جانے کی کوشش کی تھی ۔جب سب تم لوگو کے گھر پر تھے۔وہ اسی لیے نہیں گئی تھی تم لوگو کے گھر۔مگر راحیل بھائی وقت پر آگئے ۔تو وہ نہیں جا پائی۔اس کی وجہ سے آج ہمارے ماموں اس حال میں ہیں۔اللہ کرے وہ بھی کبھی سکون سے نا رہے ۔جس کے ساتھ اس نے محبّت کی وہ بھی اسے دوکھا دے جائے ۔اسما نے روتے ہوئے کہا۔

ایسا نہیں ہے میری بہن ایسی نہیں ۔ میں مان ہی نہیں سکتی کہ وہ اس گھر سے چلی گئی ۔میرا دل کہتا ہے وہ کسی مشکل میں ہے۔ حسنی سخت لہجے میں کہتی رونے لگی ۔

تم فکر نہیں کرو ۔سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا!!!!!اگر بھائی یہاں نہیں آئے تو کہاں گئے ۔مناہل نے حسنی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دیتے اپنے دل میں سوچا۔

♡♡♡

دن بعد -- 1

یہ لو کھانا کھا لو۔ اس کمرے میں داخل ہوتے ایک آدمی نے کھانا رمشا کے آگے رکھتے کہا۔

مجھے کھانا نہیں کھانا مجھے جانے دو پلیز ۔کیا چاہتے ہو تم لوگ مجھ سے۔رمشا نے کھانے کی ٹرے پیچھے ہٹاتے کہا۔

دیکھ لڑکی چپ چاپ کھانا کھا لے میرا دماغ خراب مت کر ۔ایک تو تیرے چلانے کی وجہ سے میں بہت تنگ آگیا ہوں۔اب یہ نخرے نہیں اٹھائے جاتے مجھ سے۔کھانا ہے تو کھا۔نہیں کھانا تو مت کھا۔اس آدمی نے رمشا کی طرف شہادت انگلی کر کے کہا۔

آہ ۔اے رک کہاں جا رہی ہے۔ وہ آدمی جیسے ہی پیچھے موڑ رمشا نے اسے زور سے دھکا دیا جس سے وہ گر گیا۔رمشا نے بھاگ کر دروازہ کو باہر سے بند کر دیا ۔اور ارد گرد دیکھتی باہر جانے کا رستہ دھونڈنے لگی۔

مجھے جلدی سے یہاں سے باہر نکلنا ہوگا۔اس سے پہلے اس کا دوسرا ساتھی آجائے ۔رمشا نے سوچا ۔اور بھاگ گئی ۔

کیا ہوا تو اندر کیا کر رہا ہے ۔وہ لڑکی کہاں گئی ۔اس کے دوسرے ساتھی نے دروازہ کھول کر پوچھا۔

وہ بھاگ گئی زیادہ دور نہیں گئی ہوگی چل پکڑ اسے۔ورنہ باس ہمیں نہیں چھوڑے گا۔اس نے باہر جاتے ہوئے کہا۔

♡♡♡

لگتا ہے روڈ زیادہ دور نہیں ۔رمشا کافی دیر سے بھاگ رہی تھی۔گاڑیوں کے ہارن کی آواز سن کر رمشا نے خود سے کہا ۔اور روڈ کی سمت بھاگ گئی ۔

انکل رکیں پلیز !!!رمشا نے ایک رکشے کو روک کر اس میں بیٹھے ڈرائیور کو کہا۔

پلیز جلدی چلیں !!رمشا نے رکشے میں بیٹھ کر کہا ۔

♡♡♡

رمشا آپی آپ ۔ حسنی جو جلیل صاحب کے لیے پانی لے کر جا رہی تھی ۔رمشا کو گھر کے اندر آتا دیکھ کر حیرانگی سے بولی۔ جلیل صاحب کو ابھی ڈسچارج کیا گیا تھا ۔سب ان کے کمرے میں تھے۔

حسنی ابو کہاں ہیں ۔ حسنی کو یوں کھڑا دیکھ کر رمشا نے پوچھا۔

آئیں !!حسنی رمشا کو جلیل صاحب کے کمرے لے جاتے ہوئے بولی ۔

ابو !!رمشا نے ان کے کمرے میں داخل ہوتے تڑپ کر کہا۔

کیوں آئی ہو تم یہاں اب کیا رہ گیا ۔شرم نہیں آتی تمہیں ۔تمھاری ہمت کیسے ہوئی ۔اس گھر میں قدم رکھنے کی ۔آمینہ بیگم نے رمشا کو دیکھ کر شدید غصے سے کہا۔

امی میں آپ کو سب بتاتی ہوں۔مگر ابو کو کیا ہوا ۔رمشا نے جلیل صاحب کے پاس جاتے ہوئے ۔

قریب مت آنا رمشا ۔ابھی اور اسی وقت اس گھر سے چلی جاؤ ۔ہمارا تم سے کوئی رشتہ نہیں ۔ جاؤ اس انسان کے پاس جس کے لیے ہماری عزت مٹی میں ملا کر گئی تھی۔تم ہمارے لیے مر گئی ۔آمینہ بیگم کی آواز غصے سے پھولنے لگی تھی۔

امی یہ آپ کیا کہ رہی ہیں !!!رمشا جاؤ ورنہ اپنے ابو کے ساتھ ساتھ مجھے بھی مرتے دیکھو گی ۔اگر تم یہاں سے نا گئی تو میں خود کو مار لوں گی۔ چلی جاؤ یہاں سے دوبارہ کبھی یہاں مت آنا ۔آمینہ بیگم نے غصے سے کہا۔

امی لیکن ابو ۔ !!!دفع ہوجاؤ یہاں سے اس سے پہلے تمہیں دھکے دے کر گھر سے نکالیں۔ساجد صاحب نے کہا۔

میں کہاں جاؤں گی ۔امی پلیز میری بات کا یقین کریں ۔مجھے کچھ کہنے کا موقع تو دیں ۔رمشا نے روتے ہوئے آمینہ بیگم کے پاس آئی ۔مگر وہ اس سے دور ہوگئی۔

جس کے ساتھ کل رات گزار کر آئی ہو ۔اب کیوں آئی ہو یہاں ۔ چھوڑ دیا کیا اس نے ۔استعمال کر لے ۔اور تمھیں لگا ہوگا ۔اب تم حارب کے سامنے رو گی۔تو حارب تم سے شادی کر لے گا۔ یاد رکھنا حارب استعمال ہوئی چیزوں کو ہاتھ نہیں لگاتا ۔ اسے اپنے پاؤں کی دھول کے برابر بھی نہیں سمجھتا ۔اب دفع ہوجاؤ۔حارب نے رمشا کو بازو سے پکڑ کر گھر سے باہر لے جاتے غصے اور کرخت بھرے لہجے میں کہا۔

حارب پلیز مجھے ابو سے ملنے دو ۔پلیز دروازہ کھولو حارب۔میں کہاں جاؤں گی اندھیری رات میں ۔امی پلیز میری بات سن لے ۔ حسنی ۔دروازہ کھول دو پلیز ۔رمشا روتے ہوئے دروازہ بجا کر بولی ۔مگر وہاں کسی کو اس کے رونے یا چلانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا ۔کیوں کہ وہ سب بدل چکے تھے ۔

میں کہاں جاؤں گی ۔ اس وقت۔رمشا نے اپنے ارد گرد دوپٹہ لپیٹ کر سوچا۔

ہم تمہیں کہیں نہیں جانے دیں گے۔رمشا تو میری گڑیا ہے اس میں تو میری جان بستی ہے۔ رمشا تم ہمیشہ نکمی ہی رہنا ۔آپی میں آپ کے بنا نہیں رہ سکتی ۔آپ پھوپھو کے گھر جاتی ہیں تو بھی میرا دل اداس ہوجاتا ہے۔اس لیے میں آپ کی شادی نہیں ہونے دوں گی۔رمشا روڈ پر جا رہی تھی ایک ایک کر کے اسے سب کی یاد آرہی تھی۔اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی احسن اور حسنی کی باتوں سے ۔آنکھوں میں آنسوں۔

رمشا تم چلی جاؤ یہاں سے ۔اس سے اچھا تھا مر جاتی تم ۔تم جیسی اولاد اللہ دشمن کو بھی نا دے۔

ابووووو !!!رمشا کو آمینہ بیگم کی باتیں یاد آئیں ۔وہ اپنی سوچوں میں گم جا رہی تھی ۔جب ایک ٹرک کے ٹکرانے پر رمشا دور جا گری ۔اور آخری بار اس کے آنکھوں کے سامنے جلیل صاحب کا چہرے کا عکس لہرایا ۔اور وہ ہوش و خرد سے بیگانا ہوگئی ۔

♡♡♡

رمشاااا !!!ساحل جو سویا ہوا تھا۔ایک دم سے اٹھ کر اس نے رمشا کا نام پکارا ۔اس کا چہرہ پسینے سے شرابور تھا۔

یہ کیسا خواب تھا۔رمشا ٹھیک تو ہوگی نا۔ساحل نے پریشانی سے سوچا۔

سونیا کو فون کر کے پوچھتا ہوں۔ساحل نے اپنے موبائل پر سونیا کا نمبر ڈائل کرتے کہا۔

دو تین بیل پر فون اٹھایا گیا۔ ہیلو سونیا ۔ ساحل نے اپنے آپکو نارمل کرتے کہا۔

کیسے ہیں آپ۔آج کافی دنوں بعد آپکو میری یاد آئی ۔وہ بھی رات کے اس پہر ۔خیر تو ہے نا۔سونیا نے نیند سے بوجھل آواز میں پوچھا۔

ہاں بس ابھی فری ہوا ہوں۔کچھ کام کر رہا تھا ۔آفس کا ۔تو نیند نہیں آرہی تھی سوچا تم سے بات کر لوں ۔ساحل نے جھوٹ کا سہارا لیا۔

اوہ اچھا۔مگر مجھے بہت نیند آرہی ہے ۔سونیا نے کہا۔

سوری میں نے تمہیں ڈسٹرب کیا ۔تم تو تھک گئی ہوگی۔ رمشا کے نکاح کی وجہ سے کافی کام جو ہوگا ۔ساحل نے اپنے مطلب کی بات جاننے کے لیے کہا ۔

کون سا نکاح ۔ سونیا نے پوچھا۔

کیا مطلب کون سا نکاح ۔کل رمشا اورحارب کا نکاح جو تھا۔ساحل نے نا سمجھی سے کہا۔

آپکو مناہل نے نہیں بتایا۔سونیا نے پوچھا۔

!!کیا نہیں بتایا

یہی کے رمشا گھر سے چلی گئی ۔نکاح نہیں ہوا۔اور رمشا کے ابو کو ہارڈ اٹیک بھی ہوا۔آج رمشا آئی تھی ۔مگر حارب نے اسے گھر سے نکال دیا۔سونیا نے ناگواریت سے رمشا کے بارے میں بتایا۔

کیا !!!!اور تم مجھے آج بتا رہی ہو۔ساحل نے شاک سے کہا۔اسے تو یقین نہیں آرہا تھا ۔رمشا ایسا بھی کچھ کر سکتی ہے۔

جی !!مجھے لگا مناہل نے آپکو بتایا ہوگا۔خیر آپ کی اجازت ہو تو میں سوجاؤں ۔ سونیا نے کہا۔

ہمم !!سوجاؤ ۔ساحل کہتے ہوئے کال کاٹ گیا۔

رمشا ایسا نہیں کر سکتی ۔ضرور کوئی بات ہے ۔ساحل نے اپنا ماتھا مسلتے سوچا۔

♡♡♡

ابو کیا ہوا آپکو ۔ اچانک آپکی طبیعت کیسے اتنی زیادہ خراب ہوگئی۔ احسن نے جلیل صاحب کے پاس بیٹھ کر ان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر پوچھا۔

اچانک نہیں خراب ہوئی ۔تمہاری بہن کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا۔نورین بیگم نے زہر خند لہجے میں کہا۔

کیا مطلب میری بہن کی وجہ سے ۔اور رمشا کہاں ہے امی۔میں کافی دیر سے آیا ہوں۔وہ مجھے ابھی تک ملنے بھی نہیں آئی ۔احسن نے آمینہ بیگم کو دیکھ کر نا سمجھی سے رمشا کے بارے میں پوچھا۔

امی بولیں نا کہاں ہے رمشا۔بڑی امی کیا کہ رہی ہے۔مجھے کوئی کچھ کیوں نہیں بتاتا۔میں رمشا کا بھائی ہوں۔اس گھر کا بیٹا ہوں۔مگر جب اسکا رشتہ طے ہوا تب بھی مجھے نہیں بتایا گیا۔کل اس کا نکاح تھا۔یہ بھی مجھے حسان نے بتایا۔کیوں !!احسن نے غصے سے پوچھا۔

تم چھوٹے ہو ابھی !!نہیں ہوں میں چھوٹا۔مجھے اتنا تو حق ہے کہ میں اپنی بہنوں کے لیے کچھ کر سکوں۔بتائیں کہاں ہے رمشا۔احسن نے آمینہ بیگم کی بات کاٹ کر کہا۔آمینہ بیگم کو اسے سب کچھ بتانا پڑا۔آمینہ بیگم کی بات سنتے۔احسن نے ضبط سے مٹھیاں بینچ لی۔

بس امی !!!آپ تو ماں تھی نا اسکی۔اور ماں تو اپنی اولاد کی آنکھوں میں دیکھ کر سمجھ جاتی ہے۔اور آپ نے ماں ہوکر اسے آدھی رات کو گھر سے بے گھر کر دیا۔ابو وہ تو آپ کی لاڈلی تھی نا۔تو آپ نے کیسے اس پر یقین نہیں کیا۔آپ لوگ وہاں تو ایسے نہیں تھے۔کیسے کسی اور کی باتوں میں آکر اپنی بیٹی کو دربدر کر دیا آپ نے۔کاش کاش میں اس کے پاس ہوتا جب وہ اتنی تکلیف برداشت کر رہی تھی۔۔

پتا نہیں کہاں ہو گی وہ اس وقت۔ٹھیک بھی ہوگی یا نہیں ۔احسن کی آنکھوں سے ضبط سے آنسوں بہنے لگے۔

اسے تو میں ڈھونڈ لوں گا۔مگر اب میں بھی یہ گھر چھوڑ کر جا رہا ہوں۔جب تک رمشا نہیں مل جاتی مجھے۔اور مجھے کسی اور سے کوئی شکوہ نہیں ۔مگر آپ تو ماں باپ تھے نا ہمارے ۔لیکن ایک بات یاد رکھیئے گا۔ جو لوگ آپکو اس وقت سچے لگتے ہیں ایک دن انکی اصلیت بھی میں آپ کے سامنے لا کر رہوں گا۔احسن ایک غصیلی نظر سب پر ڈالتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر آگیا۔

کمرے کے باہر کھڑی آنسوؤں سے تر چہرہ لیے حسنی نے اس پر ایک شکوہ کنا نظر ڈالی اور پھر نظریں جھکا لی ۔

جو رمشا کے ساتھ ہوا ۔تمہارے ساتھ کبھی نہیں ہونے دوں گا میرا وعدہ ہے تم سے۔ رمشا کے معملے میں چھوٹا سمجھ کر مجھے ان فیصلوں سے نکال دیا گیا۔مگر تمہارے معملے میں مجھے پورا حق ہے ۔تمہارے ساتھ کبھی غلط نہیں ہونے دوں گا۔ چاہے اس کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا

پڑے۔ اور ہمت اور بہادری سے رہنا ۔کسی پر بھروسہ نہیں کرنا۔جیسے رمشا نے کیا۔ برے کے ساتھ برا اچھے کے ساتھ اچھا۔اب آؤں گا ۔رمشا کی بے گناہی ثابت کرنے ۔ اپنا بہت خیال رکھنا۔احسن نے پہلے حسنی کے آنسوں صاف کیے ۔اور پھر اس کے سر پر ہاتھ رکھ کے چلا گیا ۔

احسن رکو بیٹا ۔پاگل نہیں بنو۔آمینہ بیگم اسے پکارتی رہ گئی مگر وہ بنا پیچھے موڑے گھر سے چلا گیا۔اور حسنی خفگی سے آمینہ بیگم کو دیکھتی اپنے کمرے میں چلی گئی ۔

♡♡♡

سال بعد ۔ 6

آمینہ تم رو رہی ہو۔ جلیل صاحب نے اپنے آنسوں پونچھتی آمینہ بیگم کا رخ اپنی طرف موڑ کر کہا۔

تو کیا کروں کیسے معاف کروں خود کو۔میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹی کو موت کے گھاٹ اتار دیا ۔وہ چیختی رہی چلاتی رہی مگر میں نے اسکی بات کا یقین نہیں کیا ۔اسے گھر سے باہر نکال

دیا۔ میرے دل کو چین ہی نہیں آتا ۔ کیا کروں میں۔آج اس کو اس دنیا سے گئے 6 سال ہوگئے ۔ ہم نے سب کچھ کھو دیا ۔رمشا کو احسن اور حسنی کو بھی ۔ حسنی ہم سے بات نہیں کرتی احسن مہینوں مہینوں گھر نہیں آتا۔ آمینہ بیگم نے روتے ہوئے کہا۔

آمینہ کب تک خود کو سزا دو گی۔ قصور میرا بھی ہے۔لیکن اب سوائے پچھتاوے کے اور ہمارے پاس کچھ نہیں ۔ جلیل صاحب نے بیڈ پر بیٹھ کر اپنا چشمہ اتار کر آنسوں صاف کرتے کہا۔

خیر تم حسنی کو تیار کر دو ۔ اسے دیکھنے کے لیے رشتے والے آتے ہی ہونگے ۔ جلیل صاحب نے کہا۔

ہمم !!!آمینہ بیگم ہاں میں سر ہلاتیں کمرے سے چلی گئی ۔

رمشا بیٹا ۔اپنے ابو کو اتنی بڑی سزا دے کر کیوں چلی گئی ۔ مانا میں اچھا باپ نہیں بن سکا ۔مگر تم نے تو اتنی بڑی سزا دے ڈالی خود کو ہم سے دور کر کے ۔کہ نا میں جی سکتا ہوں ۔نا مر سکتا ہوں ۔ جلیل صاحب نے رمشا کی تصویر دیکھ کر کہا۔

♡♡♡

حسنی بیٹا تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی ۔وہ لوگ آتے ہی ہونگے۔آمینہ بیگم نے حسنی کے کمرے میں آتے کہا۔

امی مجھے نہیں کروانی اپنی نمائش ۔آپ کیوں نہیں سمجھتی میں تھک گئی ہوں ۔تیار ہوکر ۔یہ چائے پیش کر کر کے۔ وہ لوگ مجھے دیکھ کر ہمیشہ یہ کہ کر ریجیکٹ کرتے ہیں ۔کہ میری بہن گھر سے بھاگ گئی ۔ میرا بھی تو کہیں ایسا ویسا کوئی ریلیشن تو نہیں ۔ حسنی نے جھنجلا کر غصے سے کہا۔

بیٹا پہلے کی بات اور تھی ۔وہاں تمھاری بڑی امی اور تائی امی سب کے سامنے یہ سب کہتیں تھی ۔ یہاں پر وہ لوگ تمہیں ریجیکٹ کر کے نہیں جائیں گے۔ آمینہ بیگم نے پیار کے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا

امی ایک نا ایک دن انہیں بھی پتا چل جائے گا۔ پھر بھی رشتہ ٹوٹ تو جائے گا نا۔چھوڑ دیں یہ سب کچھ امی ۔پلیز مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں ۔ حسنی نے بھیگے لہجے میں کہا۔

بیٹا اس بار ہمارا مان رکھ لو ۔اگر اس بار بھی ایسا کچھ ہوا ۔تو میں تمہیں کبھی شادی کے لیے فورس نہیں کروں گی۔۔آمینہ بیگم نے اسے پیار سے سمجھایا ۔

ہمم !!حسنی نے ہاں میں سر ہلایا۔

♡♡♡

رمشا پلیز مجھے معاف کر دو ۔واپس آجاؤ پلیز۔میں پل پل مر رہا ہوں۔رمشا ایک بار تو کہتی ۔ تم آنکل کی وجہ سے اس رشتے پر راضی ہوئی ۔ میں منا لیتا سب کو ۔تمھارے لیے کچھ بھی کر لیتا ۔ رمشا میری بے وفائی کی جو سزا دینی ہے دے دو ۔مگر واپس آجاؤ۔ ساحل نے رمشا کی تصویر دیکھ کر دکھ سے کہا۔

ساحل آکر کھانا کھا لے ۔اب ان آنسوؤں کا ۔اس پچھتاوے کا کوئی فائدہ نہیں وہ کبھی واپس نہیں آئے گی۔زوہیب نے ساحل کو دیکھ کر سخت لہجے میں کہا۔

مجھے بھوک نہیں ۔ساحل نے اپنا رخ موڑ لیا۔

تیرے کھانا نا کھانے سے وہ نہیں آئے گی۔ زوہیب نے اس کے پاس جا کر کہا۔

وہ واپس آئے گی ۔مجھے یقین ہے ۔میرا دل کہتا ہے۔اور آئندہ ایسا مت کہنا کہ وہ واپس نہیں آئے گی۔ساحل نے زوہیب کو دیکھ کر سخت لہجے میں کہا۔

میرے کہنے نا کہنے سے فرق نہیں پڑتا ۔اور تو یہ غصہ کس کو دکھا رہا ہے۔مرے ہوئے لوگ کبھی واپس نہیں آتے یاد رکھ کہ وہ مر چکی ہے۔ زوہیب بھی اس کے انداز میں کہتا کمرے سے چلا گیا۔

رمشاااا !!!ساحل نے شدت سے رمشا کا نام پکارا ۔

♡♡♡

اسلام و علیکم دادی کیسی ہیں آپ۔ آپ نے اپنی دوائی لی تھی۔ اس نے دادی کے کمرے میں داخل ہوتے ہمیشہ کی طرح پوچھا۔

وعلیکم اسلام ۔ لی تھی دوائی ۔تب ہی تو ٹھیک دکھ رہی ہوں تمہیں ۔اللہ ڈاکٹر پوتی بھی نا دے کسی کو ۔یہ منحوس کڑوی دوائیں کھلا کھلا کر مار دو گی مجھے ۔دادی نے بیڈ پر بیٹھ کر کہا۔

دادی آپ کے لیے ضروری ہیں اس لیے میں آپکو بار بار کہتی ہوں۔اس نے دادی کی گود میں سر رکھ کر کہا۔

دعا تمھاری آپی ابھی تک نہیں آئی ۔ تمہیں کچھ پتا ہے اتنی دیر کیوں ہوگئی اسے ۔دادی نے پریشانی سے پوچھا۔

ہاں ان کی کال آئی تھی کہ رہیں تھیں لیٹ ہو جائیں گی ۔ آنے ہی والی ہونگی ۔دعا نے کہا۔پھر اپنے ہاتھ پر پہنی گڑھی دیکھی ۔جو 5 بجا رہی تھی۔

لگتا ہے آج میری بیٹی تھک گئی ۔ دعا کو اپنے گردن کے پچھلے حصے اور کندھوں کی دباتا دیکھ دادی نے کہا۔

جی دادی آج بہت کام تھا ہسپتال میں ۔کافی زیادہ مریض تھے۔ دعا نے تھکے لہجے میں کہا۔

میں چائے بنا دوں تمھارے لیے۔دادی نے محبّت سے پوچھا۔

نہیں بس آپی آنے والی ہونگی ۔ پھر میں خود بناؤں گی ۔تینوں ساتھ بیٹھ کر پیئیں گے۔ابھی میں چینج کر لوں پھر تھوڑا آرام کروں گی یہاں آپ کے پاس ۔دعا نے بھی پیار سے جواب دیا اور اپنے کمرے میں چلی گئی ۔

اسلام و علیکم دادی !!!آمل نے گھر میں داخل ہوتے لان میں بیٹھی دادی کے پاس آکر کہا۔

و علیکم اسلام ۔آج بہت دیر کر دی تم نے آمل ۔ دادی نے کہا۔

کیا کروں دادی بچوں کے پیپر بنانے تھے ۔اور گھر پر تو مجھ سے کام ہوتا نہیں وہیں پر بیٹھ کر کر لیا ۔کام مکمل ۔دعا کہاں ہے۔وہ نہیں واپس آئی ابھی تک۔آمل نے دادی کے پاس کرسی پر بیٹھ کر پوچھا۔

آگئی ہے وہ چائے بنا رہی ہے۔ لو دیکھو آگئی چائے لے کر ۔گڈ ایوننگ آپی ۔دعا نے چائے ٹیبل پر رکھ کر دادی کے ساتھ دوسری طرف کرسی پر بیٹھ کر کہا۔

گڈ ایوننگ دعا ۔آمل نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔

اس گھر میں وہ تین ہی رہتیں تھیں ۔ان کے ماں باپ کی ڈیتھ ہوگئی تھی کسی حادثے میں ۔جب آمل 10 سال کی تھی۔اس کے بعد انہیں دادی نے پالا تھا۔دعا آمل سے 3 سال چھوٹی تھی۔

ان کے ڈیڈ ایک آمیر انسان تھے ۔اچھی جاب کرتے تھے ۔مگر انکی ڈیتھ کے بعد سوائے گھر کے باقی سب ان سے لے لیا گیا۔ان کی دادی نے کافی محنت اور محبّت سے پالا تھا ۔

آمل نے جب تعلیم مکمل کر لی تو ۔اس نے ٹیچر کی جاب کے لیے اپلائے کیا ۔اور اسے کافی اچھی جاب بھی مل گئی ۔جب کے دعا نے کافی محنت سے اپنی تعلیم مکمل کی ۔اور ایک بہترین سرجن ڈاکٹر بن گئی ۔

ان کا گھر چھوٹا تھا مگر کافی شاندار تھا۔ 2 کمرے اور ایک ڈرائنگ روم تھا ۔اور ٹی وی لاؤنج ۔ امریکن سٹائل اوپن کچن تھا ۔لان میں رنگ برنگی اور طرح طرح کے پھول خوشبو بکھیر رہے تھے ۔

♡♡♡

اسلام و علیکم !!حسنی نے ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہاتھوں میں چائے اور کچھ لوازمات کی ٹرے تھامے سر پر دوپٹہ اوڑھے بغیر مہمانوں کی طرف دیکھے سلام کیا۔

و علیکم اسلام بیٹا !!!وہاں بیٹھی مہمان عورت نے حسنی کو دیکھ کر محبّت سے سلام کا جواب دیا۔

یہ میری بیٹی حسنی !!آمینہ بیگم نے حسنی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

اچھا ماشاءاللہ بہت پیاری بیٹی ہے آپکی۔بیٹا آؤ ادھر میرے پاس بیٹھو ۔اس عورت نے مسکرا کر حسنی کو اپنے پاس بیٹھنے کا کہا۔

کیا کرتی ہو آپ ۔پڑتی ہو یا کوئی کام کرتی ہو ۔کوئی جاب وغیرہ ۔یا جاب کرنے کا ارادہ رکھتی ہو۔ اس عورت نے ایک ساتھ اتنے سوال کر ڈالے ۔

میں نے گریجویشن کیا ہے آنٹی !!!فلحال کوئی جاب وغیرہ کرنے کا ارادہ نہیں ۔ ویسے فیشن ڈیزائینگ کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں ۔ حسنی نے دھیمی آواز میں جواب دیا۔

ماشاءاللہ بیٹا !!!ہمیں تو آپکی بیٹی بہت پسند آئی۔ اگر آپ لوگو کو ہمارا احد پسند آگیا ہے تو ۔آپ لوگو کو اعتراض نا ہو تو میں حسنی کو انگوٹھی پہنا کر چھوٹی سی رسم کرنا چاہتی ہوں۔ احد کی امی نے پہلے احد کو اشارہ کیا ۔اس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا۔پھر انہوں نے جلیل صاحب اور آمینہ بیگم کو دیکھ کر کہا۔

آنٹی میں آپکو کچھ بتانا چاہتی ہوں۔اس کے بعد آپ فیصلا کیجیے گا۔ حسنی نے کہا۔

ہاں بیٹا بولو !!آنٹی میری بڑی بہن رمشا کو 6 سال پہلے ہمارے گھر سے نکال دیا گیا۔کیوں کہ سب کو لگتا تھا اس نے گھر سے بھاگ کر شادی کی۔مگر اس کے گھر سے جانے کے 3 ماہ بعد ہمارے گھر اسکی ڈیتھ باڈی آئی۔اور قسمت تو دیکھو اسی دن سب کو پتا چلا اس دن وہ گھر سے بھاگی نہیں تھی ۔اسے کڈنیپ کیا گیا تھا۔ اور جب اسے گھر سے نکالا گیا تو اس کا اکسیڈینٹ ہوگیا تھا ۔اور وہ دنیا سے چلی گئی ۔یہ سب بتانے کا مقصد یہ ہے کہ میرے پہلے بھی کافی رشتے آئے

۔اور سب اس وجہ سے مجھے ریجیکٹ کر کے گئے ۔کہ میری بہن ایسی تھی تو میں بھی ایسی ہی ہوں گی ۔آپ پلیز سوچ سمجھ کر فیصلہ کیجئے گا ۔ حسنی نے اپنے ماں باپ کو خفگی سے دیکھ کر سر جھکا کر کہا۔

ہمم !!!احد کی امی نے ہاں میں سر ہلایا ۔

چلیں ہمیں اجازت دیں ۔جو بھی فیصلہ کیا ہم نے ۔تو کال پر بتا دیں گے۔ احد کی امی نے صوفے سے اٹھ کر کہا۔

جی !!!آمینہ بیگم نے شرمندگی سے سر جھکا کر کہا ۔کیوں کہ انہوں نے یہ بات پہلے نہیں بتائی تھی ۔اور انہوں نے صرف یہ بتایا تھا انکی ایک ہی بیٹی ہے۔

کیا ضرورت تھی ۔تمہیں یہ سب بتانے کی ۔ان کے جانے کے بعد آمینہ بیگم نے حسنی کو سخت لہجے میں کہا۔

امی جھوٹ کی بنیاد پر کوئی رشتہ پروان نہیں چڑتا ۔آج نہیں تو کل انہیں پتا چل جاتا ۔اور یہ مت بھولیے گا ۔میں رمشا نہیں حسنی ہوں۔نا غلط ہونے دوں گی نا برداشت کروں گی ۔آپ ماں باپ ہیں ہمارے۔نہیں رکھنا چاہتے ہم آپ کے ساتھ سخت رویہ ۔ مگر جو آپ نے رمشا آپی کے ساتھ کیا وہ ہم کبھی نہیں بھول سکتے۔آپ جانتی ہیں جب میں اس کمرے میں جاتی ہوں ۔تو مجھے انکی ہنسی کی آواز آتی ہے ۔انکی مستیاں یاد آتی ہیں ۔اور جب وہ مجھے یاد آتی ہیں تب میرا دل خون کے آنسوں روتا ہے ۔اور اگر آپ نے اس رشتے کے بعد مجھے مزید تنگ کیا تو میں بھی مر جاؤں گی۔

چٹاخ !!!حسنی بیٹا میری بات تو سنو۔حسنی دکھ اور غصے سے کہ رہی تھی ۔جب اسکی مرنے والی بات پر آمینہ بیگم نے اسے تھپڑ مارا ۔ حسنی اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر ایک نظر خفگی سے ان دونوں کو دیکھتی اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی ۔آمینہ بیگم اسے روکتی رہ گئی ۔

دیکھا آپ نے کیا کہ کے گئی ہے وہ ۔مرنے کی باتیں کر رہی تھی وہ ۔آمینہ بیگم نے روتے ہوئے وہیں صوفے پر بیٹھتے جلیل صاحب کو دیکھ کر کہا ۔

وہ بھی ٹھیک کہہ رہی تھی ۔رشتے جھوٹ کی بنیاد پر نہیں بنتے ۔رمشا کے معملے میں ہم نے اپنی مرضی کی تھی نا وہ منہ سے تو کچھ نہیں بولی ۔بس اتنا کہتی تھی میں پڑھنا چاہتی ہوں۔مگر حارب نا تو اس کے قابل تھا نا وہ دل سے اس رشتے پر راضی تھی۔ حسنی صرف احسن کی سنے گی۔اس کے ساتھ زور زبردستی مت کرنا ۔یہ نا ہو رمشا کی طرح ہم اسے بھی۔جلیل صاحب نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔آمینہ بیگم اچھے سے واقف تھی ۔وہ ظاہر تو نہیں کرتے۔مگر وہ اندر سے ٹوٹ گئے ہیں رمشا کی موت کی وجہ سے۔

♡♡♡

دعا کیا سوچ رہی ہو۔دعا جو کھڑکی کے پاس کھڑی سوچوں میں گم تھی ۔آمل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا ۔

کچھ نہیں آپی امی ابو کی بہت یاد آرہی ہے۔دعا نے ایک سرد آہ بھر کر کہا۔

امی ابو کی یاد تو مجھے بھی بہت آتی ہے۔مگر ہم صبر کرنے کے علاوہ اور کر بھی کیا سکتے ہیں ۔آمل نے اس کے پاس ہی کھڑے ہو کر کہا۔

اچھا تم ٹینشن نا لو۔ایک ڈاکٹر ہو خود۔جو اپنے پیشنٹ کو ہدایت کرتے ہیں ٹینشن نا لینے کی۔اور تم خود اتنی ٹینشن لیتی ہو۔ چلو میرے ساتھ۔آمل نے دعا کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ الماری کے پاس لے جاتے کہا۔

کپڑے سلیکٹ کرو اپنے۔ ہم شاپنگ پر جا رہے ہیں۔دعا کو اپنی طرف نا سمجھی سے دیکھتے پا کر آمل نے کہا۔

کیوں !!!دعا نے پوچھا۔

یار کل میرے اسکول میں پارٹی ہے۔ایک بیسٹ ٹیچر کا آواڈ ملا ہے مجھے ۔تو بیسٹ ٹیچر کو خوبصورت تو لگنا چاہیے نا۔آمل نے ایک ادا سے کہا۔اسکی بات پر دعا مسکرا دی۔

لگتا ہی نہیں آپ میری بڑی بہن ہیں ۔دعا نے اپنے کپڑے نکالتے کہا۔

اور مجھے بھی لگتا ہی نہیں تم میری چھوٹی بہن ہو ۔تمھاری عمر کی لڑکیاں زندگی کو بھرپور طریقے سے جیتی ہیں ۔چھوٹی چھوٹی خوشیاں مناتی ہیں ۔اور تم ہو کہ بس ہاسپٹل سے گھر اور گھر سے ہاسپٹل !!!یہ والا پہن کر جاؤ ۔یہ کلر تم پر بہت اچھا لگے گا۔کیا پتا کوئی شہزادہ تم پر دل ہار بیٹھے ۔آمل نے اسے ایک ڈریس دے کر کہا۔ جو بلیک اور ریڈ کلر کے کامبنیشن میں تھا۔

آپ بھی نا ۔پہلے تو آپ کی شادی ہوگی ۔میں تو شادی نہیں کروں گی ۔میں تو اپنی دادی کے پاس رہوں گی۔دادی سے یاد آیا۔ دادی کو اکیلا چھوڑ کر جائیں گے ہم۔ دعا نے پوچھا۔

نہیں رضیہ ہے نا دادی کے پاس ۔دادی کو بھی میں نے بتا دیا۔آج سنڈے ہے تو ہم شاپنگ پر جائیں گی۔ اور جلدی واپس آجائیں گی۔آمل نے ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر مرر سے ہی دعا کو دیکھ کر کہا۔

♡♡♡

ہیلو بھائی آپ کب آئیں گے۔ حسنی نے اپنے کمرے میں جا کر احسن کو کال کر کے پوچھا۔

ماہ بعد !!!احسن نے اپنی مسکراہٹ چھپا کر کہا۔ 2

کیاااا !!!2 ماہ بعد ۔ حسنی نے خفگی سے پوچھا۔

ہاں نا تم تو جانتی ہو ۔میرا کام ہی ایسا ہے ۔کب کہاں چلا جاؤں مجھے خود نہیں پتا ۔ ہر قدم جان کو ہتھیلی پر رکھ کر بڑھانا پڑتا ہے۔کیا پتا ایک دن کفن میں لپٹا آؤں تمھارے پاس۔کیوں کہ احسن اب کیپٹن احسن آفندی ۔احسن نے سنجیدگی سے کہا۔ احسن نے اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد آرمی جوائن کر لی تھی ۔اور اب وہ ایک کیپٹن کے عہدے پر فائز تھا۔

میں جانتی ہوں آپ ایک کیپٹن ہیں ۔مگر بھائی ایسی باتیں تو نا کریں میرا دل پہلے ہی بہت اداس ہے ۔ حسنی نے اداسی سے کہا۔

کیوں کیا ہوا۔سب ٹھیک تو ہے نا۔احسن نے پریشانی سے پوچھا۔

جی سب ٹھیک ہے ۔بس رمشا آپی کی بہت یاد آرہی ہے۔حسنی نے دکھ سے کہا۔

ہمم !!اس کی یاد تو کہیں جاتی ہی نہیں ۔ خیر امی ابو کیسے ہیں ۔احسن نے پوچھا۔

شکر اللہ کا ٹھیک ہیں وہ ۔ حسنی نے کہا۔

اچھا اللہ حافظ !!!بعد میں بات کروں گا فری ہو کر ۔احسن نے کہا ۔اور کال کاٹ دی۔
♡♡♡

سر آپ یہاں کیوں آئیں ہیں ۔احسن کے شاپنگ مال کے پاس گاڑی روکنے کے اشارے پر۔احسن کے ساتھ ایک آفیسر نے پوچھا۔

یہاں کیوں آتے ہیں حمزہ !!!احسن نے اس کے بے تکے سوال پر گھور کر پوچھا۔

شاپنگ کرنے !!!مگر آپ اور شاپنگ ۔میں نے تو کبھی آپ کو نہیں دیکھا شاپنگ مال کے اردگرد بھی۔ حمزہ نے بھی بنا ڈرے کہا۔وہ احسن کا دوست جو تھا۔

تم جاؤ میں چلا جاؤں گا۔احسن نے سن گلاسس لگاتے کہا۔

آہ !!دیکھ کر نہیں چل سکتے تم ۔آنکھیں ہیں یا بٹن ۔ احسن حمزہ کے جانے کے بعد جیسے پیچھے موڑا کسی سے بری طرح ٹکرایا ۔

لیکن جس سے وہ ٹکرایا اسے دیکھ کر ایک پل کے لیے وہ ہوش و حواس کھو بیٹھا۔

♡♡♡

دعا ہم لنچ بھی کریں گے یہاں پاس میں ایک ریسٹورنٹ ہے وہاں۔آمل نے دعا کے ساتھ مال کی طرف جاتے کہا۔

ہمم !!آہ ۔دیکھ کر نہیں چل سکتے ۔آنکھیں ہیں یا بٹن۔ میری سسٹر کی ساری چیزیں گرا دیں ۔دعا جو اپنے ہینڈ بیگ میں کچھ دیکھ رہی تھی۔ایک دم احسن سے ٹکرانے پر اس کے ہاتھ سے ہینڈ بیگ گر گیا۔ وہ تو بنا کچھ کہے اپنی چیزیں اٹھانے لگی ۔مگر آمل نے احسن کو اچھی خاصی باتیں سنا دی ۔مگر احسن تو جیسے کچھ سن ہی نہیں رہا ۔وہ یک تک زمین سے چیزیں اٹھاتی دعا کو دیکھ رہا تھا ۔۔

اوہ مسٹر ایک فوجی ہو کر میری سسٹر کو ایسے گھور رہے ہو جیسے کوئی لوفر ہوتا ہے ۔یہ نہیں کے مدد کی کروا دیں ۔احسن کا دعا کو اس طرح دیکھنے پر آمل نے غصے سے اس کی وردی کو دیکھ کر کہا۔

!!ایم سوری

اٹس اوکے !!احسن نے دعا کو دیکھ کر سوری کہا۔ جس کے چہرے پر مارکس ہونے کی وجہ سے وہ اسے دیکھ نہیں پا رہا تھا۔دعا نے بھی جلدی سے جواب دیا ۔اور چیزیں بیگ میں ڈال کر کھڑی ہوئی ۔

چلیں آپی !!آپ بھ--دعا جو اپنی چیزیں سمیٹ کر اٹھی تھی ۔آمل کو دیکھ کر بولنے ہی والی تھی جب اس کی نظر سامنے کھڑے فوج کی وردی پہنے سر پر کیپ پہنے احسن پر پڑی۔ جو اس وقت اپنے فون پر آتی کال کو آٹینڈ کرتا ان سے تھوڑا دور گیا تھا۔

کیا ہوا دعا !!!آمل نے دعا کو ہلا کر پوچھا۔

کچھ نہیں چلیں جلدی یہاں سے پلیز ۔دعا نے آمل کا ہاتھ
پکڑ کر شاپنگ مال کے اندر لے جاتے کہا۔اور ایک نظر احسن پر ڈالی ۔ اور نم آنکھوں سے مسکرا دی۔

یہ لڑکیاں کہاں گئی ابھی تو یہاں تھیں ۔اور یہ کارڈ بھی یہیں بھول گئیں۔احسن کال پر بات کر کے واپس اس جگہ پر آیا ۔جہاں دعا اور آمل کھڑی تھیں ۔انہیں وہاں نا دیکھ کر احسن منہ میں بڑبڑایا ۔اور زمین پر پڑا کارڈ اٹھا کر دیکھنے کے بجائے کچھ سوچ کر اس نے وہ کارڈ اپنے پوکیٹ میں رکھ لیا ۔اور حسنی کے لیے شاپنگ کرنے چلا گیا۔

♡♡♡

احسن جب گھر میں داخل ہوا۔ اس نے حسنی کو ٹی وی دیکھتے پایا ۔اور اس کے پیچھے جا کر اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر مسکرانے لگا۔

بھائی !!!آپ واپس آگئے --آپ نے تو کہا تھا ۔2 ماہ بعد آؤں گا۔ حسنی اس کے پرفیوم کی خوشبو سے ہی پہچان گئی تھی۔اس کے ہاتھ اپنی آنکھوں سے ہٹاتی آنکھیں سکیڑ کر بولی۔

سرپرائز نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔لیکن تم نے تو مجھے ایک منٹ میں پہچان لیا !!احسن نے اس کے سامنے آکر منہ بنا کر کہا۔

آپکی خوشبو اور آپ کی موجودگی کے احساس سے میں آپکو لاکھوں میں بھی پہچان سکتی ہوں۔مگر آپ اپنا پرفیوم بھی چینج کر لیں ۔ حسنی نے مسکرا کر آخری بات شرارت سے کہی۔

کیسی ہو تم !!مزید موٹی ہوگئی ہو ۔آخر گھر کا سارا کھانا جو تم اکیلی کو نصیب ہوتا ہے۔احسن نے اسے گلے لگا کر اسے تنگ کرتے کہا۔اس پر حسنی کا منہ بن گیا۔

اچھا میرے لیے کیا لائے ہیں آپ۔ حسنی نے اس کی بات کو اگنور کرتے اپنے مطلب کی بات پوچھی۔

کچھ نہیں !!آج دراصل لیٹ ہوگیا آتے آتے ۔تو تمھارے لیے کچھ لانا بھول گیا۔

ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا آپ کچھ نا لائے ۔میں باہر جا کر دیکھتی ہوں آپکی گاڑی میں ۔ حسنی جانتی تھی ۔وہ جب بھی آتا تھا ۔اس کے لیے اسکی پسند کی کوئی نا کوئی چیز ضرور لاتا تھا۔

اسلام و علیکم امی !!احسن نے لاؤنج میں آتی آمینہ بیگم کو سلام کیا اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔آمینہ بیگم جو اس سے ملنے آئی تھیں۔اسے گلے لگانا چاہتی تھی ۔ نم آنکھوں سے اسے اپنے کمرے میں جاتا ہوا دیکھنے لگی۔

امی آپ روئیں مت ۔ایک نا ایک دن سب ٹھیک ہوجائے گا۔ حسنی نے احسن کو جاتا ہوا دیکھ لیا ۔وہ آمینہ بیگم کے پاس آکر ان کے آنسوں صاف کر کے بولی۔

ہمم !!!آمینہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا۔

اس گھر میں اب صرف سناٹا اور تنہائی رہ گئی حسنی ۔اور یہ تنہائی مجھے اندر اندر سے کھا رہی ہے۔آمینہ بیگم نے حسنی سے کہا۔

امی یہ تنہائی اور سناٹا اب ہمارا نصیب ہے۔ حسنی نے دکھ سے کہا۔

♡♡♡

۔کیا ہوا کیوں پریشان ہو دعا۔ کیا ڈھونڈھ رہی ہو ۔ آمل نے کمرے میں داخل ہوتے کہا۔

میرا کارڈ نہیں مل رہا ۔ صبح ہاسپٹل جانا ہے ۔اور بنا کارڈ کے کیسے جاؤں گی ۔وہ میرے ہاسپٹل کا آئی ڈی کارڈ تھا۔دعا نے پریشانی سے کہا۔

تم پریشان مت ہو یہیں کہیں ہوگا۔آمل نے اسکے ساتھ کارڈ ڈھونڈتے کہا۔

نہیں ہے میں نے پورا کمرہ چھان مارا مگر کہیں نہیں ملا۔۔دعا نے بیڈ پر بیٹھ کر جھنجلا کر کہا ۔

کہیں شاپنگ مال میں تو نہیں گر گیا۔آمل نے بھی اس کے پاس بیٹھ کر کہا۔

نہیں وہاں تو میں نے !!!ایک منٹ کہیں وہاں تو نہیں گر گیا جہاں میں اس فوجی سے ٹکرائی تھی۔دعا نے اپنے سر پر ہاتھ مار کر کہا۔

اب کیا کرو گی۔اب تو رات ہوگئی ۔ایسا کرنا صبح نیا کارڈ بنوا لینا۔ابھی سوجاؤ اور مجھے بھی سونے دو صبح اسکول جانا ہے میں نے ۔اور تم نے ہاسپٹل ۔آمل نے لیٹتے ہوئے کہا۔

کارڈ تو بنوا لوں گی مگر !!دعا نے اپنے دل میں سوچا۔

♡♡♡

اس لڑکی کے ساتھ ٹکرانے پر جو احساس مجھے ہوا ۔ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی جانا پہچانا احساس ہو ۔جیسے وہ لڑکی اس کی آنکھیں ۔ نہیں ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔احسن نے رات کے ٹائم بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر سوچا۔

وہ کارڈ ۔اس کارڈ کو چیک کرتا ہوں ۔۔احسن نے اٹھ کر اپنی وردی کے پوکٹ سے کارڈ نکال کر دیکھا۔

یہ کیسے ہوسکتا ہے۔اس کارڈ کو دیکھنے کے بعد احسن کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں ۔اسے یقین نہیں آرہا تھا ۔ اس کارڈ پر لگی پک۔اور نیم کو دیکھ کر احسن کو دھچکا لگا ۔

دعا تم نے آج ہاسپٹل نہیں جانا کیا۔جو ایسے سلو سلو ناشتہ کر رہی ہو۔آمل نے دعا کو سوچوں میں گم دیکھ کر ہلا کر کہا۔

نہیں آج میں نہیں جاؤں گی۔دعا نے کچھ سوچ کر کہا۔

کیوں بیٹا تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔تم نے کبھی بلاوجہ چھٹی نہیں کی ہاسپٹل سے ۔دادی نے فکر مندی سے پوچھا۔

میں ٹھیک ہوں دادی ۔دعا نے کہا۔

اب کہاں جا رہی ہو ۔دعا کو اٹھتا دیکھ کر آمل نے پوچھا۔

ہاسپٹل کے لیے تیار ہونے۔ دعا مختصر سا کہتی اپنے کمرے میں چلی گئی ۔

عجیب ہے یہ بھی۔آمل نے دادی کو دیکھ کر کہا۔

عجیب نہیں بہت مضبوط لڑکی ہے یہ ۔جب سے ہماری زندگی میں آئی ہے ۔رونق آگئی ۔خود چاہے جتنی بھی پریشان کیوں نا ہو مجھے خوش رکھتی ہے۔ میرا اتنا خیال رکھتی ہے جیسے میری سگی پوتی اور تمھاری سگی بہن ہو۔دادی نے دعا کی پیٹھ کو دیکھ کر محبّت سے کہا۔

سہی کہا دادی آپ نے ۔جب اسے میں نے خون میں لت پت دیکھا تھا ۔اور جب اس نے مجھے اپنی زندگی کے بارے میں بتایا تھا۔تب میرا دل خون کے آنسوں رویا تھا۔اپنے ایسے بھی ہوتے ہیں کیا۔ آمل نے دکھ سے کہا۔

شکر ہے بیٹا تم اسے یہاں لے آئی۔ مجھے تم پر فخر ہے میری بیٹی۔اگر تم اسے یہاں نا لاتی تو پتا نہیں آج کس حال میں ہوتی۔اس کے ماں باپ نے تو اسے مرا ہوا سمجھ لیا۔دادی نے آمل کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا۔

اس کا ہماری زندگی میں آنا ۔قسمت کا لکھا تھا۔ میں سوچتی ہوں اگر کبھی کچھ ایسا ہوا یہ اپنے امی ابو کے پاس چلی گئی تو میں کیسے رہوں گی اس کے بنا۔آمل نے کہا۔

اور میں آپ لوگو کو یوں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاؤں گی ۔آپ نے مجھے ایک سگی بہن سے بڑھ کر محبّت دی۔آپ نے مجھے جینا سکھایا ہے آپی۔ مشکلات سے لڑنا سکھایا ۔آپکی وجہ سے میں زندہ ہوں اور میں ایک بہترین ڈاکٹر بنی ۔اور دادی آپ نے تو مجھے ایک ماں سے بھی زیادہ پیار دیا ۔ آپ دونوں میرا سب کچھ ہیں ۔اور آج تک میرے اپنوں نے مجھے ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی ۔ تو میں کیوں وہاں خود با خود چلی جاؤں ۔ان لوگو نے مجھے مرا ہوا سمجھ لیا ہے۔اب اگر میں گئی ۔تو ان کو دکھ اور تکلیف ہوگی۔دعا نے بھیگے لہجے میں کہا۔

رمشا ہم نے کچھ نہیں کیا۔ تمہاری زندگی باقی تھی ۔ اس لیے تم زندہ ہو ۔اور ڈاکٹر تم اپنی محنت سے بنی ہو۔باقی رہی تمھارے اپنوں کی بات تو رمشا ۔اس معملے میں جو تمہارا دل کہے وہ کرنا ۔کیا پتا ۔انہوں نے تمہیں ڈھونڈنے کی کوشش کی ہو۔آمل نے رمشا کے گال پر ہاتھ رکھ کر محبّت سے کہا۔

ہمم !!خیر چلیں اب دیر ہورہی ہے۔رمشا نے اپنے آنسوں صاف کر کے آمل کو دیکھ کر پوچھا۔

ہمم !!اللہ حافظ دادی !!دونوں نے ایک ساتھ دادی کو گلے لگایا ۔اور اللہ حافظ کہتیں چلی گیئں ۔

♡♡♡

اسلام و علیکم ڈاکٹر رمشا ۔ ہاسپٹل میں اپنے روم کی طرف جاتی رمشا کو اس کے کولیگ نے سلام کیا۔

و علیکم اسلام ڈاکٹر حسن ۔۔رمشا نے پیچھے مڑ کر سلام کا جواب دیا۔

کیسی ہیں آپ۔حسن نے پوچھا ۔

میں ٹھیک ہوں شکر اللہ کا ۔آپ کیسے ہیں ۔رمشا نے بھی اس کے انداز میں پوچھا۔

میں بھی ٹھیک !!ہمم ۔رمشا نے ہاں میں سر ہلایا ۔اور اپنے روم میں چلی گئی ۔

رمشا میم آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔رمشا جو کچھ رپورٹ دیکھ رہی تھی۔ نرس کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔

بھیج دو اندر !!رمشا نے سمجھا کوئی مریض تھا۔ایک نظر نرس پر ڈال کر اس نے دوبارہ رپورٹ کی طرف متوجہ ہوتے کہا۔

رمشا !!روم کے اندر داخل ہونے والے نے رمشا کو پکارا ۔اور رمشا اس کی آواز پر ساکت رہ گئی ۔رمشا کو اپنی سماعت پر یقین ہی نہیں آرہا تھا۔ اس آواز کو تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی۔

رمشا نے سر اٹھا کر دیکھا۔وہ تو دکھنے میں ۔اس سے بھی بڑا لگنے لگا تھا۔ فوج کی وردی پہنے۔چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی ۔ہونٹوں پر مسکراہٹ ۔آنکھوں میں دکھ ۔تکلیف آنسوں بے یقینی بہت کچھ تھا۔

اح۔احسن !!!رمشا نے اپنی کرسی سے اٹھ کر کانپتی آواز میں کہا۔آنسوں بے ساختہ اس کے گال بگھونے لگے۔ آخر بہن بھائی کا رشتہ بھی تو ایسا تھا۔اتنے سال کی جدائی نے دونوں کو ہی بہت تکلیف دی تھی۔

رمشا !!تم زندہ ہو۔ٹھیک ہو۔تم نہیں جانتی ۔میں تمھارے بنا ایک ایک پل ہزاروں موت مرا ہوں۔ تمہیں کھو دینے کے غم نے مجھے توڑ کے رکھ دیا۔ لیکن آج تمہیں یوں دیکھ کر مجھے جیسے نئی زندگی ملی ہو۔احسن نے رمشا کو گلے لگا کر ۔ بھیگے لہجے میں کہا۔رمشا بھی اس کے گلے لگ کر اپنی سالوں سے دل میں چھپائے اس تکلیف کو آنسوؤں کے ذریعے بہانے لگی۔

دل میں ہر راز دبا کر رکھتے ہیں ۔
ہونٹوں پر مسکان سجا کر رکھتے ہیں

یہ دنیا صرف خوشی میں ساتھ دیتی ہے۔
اس لیے ہم اپنے آنسوں چھپا کر رکھتے ہیں ۔

♡♡♡

!!سال پہلے 6

رمشا کا جب اکسیڈنٹ ہوا۔ رمشا نے بے ہوش ہونے کے پہلے اپنے قریب آتی ایک لڑکی کو دیکھا ۔جو اس کا سر اپنی گود میں رکھ رہی تھی ۔ اس کے بعد رمشا مکمل طور پر ہوش و خرد سے بیگانہ ہوگئی ۔

پلیز ہیلپ کریں اسے جلد جلد ہاسپٹل لے جانا ہوگا۔اس کا بہت خون بہہ رہا ہے۔پلیز میری مدد کریں اسے گاڑی میں بٹھانے کے لیے۔آمل نے ایکسیڈنٹ دیکھا تو بھاگ کر اس لڑکی کے پاس آئی۔اس کا سر اپنی گود میں رکھتی اسکا گال تھپکنے لگی ۔اس کے سر سے بہتا خون دیکھ کر آمل کے دل کو کچھ ہوا۔اس نے چلا کر اپنے اردگرد جمع ہوئے لوگوں سے مدد مانگی ۔ 2 آدمیوں نے رمشا کو گاڑی میں بٹھانے کے لیے آمل کی مدد کی۔ آمل انکا شکریہ ادا کرتی رمشا کو ہاسپٹل لے گئی

۔

ٹرن ٹرن ٹرن !!آمل جو پچھلے آدھے گھنٹے سے آئی سی یو کے باہر کھڑی ڈاکٹر کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ اپنے فون کے بجنے پر فون کی طرف متوجہ ہوئی ۔

اسلام و علیکم دادی !!آمل نے کال آٹینڈ کر کے کہا۔

کہاں ہو بیٹا ۔اتنی دیر ہوگئی کب سے کال کر رہی ہوں اٹھا کیوں نہیں رہی ۔تم جانتی بھی ہو میں کتنی پریشان ہوں۔آمل کے فون آٹینڈ کرتے ہی دادی نے بنا اس کی بات سنے اتنے سارے سوال کر ڈالے ۔

سوری دادی وہ میں گھر ہی آرہی تھی ۔راستے میں ایک لڑکی کا اکسیڈنٹ ہوگیا ۔میں اسے لائی ہوں ہاسپٹل ۔جب تک اس کے گھر والے یا پھر اسے ہوش نہیں آجاتا ۔تب تک میں نہیں آسکتی ۔آپ سو جائیں پریشان مت ہونا آپ۔ورنہ آپکی طبیعت خراب ہوجائے گی۔آمل نے فکرمند لہجے میں کہا ۔اور بنا ان کی بات سنے کال کاٹ دی۔

اندر جو پیشنٹ ہے اس کے ساتھ آپ ہیں ۔ایک نرس نے آمل نے پاس آکر پوچھا۔

جی میں ہوں۔کیسی ہے وہ ۔آمل نے پریشانی سے پوچھا۔

انکی حالت بہت نازک ہے ۔آپ انکی کیا لگتی ہیں ۔نرس نے پوچھا۔

م ۔میں اس کی بہن ہوں۔آمل نے سوچ کر کہا۔

انکا کافی خون بہہ چکا ہے۔اور ان کے سر میں گہری چوٹ آئی ہے۔ہمیں انکی سرجری کرنی ہوگی ۔جس میں ان کی جان بھی جا سکتی ہے۔اس کے لیے ہمیں آپ کے دستخط چاہیے ہونگے ۔آئیں ہمارے ساتھ آپ کو فورم فیل کرنا ہوگا ۔ نرس نے کہا اور آمل کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

اور آمل کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے ۔

آپ یہاں ان کا نام اور اپنے سگنیچر کر دیں ۔ ریسپشن پر بیٹھی نرس نے کہا۔

اس کا نام ۔دعا ہی لکھ دیتی ہوں۔آمل نے اپنے دل میں کہا ۔اور فورم فیل کر کے دے دیا۔

3 گھنٹے ہوگئے ۔ ڈاکٹر کچھ بتا کیوں نہیں رہے ۔اور اس لڑکی کی فیملی کو بھی ابھی تک آجانا چاہیے تھا ۔مگر ابھی تک انکا بھی کچھ پتا نہیں ۔آمل نے اپنے ہاتھ میں پہنی واچ پر ٹائم دیکھ کر کہا۔

ڈاکٹر کیسی ہے وہ ۔ڈاکٹر کی باہر آتے آمل نے پریشانی سے پوچھا۔

اللہ کے کرم سے آپریشن کامیاب ہوگیا۔وہ اب خطرے سے باہر ہیں ۔ کچھ دیر بعد انکو ہوش آجائے گا۔ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں کہتا ۔چلا گیا۔آمل نے شکر ادا کیا۔

رمشا کے ہوش میں آتے ہی آمل اس سے ملنے گئی ۔ مگر رمشا کو اپنے ہاتھ کی نبض کاٹتے دیکھ آمل نے بھاگ کر اس کے ہاتھ سے چاقو لے کر دور پھینکا۔

پاگل ہوگئی ہو تم یہ کیا کر رہی تھی۔ابھی تم موت کے منہ سے واپس آئی ہو۔پھر سے خود کو مارنا چاہتی ہو۔آمل نے رمشا کا ہاتھ پکڑ کر سخت لہجے میں کہا۔

کون ہیں آپ ۔۔آپ کو کیا فرق پڑتا ہے میں مروں یا جیوں ۔رمشا نے آمل کو دیکھ کر پوچھا۔

میں نے تمہاری جان اس لیے نہیں بچائی ۔ساری رات یہاں پر بیٹھ کر اس لیے نہیں گزاری ۔ہر پل تمہاری جان بچ جانے کی دعا اس لیے نہیں کی کہ تم ہوش میں آکر ایسا کچھ کرو۔آمل نے اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ کر کہا۔

تو کس نے کہا تھا میری جان بچائیں ۔مر جانے دیتیں نا آپ مجھے۔ ویسے بھی رہ ہی کیا گیا ہے اس زندگی میں ۔میری ذات سے صرف دوسروں کو تکلیف ہوئی ۔کاش آپ میری جان نا بچاتیں ۔رمشا روتے ہوئے کہا۔

ایسا نہیں بولو !!یہ زندگی ہمارے پاس اللہ کی امانت ہے۔وہ جب چاہے اسے لے لے اور جب چاہے دے دے۔مشکلات زندگی میں آتی ہیں ۔اس کا مطلب یہ نہیں ہم اپنی جان لے لیں

۔میں نہیں جانتی تمھاری کیا مشکل ہے مگر اللہ پر بھروسہ رکھو ۔سب ٹھیک ہوجائے گا۔ اور نا ہی میں جانتی ہوں کہ میں نے تمھاری جان کیوں بچائی۔ اللہ نے مجھے تمہارا وسیلہ بنا کر بھیجا ہے۔اور یاد رکھو ہر مشکل کے بعد آسانی ہے ۔ اور ہر رات کے بعد ایک روشن صبح ۔آمل نے رمشا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

اچھا بتاؤ تمہارا نام کیا ہے؟؟ آمل نے رمشا کے جواب نا دینے پر بات بدل کر پوچھا۔

رمشا آفندی نام ہے میرا!!رمشا نے کہا۔

تمھاری فیملی سے رابطہ کرنا چاہتی ہوں۔تاکہ انہیں تمھارے اکسیڈینٹ کی اطلاع دے سکوں ۔آمل نے پوچھا۔

رمشا چلی جاؤ اس انسان کے پاس جس کے لیے تم ہماری عزت مٹی میں ملا کر گئی تھی۔یاد رکھنا حارب استعمال شدہ چیز کو ہاتھ نہیں لگاتا۔وہ اسے اپنے پاؤں کی دھول کے برابر بھی نہیں سمجھتا۔حارب پلیز مجھے ابو سے ملنے دو۔امی میری بات کا یقین کریں پلیز۔ رمشا کو فیملی کے نام پر

وہ جملے یاد آئے ۔جو اس کے اپنوں نے اس کے لیے کہے۔وہ بے رحمی یاد آئی ۔وہ اجنبیت یاد آئی جو اس سے آمینہ بیگم کی آنکھوں میں اپنے لیے دیکھی تھی۔

میری فیملی میں کوئی نہیں ۔میرا کوئی نہیں ہے ۔نا میرا کوئی گھر ہے۔رمشا کے دکھ اور تکلیف سے کہا۔

اوہ ایم سوری !!میرے ساتھ چلو گی میرے گھر۔آمل نے افسوس سے کہا۔پھر مسکرا کر اس سے پوچھا۔

آپ ہیں کون۔اور مجھے اپنے گھر کیوں لے جانا چاہتی ہیں ۔نا میں آپکو جانتی ہوں اور نا آپ مجھے ۔پھر کیوں ایک اجنبی کے لیے اتنا سب کر رہی ہیں ۔رمشا نے پوچھا۔

یہ تو میں بھی نہیں جانتی ۔مگر تم مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہو۔اور یقین مانو ۔میں تمہارا بھروسہ نہیں توڑوں گی۔اور میرا نام آمل ہے ۔میں ایک ٹیچر ہوں۔یہیں قریب اسکول میں پڑھاتی

ہوں۔میرے گھر میں صرف میری دادی ہیں ۔اور میں ہوں۔میرے والدین کی ڈیتھ ہوگئی تھی۔جب میں 10 سال کی تھی۔اب اور کچھ جاننا چاہتی ہو۔آمل نے کہا۔

آپ کہ رہیں ہیں میں آپ پر بھروسہ کروں ۔جب کے میں بھروسہ کر کے ہی اس حال پر پہنچی ہوں۔وہ بھی اپنوں پر ۔رمشا نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

تو ایک بار غیروں پر بھروسہ کر لو ۔ یقین مانوں رمشا یہ دنیا ایک اکیلی عورت کو جینے نہیں دیتی ۔نوچ ڈالتی ہے۔جب نرس نے مجھ سے پوچھا ۔میں تمھاری کیا لگتی ہوں ۔تو میں نے کہا۔ میں تمہاری بہن ہوں۔تو رمشا میں تمہیں بہن سمجھتی بھی ہوں ۔اس لیے کہ رہی ہوں۔تم سوچ لو میرے ساتھ جانا ہے۔یا پھر کسی ایسی جگہ جہاں تمھاری خوبصورتی کا سودا کیا جائے ۔میں تب تک پیمیٹ کر کے آتی ہوں۔آمل کو رمشا بہت معصوم اور پیاری لگی ۔آمل اس کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔رمشا سے کہتی کمرے سے چلی گئی ---

♡♡♡

آمل بیٹا تم آگئی۔تم جانتی بھی ہو میں کتنی پریشان تھی۔ ۔دادی جو کب سے آمل کے لیے پریشان تھیں ۔جو صبح کا کہتی شام کو واپس آئی تھی۔

جی دادی !!سوری آپ کو اتنا پریشان کر دیا میں نے۔مجھے کسی سے ملوانا ہے آپکو۔آمل نے دادی کے گلے میں بازو ڈال کر پیار سے کہا۔

کس سے !!کہیں تم نے شادی تو نہیں کر لی ۔مجھے اپنے شوہر سے تو نہیں ملوانا چاہتی نا۔ اپنی دادی سے پوچھا بھی نہیں ۔دادی نے پریشانی سے کہا۔

اوفو دادی !!ایسی لگتی ہوں میں آپکو۔آمل نے دادی کے خیال پر منہ بنا کر کہا۔
تو پھر کس سے ملوانا چاہتی ہو۔دادی نے اسے گھور کر پوچھا۔

آجاؤ اندر !!آمل نے رمشا کو آواز دی ۔تو وہ ڈری ڈری سی سہمی سہمی سی اپنی انگلیاں چٹخاتے نظریں جھکا کر اندر آئی ۔ماتھے پر پٹی تھی۔

دادی یہ رمشا جس کا کل ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔میں نے بتایا تھا نا آپکو۔یہ اب ہمارے ساتھ رہے گی۔رمشا کو دیکھ کر دادی نے آنکھوں کے اشارے سے آمل سے پوچھا۔آمل نے دادی کو بتایا۔

اچھا !!آؤ بیٹا اندر آؤ ۔تمہارا زیادہ دیر کھڑا رہنا ٹھیک نہیں کیوں کہ تمھارے سر پر چوٹ آئی ہے۔دادی نے ساری بات رمشا کے سامنے پوچھنا مناسب نہیں سمجھا۔ اس لیے بعد میں پوچھنے کا سوچتی وہ رمشا کو لاؤنج میں لے آئیں۔

♡♡♡

رمشا کو گئے ہوئے ایک ہفتہ ہوگیا تھا۔ جلیل صاحب کی طبیعت بھی اب ٹھیک تھی ۔مگر کہیں نا کہیں دل میں یہ بات تھی۔کہ رمشا ایسا نہیں کر سکتی ۔

احسن نے پولیس اسٹیشن میں رمشا کی گم شدگی کی رپورٹ بھی کی تھی۔مگر ایک ہفتہ ہوگیا تھا ۔اس کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔احسن بہت پریشان ہوگیا تھا۔ہر وقت یہی خیال رہتا کے پتا نہیں وہ کیسی ہوگی۔کہیں اس کے ساتھ کچھ غلط نا ہوگیا ہو۔

♡♡♡

رمشا آمل کے گھر تو آگئی تھی مگر اسکی طبیعت سمبھلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی ۔ اسے اپنے ماں باپ کی بہت یاد آرہی تھی۔ان کا سلوک بھی۔اور جلیل صاحب کی حالت کا سوچ سوچ کر وہ خود کافی بیمار ہوگئی تھی۔آمل اور اسکی دادی اسکا بہت خیال رکھتی تھیں۔

رمشا کو ان پر بھوج بننا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔مگر وہ کیا کرتی ۔آمل کے علاوہ اس کا کوئی نہیں تھا۔آمل نے ایک ہفتے میں ثابت کر دیا تھا۔کہ وہ ایک بہت اچھی اور رحم دل لڑکی تھی۔رمشا اس پر اب بھروسہ کرنے لگی تھی۔آمل کی دادی بھی رمشا سے ویسے ہی پیار کرتی تھیں۔جیسے آمل سے کرتی ۔ رمشا نے انہیں اپنے بارے میں سب کچھ بتایا تھا۔ ان لوگو کو رمشا کی حالت پر بہت ترس آتا تھا۔اس لیے وہ خود سے زیادہ اس کا خیال رکھتی تھیں۔

♡♡♡

ماہ بعد ۔ 3

بولو کیوں بلایا مجھے یہاں !!!راحیل نے کیفے میں داخل ہوتے سونیا کے پاس جا کر کہا۔

کیا مطلب کیوں بلایا۔آپ کو پتا نہیں ۔سونیا نے کرسی پر بیٹھ کر پوچھا۔

سونیا جلدی بولو!!میرے پاس اتنا فضول ٹائم نہیں ۔۔راحیل نے بے زاریت سے کہا۔

کیا مطلب ہے آپکا ۔آپ کے پاس فضول ٹائم نہیں !!پھر تو میں بھی آپ کے لیے فضول ہوں !!گی نا۔ خیر کل میری ساحل کے ساتھ شادی ہے

تو !!راحیل نے کہا۔

تو آپ کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیا۔آپ کب بات کریں گے ۔ بڑی ممانی سے۔سونیا نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر بات بدلی ۔

میں کیوں بات کرنے لگا ۔امی سے جب مجھے تم میں کوئی دلچسپی ہی نہیں ۔راحیل نے اسکی بات پر تمسخرہ اڑایا۔

راحیل یہ کیا کہ رہے ہیں آپ ۔میں نے آپ کے لیے رمشا اور ساحل کو الگ کیا ۔ساحل سے جھوٹ بولا۔کہ رمشا حارب سے شادی اپنی مرضی سے کرنا چاہتی ہے۔آپ کا ساتھ دیا ہر کام میں ۔ سونیا نے سخت لہجے میں کہا۔

تم نے میرا ساتھ اپنی مرضی سے دیا۔ میں نے تمھارے آگے ہاتھ پاؤں نہیں جوڑے تھے۔تم نے اپنے مطلب کے لیے کیا۔تم رمشا پر شک کرتی تھی ۔مگر سچ یہ تھا ۔وہ مجھے صرف اپنا بھائی سمجھتی تھی۔ میں نے جھوٹ بولا تھا۔کہ رمشا نے مجھے تم سے دور کرنے کی کوشش کی۔تم جیسی لڑکی کسی کے ساتھ کیا وفا کرے گی۔جو اپنی بچپن کی دوست کے ساتھ نہیں کر پائی ۔تم تو لوگو کے دلوں کے ساتھ کھیلنا جانتی ہو۔تو تمھیں کیا لگا تمھارے ساتھ اچھا ہوگا۔ رمشا ہمیشہ مجھے یہی کہتی تھی۔آپ نے سونیا کو چھوڑ کر اچھا نہیں کیا۔مگر وہ کیا جانے کہ تم تو اس کی زندگی جہنم بنانے لگی ہو۔راحیل نے غصے سے سونیا کا کیا بھی اسے یاد دلایا ۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا !!!آپ مجھے دوکھا نہیں دے سکتے۔ میں سب کو بتا دوں گی ۔آپ نے اس دن مجھے کہا تھا ۔وہ بیگ رمشا کی الماری میں رکھنے کے لیے ۔اور آپ نے رمشا کے ساتھ زبردستی کرنے کی بھی کوشش کی۔اور وہ اس دن بھاگی نہیں تھی۔آپ نے اسے کڈنیپ کیاتھا۔سونیا نے بھی سخت غصے میں راحیل کو دھمکی دی۔

ہاہاہاہا !!!اور تمھیں کیا لگتا ہے ۔سب تمہارا یقین کر لیں گے ۔جن لوگو نے رمشا جیسی لڑکی پر یقین نہیں کیا ۔وہ تم جیسی جھوٹی ۔بے شرم اور شیطانی سوچ رکھنے والی لڑکی پر بھروسہ کریں گے۔ جاؤ جس کو بتانا ہے بتاؤ ۔مگر میری بات کان کھول کر سن لو ۔ اگر آئندہ تم نے میرے قریب آنے کی کوشش بھی کی ۔تو جو میں نے رمشا کے ساتھ کیا تمھارے ساتھ کرنے میں بھی ذرا بھی برا نہیں لگے گا مجھے۔راحیل نے سونیا کی بات کا مذاق اڑایا۔اور غصے سے کہتا وہاں سے چلا گیا۔

راحیل میری بات تو سنو !!پلیز مجھے ایسے چھوڑ کے مت جاؤ ۔میں مر جاؤں گی تمھارے بنا۔سونیا نے اس کے پیچھے جاتے روتے ہوئے کہا۔

تم لوگو نے جو کیا !!اس کی سزا تو میں تم دونوں کو دے کر رہوں گا۔کسی نے ان کے جانے کے بعد کہا۔

♡♡♡

ساحل یہ تم نے کیا کیا !!تم نے رمشا کو چھوڑ دیا۔ وہ بھی کسی اور کے لیے ۔مجھے تو یقین نہیں آرہا ۔جو ساحل رمشا کو ایک دن بھی یونی میں نا دیکھے تو رات کو سو نہیں پاتا تھا ۔وہ آج اتنے سکون سے کسی اور سے شادی کر رہا ہے۔ زوہیب نے ساحل کی تیاری میں اس کی مدد کرتے ۔بے یقینی اور سختی سے کہا۔

تمہیں بتایا نہیں !!وہ بھاگ گئی کسی اور کے ساتھ ۔اپنی زندگی اور اپنے آپ کو کسی اور کے حوالے کر دیا اس نے ۔تو میں کیوں نہیں کر سکتا ۔میں شادی کر رہا ہوں کوئی گناہ نہیں ۔ساحل نے بے رخی سے کہا۔

تو نے اسے کسی اور کے ساتھ خوش دیکھا ہے ۔جو تو ایسا بول رہا ہے۔ساحل جو تو نے اسکی منگنی پر دیکھا ۔کیا پتا وہ بھی سچ نا ہو ۔ کبھی کبھی آنکھوں دیکھا بھی سچ نہیں ہوتا۔زوہیب نے اسے سمجھانے کی ناکام کوشش کی۔

اب کوئی فائدہ نہیں نا رمشا میری زندگی میں ہے نا میرے دل میں سونیا کے ساتھ میں نے منگنی بھی اپنی مرضی سے کی ۔اور آج شادی بھی مرضی سے کر رہا ہوں۔ ساحل نے کہا۔

وہ لڑکی ٹھیک نہیں ہے تیرے لیے۔ میں نے خود کل اسے !!بس کر جا زوہیب بکواس بند کر ۔وہ رمشا کی طرح ہر گز نہیں ۔اب میں اس کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں سنو گا۔ساحل نے زوہیب کی بات کاٹ کر سخت لہجے میں کہا ۔

زوہیب بھی غصے سے کمرے سے چلا گیا۔

♡♡♡

دعا رو کیوں رہی ہو بیٹا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا !!!رمشا کو آمل اور اس کی دادی دعا نام سے ہی پکارتے تھے۔

دادی میرا دل بہت بے چین ہے ۔ایسا لگتا ہے جیسے میرا دل پھٹ جائے گا ۔مجھے بہت تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔رمشا نے روتے ہوئے کہا۔

بیٹا پریشان نا ہو اللہ سب بہتر کرے گا۔دیکھو ابھی تمہاری طبیعت پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی ۔پھر سے خراب ہوجائے گی ۔میری جان رونا بند کرو ۔دادی نے محبّت سے رمشا کو گلے لگا کر کہا۔

دادی مجھے امی ابو کی بہت یاد آرہی ہے۔ رمشا نے دادی کے گلے لگے ہی بھیگے لہجے میں کہا۔آمل اس وقت اسکول گئی تھی۔

میں ان سے ملنا چاہتی ہوں۔رمشا نے کہا۔

بیٹا تمہاری طبیعت پوری طرح ٹھیک نہیں میں تمہیں اکیلے نہیں جانے دے سکتی ۔دادی نے رمشا کو خود سے الگ کر کے کہا۔

مگر دادی میرا دل بہت زیادہ بے چین ہے ۔جیسے مجھ سے میرا کچھ بہت قیمتی چھننے والا ہے۔ رمشا نے بھیگے لہجے میں کہا۔

دعا ایسا مت کہو بیٹا !!!اللہ تعالی آپ سے تب تک کچھ نہیں چھینتے جب تک اس سے بہتر آپ کو نا عطا کر دیں ۔اٹھو نماز کا ٹائم ہے۔ نماز پڑھو دل کو سکون ملے گا۔اور میری بات یاد رکھنا ۔کوئی آپ کے ہاتھ سے تو چھین سکتا ہے۔مگر آپ کے نصیب سے نہیں ۔دادی نے رمشا کے آنسوں صاف کر کے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

ڈوبی ہیں میری انگلیاں ہی میرے خون میں
یہ کانچ کے ٹکڑوں پر بھروسے کی سزا ہے۔

ہیلو !!آپ کہاں ہے اس وقت!!احسن نے فون پر کسی سے بات کرتے پوچھا۔

بھائی آپ پلیز جلدی آئیں مجھے پولیس اسٹیشن سے کال آئی ہے ۔وہ کہ رہیں ہیں ۔انہیں ایک ڈیڈ باڈی ملی ہے۔اور ہمیں بلایا ہے شناخت کرنے کے لیے ۔کہیں وہ رم !!احسن سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔اس کا چہرہ ضبط سے سرخ ہوگیا تھا۔وہ رونا چاہتا تھا ۔لیکن وہ مرد تھا ۔اسے مضبوط بننا تھا۔

جی بھائی میں آپ کا ویٹ کر رہا ہوں۔ آپ آجائیں ۔میں ہاسٹل میں ہوں۔احسن نے کہا ۔اور کال کاٹ دی۔

اگر میری بہن کو کچھ ہوا نا ۔تو تم دونوں کو بھی سکون سے نہیں رہنے دوں گا۔احسن نے غصے سے کہا۔

♡♡♡

آج سونیا اور ساحل کی مہندی تھی ۔ جس کا سارا انتظام لان میں کیا تھا۔لان کافی بڑا تھا۔اسے مہارت سے سجایا گیا۔

ماشاءاللہ میری بیٹی تو پری لگ رہی ہے ۔اللہ نظرے بد سے بچائے ۔کلثوم بیگم نے سونیا کو دیکھ کر کہا۔جو ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی سوچوں میں گم تھی۔بلاشبہ وہ بہت حسین تھی۔ییلو اور گرین کلر کا کمبینشن کے کپڑے پہنے جن پر گولڈن کلر کا کام ہوا تھا۔ پھولوں کا زیور پہنے ۔بالوں کو آگے کی طرف چٹیا کی شکل میں قید کیے۔ لائٹ سے میک اپ کے ساتھ ۔ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

ساحل تم کہاں جا رہے ہو۔ابھی رسم شروع ہونے والی ہے۔زوہیب نے ساحل کو گھر سے باہر جاتا دیکھ کر کہا۔

واپس آکر بتاتا ہوں۔ابھی تو سمبھال لینا یہاں۔ ساحل زوہیب سے کہتا ۔گاڑی میں بیٹھ کر بنا زوہیب کی بات سنے چلا گیا۔

اس لڑکے کا کیا بنے گا ۔اب میں کیا کہوں گا۔زوہیب نے ساحل کے جاتے پریشانی سے سوچا۔

♡♡♡

آپی ایک بات پوچھوں۔رمشا اور آمل اس وقت لان میں بیٹھی تھی۔آمل ایک ہاتھ میں فائل لیے ۔نوٹس بنا رہی تھی۔

ہاں پوچھو !!!آمل نے مصروف سے انداز میں کہا۔

آپی جب میرا ایکسڈنٹ ہوا تھا۔تب میرے ہاتھ میں ایک رنگ تھی۔ اور جب مجھے ہوش آیا تو وہ رنگ نہیں تھی میرے ہاتھ میں ۔ رمشا کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیسے پوچھے۔آج 3 ماہ بعد اسے اس رنگ کی یاد آئی تھی۔جو ساحل نے اسے پہنائی تھی۔

تو !!آمل نے اس پر ایک نظر ڈال کر پوچھا۔

تو یہ کہ !!وہ رنگ آپکو نہیں ملی ۔یا جس وقت مجھے ہاسپٹل لے جایا گیا ۔تو آپ کو میری چیزیں نہیں دی گئی کیا؟؟؟ رمشا نے پوچھا۔

نہیں مجھے تمھاری کوئی بھی چیز نہیں دی گئی ۔ پریشان کیوں ہو رہی ہو نئی رنگ لے لینا پاگل۔ آمل نے رمشا کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر کہا۔

نہیں آپی ویسے رنگ مجھے اب کبھی نہیں مل سکتی ۔نا ہی وہ انسان ۔وہ اسکی ایک ہی تو نشانی تھی میرے پاس۔رمشا نے نم آنکھوں سے کہا۔

ساحل نے دی تھی۔آمل نے پوچھا۔

ہمم !!رمشا نے ہاں میں سر ہلایا ۔

خیر آپی مجھے کچھ اور بات کرنی تھی آپ سے۔آپ پہلے یہ فائل بند کریں ۔اور میری طرف متوجہ ہوں۔رمشا نے چڑ کر کہا اور آمل سے فائل لے لی۔

ہاں بولو !!اور فائل ادھر دو میں ساتھ ساتھ کام بھی کروں۔آمل نے فائل کے لیے ہاتھ بڑھایا ۔مگر رمشا نے وہ ہاتھ پیچھے کر لیا۔

بولو جلدی دعا !!تم جانتی ہو نا میرا بہت کام ہے ۔آمل نے ہار مانتے کہا۔

میں گھر جانا چاہتی ہوں آپی پلیز مجھے لے جائیں۔رمشا نے آمل کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بے چینی سے پوچھا۔

دعا ہم وہاں نہیں جا سکتے ابھی ۔تم ابھی تو ٹھیک ہوئی ہو۔میں نہیں چاہتی تم پھر سے بیمار پڑ جاؤ ۔ وہاں پتا نہیں وہ لوگ تمہیں کیا کہے ۔کیا کریں اس بار۔آمل نے رمشا کو سمجھانا چاہا۔

اچھا ٹھیک ہے ہم کل چلیں گے ۔آج نہیں آج میں بہت بزی ہوں۔رمشا کے ہاتھ چھوڑنے پر اور رخ موڑ کر بیٹھنے پر چارو نا چار آمل کو ماننا پڑا ۔

ہمممم !!ٹھیک ہے ۔رمشا نے مسکرا کر کہا۔

♡♡♡

کہاں ہے باڈی !!احسن نے انسپکٹر سے پوچھا۔

آئیں ہمارے ساتھ ۔ایک کانسٹیبل نے انہیں اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

یہ ہے باڈی !!اور یہ کچھ چیزیں جو ہمیں ملیں ۔کانسٹیبل انہیں باڈی کے پاس چھوڑتا ۔جس کا چہرہ سفید کپڑے سے ڈھکا گیا تھا۔ اور کچھ پیکٹ میں بند چیزیں دیتا چلا گیا۔

نہیں یہ میری رمشا نہیں ہو سکتی ۔ وہ مجھے بنا کچھ کہے کیسے جا سکتی ہے احسن ۔اس نے مجھ سے شکوہ بھی نہیں کیا ۔ایسا تو نہیں سوچا تھا میں نے ۔احسن جو خود کو وہ لاش دیکھتا بڑی مشکل سے سمبھالے کھڑا تھا۔ اسے لگ رہا تھا ۔جیسے اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچ لی

ہو ۔ اسے لگ رہا تھا وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گا۔وہ ضبط کی انتہا پے تھا۔مگر ساحل کے الفاظ ساحل کے ساتھ ساتھ احسن کا بھی صبر آزما رہے تھے ۔

رمشا پلیز آنکھیں کھولو یار !!پلیز یہ مذاق مت کرو ۔میں مر جاؤں گا رمشا !!ساحل نے رمشا کا ہاتھ پکڑ کر بھیگے لہجے میں کہا۔

ساحل بھائی !!ہمت کریں یار ۔احسن نے ساحل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

نہیں احسن اب میں ان دونوں کو بھی جان سے مار دوں گا ۔تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔جنہوں نے میری رمشا کو اس حال میں پہنچایا ۔ساحل اپنے آنسوں صاف کرتا ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔اور وہاں سے چلا گیا۔

رمشا کیوں کیا تم نے ایسا !!ایک بار مجھ سے تو شئیر کیا ہوتا اپنے دل کا حال ۔تم نے تو کہا تھا ۔تم ہمیں اتنی آسانی سے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔پھر کیوں کیا ایسا ۔کیوں چلی گئی ۔اپنے ساتھ

میرا سکون لے کر ۔کیسا بھائی ہوں میں جو اپنی بہن کی حفاظت بھی نہیں کر سکا۔مجھے معاف کر دو میری جان ۔پلیز رمشا واپس آجاؤ ۔ساحل کے جانے کے بعد احسن نے روتے ہوئے کہا

اس لڑکی کا ایکسیڈنٹ 3 دن پہلے ہوا تھا۔ دکھنے میں بلکل رمشا کی کاپی تھی ۔ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے اس کا چہرہ خراب ہوگیا ۔جس کی وجہ سے وہ رمشا ہی لگتی تھی۔اس کے کپڑے ۔ جیولری وغیرہ بھی رمشا کی چیزوں سے میچ کرتی تھی۔۔کسی کے لیے بھی پہنچاننا مشکل تھا ۔کہ وہ رمشا ہے یا کوئی اور۔ احسن اور ساحل کو بھی غلط فہمی ہوگئی ۔خاص کر اس کی چیزیں دیکھ کر ۔وہ رنگ جو ساحل نے اسے پہنائی تھی ۔

ساحل اسی دن سب جان گیا تھا ۔جس دن احسن واپس آیا تھا۔ ساحل جلیل صاحب کی طبیعت کے بہانے وہاں گیا تھا ۔تاکہ پتا چل سکے رمشا کیا واقع گھر سے چلی گئی ۔وہاں اس نے سونیا اور راحیل کو لان میں باتیں کرتے سنا ۔ جو اسی بارے میں بات کر رہے تھے۔وہ تو اسی وقت سب سچ جاننا چاہتا تھا۔مگر احسن نے اسے روک دیا ۔ احسن چاہتا تھا پہلے پورا سچ پتا چلے ۔

ہیلو !!آپ کہاں ہے اس وقت!!احسن نے فون پر کسی سے بات کرتے پوچھا۔

بھائی آپ پلیز جلدی آئیں مجھے پولیس اسٹیشن سے کال آئی ہے ۔وہ کہ رہیں ہیں ۔انہیں ایک ڈیڈ باڈی ملی ہے۔اور ہمیں بلایا ہے شناخت کرنے کے لیے ۔کہیں وہ رم !!احسن سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔اس کا چہرہ ضبط سے سرخ ہوگیا تھا۔وہ رونا چاہتا تھا ۔لیکن وہ مرد تھا ۔اسے مضبوط بننا تھا۔

جی بھائی میں آپ کا ویٹ کر رہا ہوں۔ آپ آجائیں ۔میں ہاسٹل میں ہوں۔احسن نے کہا ۔اور کال کاٹ دی۔

اگر میری بہن کو کچھ ہوا نا ۔تو تم دونوں کو بھی سکون سے نہیں رہنے دوں گا۔احسن نے غصے سے کہا۔

♡♡♡

آج سونیا اور ساحل کی مہندی تھی ۔ جس کا سارا انتظام لان میں کیا تھا۔لان کافی بڑا تھا۔اسے مہارت سے سجایا گیا۔

ماشاءاللہ میری بیٹی تو پری لگ رہی ہے ۔اللہ نظرے بد سے بچائے ۔کلثوم بیگم نے سونیا کو دیکھ کر کہا۔جو ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی سوچوں میں گم تھی۔بلاشبہ وہ بہت حسین تھی۔ییلو اور گرین کلر کا کمبینشن کے کپڑے پہنے جن پر گولڈن کلر کا کام ہوا تھا۔ پھولوں کا زیور پہنے ۔بالوں کو آگے کی طرف چٹیا کی شکل میں قید کیے۔ لائٹ سے میک اپ کے ساتھ ۔ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

ساحل تم کہاں جا رہے ہو۔ابھی رسم شروع ہونے والی ہے۔زوہیب نے ساحل کو گھر سے باہر جاتا دیکھ کر کہا۔

واپس آکر بتاتا ہوں۔ابھی تو سمبھال لینا یہاں۔ ساحل زوہیب سے کہتا ۔گاڑی میں بیٹھ کر بنا زوہیب کی بات سنے چلا گیا۔

اس لڑکے کا کیا بنے گا ۔اب میں کیا کہوں گا۔زوہیب نے ساحل کے جاتے پریشانی سے سوچا۔

♡♡♡

آپی ایک بات پوچھوں۔رمشا اور آمل اس وقت لان میں بیٹھی تھی۔آمل ایک ہاتھ میں فائل لیے ۔نوٹس بنا رہی تھی۔

ہاں پوچھو !!!آمل نے مصروف سے انداز میں کہا۔

آپی جب میرا ایکسڈنٹ ہوا تھا۔تب میرے ہاتھ میں ایک رنگ تھی۔ اور جب مجھے ہوش آیا تو وہ رنگ نہیں تھی میرے ہاتھ میں ۔ رمشا کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیسے پوچھے۔آج 3 ماہ بعد اسے اس رنگ کی یاد آئی تھی۔جو ساحل نے اسے پہنائی تھی۔

تو !!آمل نے اس پر ایک نظر ڈال کر پوچھا۔

تو یہ کہ !!وہ رنگ آپکو نہیں ملی ۔یا جس وقت مجھے ہاسپٹل لے جایا گیا ۔تو آپ کو میری چیزیں نہیں دی گئی کیا؟؟؟ رمشا نے پوچھا۔

نہیں مجھے تمھاری کوئی بھی چیز نہیں دی گئی ۔ پریشان کیوں ہو رہی ہو نئی رنگ لے لینا پاگل۔ آمل نے رمشا کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر کہا۔

نہیں آپی ویسے رنگ مجھے اب کبھی نہیں مل سکتی ۔نا ہی وہ انسان ۔وہ اسکی ایک ہی تو نشانی تھی میرے پاس۔رمشا نے نم آنکھوں سے کہا۔

ساحل نے دی تھی۔آمل نے پوچھا۔

ہمم !!رمشا نے ہاں میں سر ہلایا ۔

خیر آپی مجھے کچھ اور بات کرنی تھی آپ سے۔آپ پہلے یہ فائل بند کریں ۔اور میری طرف متوجہ ہوں۔رمشا نے چڑ کر کہا اور آمل سے فائل لے لی۔

ہاں بولو !!اور فائل ادھر دو میں ساتھ ساتھ کام بھی کروں۔آمل نے فائل کے لیے ہاتھ بڑھایا ۔مگر رمشا نے وہ ہاتھ پیچھے کر لیا۔

بولو جلدی دعا !!تم جانتی ہو نا میرا بہت کام ہے ۔آمل نے ہار مانتے کہا۔

میں گھر جانا چاہتی ہوں آپی پلیز مجھے لے جائیں۔رمشا نے آمل کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بے چینی سے پوچھا۔

دعا ہم وہاں نہیں جا سکتے ابھی ۔تم ابھی تو ٹھیک ہوئی ہو۔میں نہیں چاہتی تم پھر سے بیمار پڑ جاؤ ۔ وہاں پتا نہیں وہ لوگ تمہیں کیا کہے ۔کیا کریں اس بار۔آمل نے رمشا کو سمجھانا چاہا۔

اچھا ٹھیک ہے ہم کل چلیں گے ۔آج نہیں آج میں بہت بزی ہوں۔رمشا کے ہاتھ چھوڑنے پر اور رخ موڑ کر بیٹھنے پر چارو نا چار آمل کو ماننا پڑا ۔

ہمممم !!ٹھیک ہے ۔رمشا نے مسکرا کر کہا۔

♡♡♡

کہاں ہے باڈی !!احسن نے انسپکٹر سے پوچھا۔

آئیں ہمارے ساتھ ۔ایک کانسٹیبل نے انہیں اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

یہ ہے باڈی !!اور یہ کچھ چیزیں جو ہمیں ملیں ۔کانسٹیبل انہیں باڈی کے پاس چھوڑتا ۔جس کا چہرہ سفید کپڑے سے ڈھکا گیا تھا۔ اور کچھ پیکٹ میں بند چیزیں دیتا چلا گیا۔

نہیں یہ میری رمشا نہیں ہو سکتی ۔ وہ مجھے بنا کچھ کہے کیسے جا سکتی ہے احسن ۔اس نے مجھ سے شکوہ بھی نہیں کیا ۔ایسا تو نہیں سوچا تھا میں نے ۔احسن جو خود کو وہ لاش دیکھتا بڑی مشکل سے سمبھالے کھڑا تھا۔ اسے لگ رہا تھا ۔جیسے اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچ لی

ہو ۔ اسے لگ رہا تھا وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گا۔وہ ضبط کی انتہا پے تھا۔مگر ساحل کے الفاظ ساحل کے ساتھ ساتھ احسن کا بھی صبر آزما رہے تھے ۔

رمشا پلیز آنکھیں کھولو یار !!پلیز یہ مذاق مت کرو ۔میں مر جاؤں گا رمشا !!ساحل نے رمشا کا ہاتھ پکڑ کر بھیگے لہجے میں کہا۔

ساحل بھائی !!ہمت کریں یار ۔احسن نے ساحل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

نہیں احسن اب میں ان دونوں کو بھی جان سے مار دوں گا ۔تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔جنہوں نے میری رمشا کو اس حال میں پہنچایا ۔ساحل اپنے آنسوں صاف کرتا ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔اور وہاں سے چلا گیا۔

رمشا کیوں کیا تم نے ایسا !!ایک بار مجھ سے تو شئیر کیا ہوتا اپنے دل کا حال ۔تم نے تو کہا تھا ۔تم ہمیں اتنی آسانی سے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔پھر کیوں کیا ایسا ۔کیوں چلی گئی ۔اپنے ساتھ

میرا سکون لے کر ۔کیسا بھائی ہوں میں جو اپنی بہن کی حفاظت بھی نہیں کر سکا۔مجھے معاف کر دو میری جان ۔پلیز رمشا واپس آجاؤ ۔ساحل کے جانے کے بعد احسن نے روتے ہوئے کہا

اس لڑکی کا ایکسیڈنٹ 3 دن پہلے ہوا تھا۔ دکھنے میں بلکل رمشا کی کاپی تھی ۔ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے اس کا چہرہ خراب ہوگیا ۔جس کی وجہ سے وہ رمشا ہی لگتی تھی۔اس کے کپڑے ۔ جیولری وغیرہ بھی رمشا کی چیزوں سے میچ کرتی تھی۔۔کسی کے لیے بھی پہنچاننا مشکل تھا ۔کہ وہ رمشا ہے یا کوئی اور۔ احسن اور ساحل کو بھی غلط فہمی ہوگئی ۔خاص کر اس کی چیزیں دیکھ کر ۔وہ رنگ جو ساحل نے اسے پہنائی تھی ۔

ساحل اسی دن سب جان گیا تھا ۔جس دن احسن واپس آیا تھا۔ ساحل جلیل صاحب کی طبیعت کے بہانے وہاں گیا تھا ۔تاکہ پتا چل سکے رمشا کیا واقع گھر سے چلی گئی ۔وہاں اس نے سونیا اور راحیل کو لان میں باتیں کرتے سنا ۔ جو اسی بارے میں بات کر رہے تھے۔وہ تو اسی وقت سب سچ جاننا چاہتا تھا۔مگر احسن نے اسے روک دیا ۔ احسن چاہتا تھا پہلے پورا سچ پتا چلے ۔کیوں کہ جو ان دونوں نے سنا تھا ۔وہ ادھوری بات تھی ۔اس لیے احسن نے ساحل کو کہا تھا کہ وہ جلد از جلد شادی کرنے کی ضد کرے ۔اگر ان کا شک سہی ہوا تو سونیا ضرور راحیل سے ملے گی۔گھر

میں شادی کی تیاریوں کی وجہ سے انہیں اکیلے بات کرنے کا موقع نہیں ملے گا ۔وہ باہر کہیں ملے گے ۔انہوں نے اس بارے میں بلکل نہیں سوچا تھا ۔کہ رمشا انہیں اس حال میں ملے گی۔

♡♡♡

ساحل کہاں ہے زوہیب !!!نصرت بیگم نے زوہیب کو دیکھ کر پریشانی سے پوچھا۔جو کب سے ایک کمرے میں بیٹھا ۔ساحل کا ویٹ کر رہا تھا۔رسم شروع ہوگئی تھی ۔اور ساحل کا ابھی تک کچھ پتا نہیں تھا۔

آنٹی میں !!یہ شور کیسا ہے۔زوہیب اس سے پہلے جواب دیتا ۔شور کی آواز سن کر جلدی سے نیچے گیا۔

کیوں کیا تم نے ایسا گھٹیا لڑکی۔یہ کافی نہیں تھا کہ تم نے اسے مجھ سے جدا کیا ۔تم تو ایک عورت کہلانے لائق ہی نہیں ۔ساحل نے صوفے پر تیار بیٹھی سونیا کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اسے

دیوار کے ساتھ لگا کر کہا۔بنا مہمانوں کی پرواہ کیے۔سب اسے روکنے کی کوشش کر رہے ۔ ۔ غصے اور غم سے سرخ چہرہ لیے ۔ وہ تو جیسے ہوش میں تھا ہی نہیں ۔

ساحل یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو اسے۔تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا۔نصرت بیگم نے ساحل کا ہاتھ سونیا کی گردن سے ہٹا نے کی کوشش کرتے کہا۔ سونیا کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے درد کی شدت سے ۔ساحل نے سونیا کو دھکے کے انداز میں چھوڑا سونیا گر گئی ۔

اسی لائق ہے یہ۔ میرا بس چلے تو جان لے لوں اس کی میں ۔ساحل نے غصے سے سونیا کو دیکھ کر کہا۔

کیا کیا ہے میری بیٹی نے۔تمھاری ہمت کیسے ہوئی اس پر ہاتھ اٹھانے کی۔ابھی تمھاری بیوی بنی نہیں تمہارا یہ حال ہے آگے جا کر کیا کرو گے ۔دفع ہو جاؤ یہاں سے اس سے پہلے میں پولیس کو بلا لوں ۔ابرار صاحب نے غصے سے کہا۔

پولیس کو آپ کیا بلائیں گے ۔میں بلاؤں گا۔ اور آپ کی بیٹی کے کرتوت آپ سب کو دکھاؤں گا۔ اور اس جیسی سے شادی کرنے سے بہتر میں مرنا پسند کروں گا۔ساحل نے بھی ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال غصے سے کہا۔

کیا بکواس کر رہے ہو تم ۔ابرار صاحب کے بجائے جلیل صاحب غصے سے بولے۔

ٹھیک کہ رہیں ہیں ساحل بھائی !!!یہ لڑکی اسی لائق ہے اور صرف یہ ہی نہیں یہ گھٹیا انسان بھی۔احسن نے راحیل کے کالر سے پکڑ کر کہا۔

احسن تم واپس آگئے بیٹا !!!آمینہ بیگم احسن کو دیکھ کر اس کے پاس آتی ہوئے بولی۔ باقی سب تو اس کی حرکت پر حیران رہ گئے۔

یہ کیا کہ رہے ہو تم !!پہلے تمھاری بہن اور اب تم ۔شرم نام کی چیز ہے تم میں ۔شہر میں رہ کر تھوڑا پڑھ لکھ کیا گئے بڑوں سے بات کرنے کی تمیز بھول گئے ۔تمھاری بہن تو گھر !!بس تائی امی آپ بڑی ہیں اس لیے آپ کا لحاظ کر رہا ہوں۔اگر میری بہن کے بارے میں ایک بھی لفظ کہا

اب کسی نے تو میں نہیں دیکھوں گا کہ وہ بڑا ہے یا چھوٹا۔ انہیں محلے والوں کے سامنے آپ کہتیں تھیں نا ۔میری بہن ایسی ہے ویسی ہے ۔اگر میری بہن پر کیچڑ اچھالنے کے بجائے اپنے بچوں پر آپ لوگ دیہان دیتے تو یہ سب نا ہوتا۔احسن نے زرمین بیگم کی بات کاٹ کر سخت لہجے میں کہا۔آمینہ بیگم کو تو اس نے دیکھا بھی نہیں ۔

احسن ہوش میں رہ کر بات کرو ۔تمھاری تائی ہیں وہ ۔اور چھوڑو راحیل کا کالر ۔یہ سب کیا تماشا بنایا ہے تم دونوں نے ۔جلیل صاحب نے غصے سے کہا۔

تماشا ہم نے نہیں ابو !!تماشا ان دونوں نے مل کر بنایا ۔ان کی وجہ سے آج میری بہن مر گئی ۔جانتے ہیں آپ ۔آپ کو تو کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔میں کیسے بھول گیا اس پر ظلم کرنے والوں میں آپ بھی تھے۔

میں نے کہا تھا نا ۔اب تب واپس آؤں گا۔ جب رمشا کی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے۔۔اور آج میں نے اس کی بے گناہی ثابت کر دی ۔مگر وہ تو مجھ سے بھی ناراض ہو کر ہمیشہ کے لیے مجھے چھوڑ کر چلی گئی صرف آپ دونوں کی وجہ سے ۔احسن نے غصے اور غم سے چور لہجے میں

کہا۔آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔اس کی بات سن کر جلیل صاحب نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

یہ کیا کہ رہیں بھائی آپ ۔آپ نے تو کہا تھا ۔آپ آپی کے ساتھ آئیں گے ۔کہاں ہیں وہ ۔بولے نا بھائی ۔آپ نے جو کہا وہ جھوٹ تھا ۔حسنی نے احسن سے روتے ہوئے پوچھا۔

سچ ہے حسنی ۔وہ ہمیشہ کے لیے ہمیں چھوڑ کر چلی گئی ۔اب کبھی واپس نہیں آئے گی صرف ان دونوں کی وجہ سے ۔احسن نے غصے سے کہا۔

کیا مطلب ہے تمہارا کیا کیا ان دونوں نے ۔اب کی بار منیب نے پوچھا۔اس کی بات سنتے احسن اپنے کمرے میں گیا ۔سونیا اور راحیل کے چہرے کا تو رنگ ہی زرد ہوگیا۔

احسن جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں لیپ ٹاپ تھا ۔اس نے لیپ ٹاپ میز پر رکھا اور ویڈیو پلیے گی۔ جو اس دن اس نے سونیا اور راحیل کی بنائی جب وہ کیفے میں ملے تھے۔تو احسن نے ویٹر کے ڈریس میں ان کے قریب جا کر ان کی ویڈیو اس انداز میں بنائی انہیں شک بھی نہیں

ہوا۔ویڈیو بھی بن گئی ۔وہ لوگ بحث میں مصروف تھے۔ان کا دیہان احسن کی طرف نہیں گیا۔اس کے بعد اس نے وہ ویڈیو ساحل کو بھیجی ان کا ارادہ تھا ۔ساحل نکاح کے وقت نکاح سے انکار کرے گا۔تب وہ لوگ وہ ویڈیو سب کو دکھائیں گے۔مگر رمشا کی موت نے ان دونوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ان دونوں کو ہی کیا باقی گھر والوں کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔

جیسے جیسے ویڈیو دیکھتے گئے ۔سب کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے ۔زرمین۔بیگم نے بے یقینی سے راحیل کو دیکھا ۔اور راحیل کا سر جھک گیا۔کچھ ایسا حال سب کا ہی تھا۔

آمینہ بیگم کی تو جیسے دنیا ہی اجڑ گئی ۔رو رو کر ان کا حال برا ہوگیا۔

چٹاخ !!!کیوں کیا تم نے ایسا۔ تمہیں شرم۔نہیں آئی یہ سب کرتے ہوئے ۔ارے ڈائن بھی سات گھر چھوڑ کے وار کرتی ہے ۔اور تم نے اپنی ہی بہن جیسی کزن کو مار دیا۔کلثوم بیگم نے سونیا کو تھپڑ مار کر کہا۔

جلیل صاحب کو تو چپ ہی لگ گئی ۔

انسپکٹر صاحب لے جائیں ان دونوں کو۔ساحل نے انسپکٹر سے کہا۔جو ان کے ہی بلانے پر آیا تھا۔

امی پلیز مجھے نہیں جانا جیل میں نے کچھ نہیں کیا۔پلیز مجھے معاف کر دیں امی۔سونیا نے روتے ہوئے کہا۔

ابو آپ تو کچھ کریں میں نہیں جانا چاہتی جیل ابو پلیز۔سونیا نے روتے ہوئے ابرار صاحب کے پاس جا کر کہا۔راحیل کو تو پہلے ہی لے گئے۔

آج سے میری ایک ہی بیٹی ہے ۔میں سمجھوں گا۔میری ایک بیٹی مر گئی ۔لے جائیں اسے ابرار صاحب نے رخ موڑ کر کہا۔

ان دونوں کو لے جانے کے بعد رمشا کی ڈیڈ باڈی آئی ۔اور شادی والا گھر ماتم میں بدل گیا۔

سب کو بہت پچھتاوا تھا ۔مگر پچھتاوے کے علاوہ کچھ نہیں بچا تھا۔

اور یہی وقت تھا ۔جب رمشا نے اپنے گھر میں قدم رکھا وہاں لوگو کو جمع دیکھ کر اسے حیرت ہوئی ۔اس نے اپنا منہ چادر سے چھپا رکھا تھا۔ لیکن جب وہ بھیڑ سے نکل کر اندر گئی ۔آمینہ بیگم کو ایک میت کے پاس بیٹھے روتے ہوئے پایا۔ساتھ حسنی اور باقی خواتین کو بھی روتے پایا ۔رمشا کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا ۔مگر حسنی کے الفاظ سن کر رمشا ساخت رہ گئی۔

آپی آپ کیوں مجھے چھوڑ کر چلی گئی ۔میرا کیا قصور تھا جو آپ مجھ سے بھی ناراض ہوگئی ۔ حسنی نے روتے ہوئے کہا۔

نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے ۔میں زندہ ہوں۔تو یہ کون ہے۔رمشا ایک ایک قدم پیچھے لیتی اپنی منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی روکتے گھر سے چلی گئی ۔

کیا ہوا رمشا تم گھر نہیں گئی ۔ آمل جو گھر سے دور گاڑی میں بیٹھی تھی رمشا کو یوں آتا دیکھ پریشانی سے پوچھا ۔

اندر وہ لوگ میرے نام پر ماتم منا رہیں ہیں ۔انہوں نے ویسے ہی مجھے مار دیا تھا۔مگر آج وہ کسی اور کی لاش پر رو رہیں سمجھتے ہیں وہ میں ہوں۔ رمشا نے کہا۔آنسوں سے اس کا چہرہ تر تھا۔

آپی آپ چلیں یہاں سے ۔اب میرا یہاں کوئی نہیں ۔ان لوگوں نے مجھے مرا ہوا سمجھ لیا ہے۔رمشا نے آمل کو کہا۔

♡♡♡

اس کے بعد ساحل زوہیب کے ساتھ کراچی واپس چلا گیا۔کلثوم بیگم ابرار صاحب اور زرمین بیگم اپنے بچوں کے کیے پر بہت شرمندہ تھے ۔کافی دفع جلیل صاحب سے معافی بھی مانگ چکے تھے ۔مگر احسن نے صاف کہ دیا تھا۔اگر وہ اس گھر میں رہنا چاہتے ہیں تو بیشک رہیں ۔مگر وہ حسنی کو لے کر ہمیشہ کے لیے یہ گھر چھوڑ کر چلا جائے گا ۔ فاطمہ بیگم اور ساجد صاحب کے کہنے پر بھی وہ لوگ وہاں نہیں رکے اور وہ گھر چھوڑ کر آگئے ۔

سونیا کو احسن نے یہ سوچ کر معاف کر دیا تھا ۔کیوں کہ کڈنیپنگ کا اسے کچھ نہیں پتا تھا ۔اسے بعد میں پتا چلا تھا۔اس لیے وہ کچھ دن بعد گھر آگئی تھی ۔مگر راحیل کو سزا ہوگئی تھی۔ کیوں کہ اس نے رمشا کو کڈنیپ کیا تھا

سونیا کی شادی زین سے ہوگئی تھی۔ زین سونیا پر بہت شک کرتا تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اس پر غصہ کرنا ۔ہاتھ اٹھانا معمول بن گیا تھا اس کے لیے ۔اور سونیا سمجھتی تھی ۔یہ سب رمشا کے ساتھ برا کرنے کی سزا تھی اللہ کی طرف سے۔

♡♡♡

رمشا نے پھر سے ایڈمشن لے لیا تھا میڈیکل میں ۔وہ بھی آمل کے بہت سمجھانے پر ۔اور صبح یونی جاتی ۔اس کے بعد شام میں اکیڈمی میں پڑھاتی ۔کیوں کہ وہ آمل پر اپنی پڑھائی کا بھوج نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔

جلیل صاحب پھر سے اپنی فیملی کے ساتھ کراچی آگئے ۔رمشا پر بھروسہ نا کرنا ۔اس کا یوں دنیا سے چلے جانا ۔اور اس گھر میں رمشا کی یادیں انہیں بہت ستاتی تھیں ۔

احسن نے بھی اپنی پڑھائی کمپلیٹ کر کے آرمی جوائن کر لی تھی ۔تاکہ وہ گھر سے دور رہ سکے ۔اس گھر میں اسے سکون نہیں ملتا تھا۔ اور جب گھر آتا تو حسنی کے علاوہ کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔اس کا غصہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔نا اس کی تکلیف ۔سکون تو اسے کہیں نہیں ملتا ۔مگر اسے ہمت کرنی تھی۔

حسنی نے اپنی پڑھائی اسٹارٹ کے دی تھی۔ سب اپنی اپنی لائف میں بزی تھے۔مگر رمشا کی یاد انہیں سکون نہیں کرنے دیتی تھی۔

فاطمہ بیگم کی ڈیتھ پر جلیل صاحب آمینہ بیگم حسنی کو بھی اپنے ساتھ لے گئے ۔ جہاں ان کی ڈیتھ کے بعد بھی وہ 4 ماہ رہے ۔اس دوران حسنی کے رشتے بھی آئے ۔کیوں کہ ان کی فیملی میں کوئی لڑکی غیر شادی شدہ نہیں تھی۔ حسنی کا جو بھی رشتہ آتا۔زرمین بیگم رمشا والی بات ان سے ضرور کرتی ۔کیوں کہ انہیں اپنے بیٹے کو جیل میں دیکھ کر برداشت نہیں ہوتا تھا۔فاطمہ بیگم

سے وہ لوگ ڈرتی تھی اس لیے چپ رہتی تھیں۔مگر دونوں نے مل کر رمشا کی پورے گاؤں بہت بے عزتی کرواتی تھیں۔

حارب کو جب ساری سچائی کا پتا چلا ۔تو اسے کوئی فرق نہیں پڑا۔اس نے اپنی کزن یمنہ سے شادی کر لی ۔

ان 6 سالوں میں ان کا گھر ٹوٹ گیا تھا۔اب جلیل صاحب ہمیشہ کے لیے ان سے رشتے توڑ آئے تھے۔پہلے ان کی ماں وہاں تھی ۔تب وہ گئے تھے۔ مگر اب انہوں نے پکا ارادہ کر لیا تھا ۔کبھی وہاں نہیں جائیں گے۔ ان کا کہنا تھا ۔پہلے میری ایک بیٹی کو چھینا ۔اب دوسری کے ساتھ بھی وہی سلوک۔

حارب ملک سے باہر چلا گیا تھا۔اپنی بیوی کو لے کر۔ ولید بھی وہ گھر چھوڑ چکا تھا۔اور اسما کو ساتھ لے کر وہ کسی دوسرے شہر شفٹ ہوگیا تھا۔ہانیہ نے بھی اپنے میکے جانا چھوڑ دیا تھا۔

راحیل نے جیل سے فرار ہونے کی کوشش کی جس کی وجہ سے اسے گولی لگی ۔مرا تو نہیں مگر ۔وہ چلنے پھرنے سے معذور ہوگیا تھا۔ افرا نے بھی شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ راحیل اب صرف زندہ لاش بن کر رہ گیا تھا۔وہ رمشا سے معافی مانگنا چاہتا تھا ۔مگر اب ایسا ممکن نہیں تھا۔

رمشا بھی اپنی پڑھائی میں اس طرح الجھی تھی ۔کہ اسے گھر کی یاد نا آئے ۔

حال --

اتنا سب کچھ ہوگیا احسن !!رمشا نے احسن کی ساری بات سنتے حیرت سے پوچھا۔

تم لوگوں نے کیسے مان لیا وہ میں تھی۔ کیا تمہیں میرے نا ہونے کا احساس نہیں ہوا۔رمشا نے دکھ سے کہا۔

ایم سوری یار !!مجھے تمہیں ڈھونڈنا چاہیے تھا۔مگر وہ سب دیکھ کر میں کیا کرتا ۔میرا تو دماغ ماؤف ہوگیا تھا۔ احسن نے رمشا کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا۔

ہمم !!!خیر اب تو تم مجھ سے بھی بڑے دکھنے لگے ہو۔اور یہ وردی تم پر بہت اچھی لگ رہی ہے۔مجھے تمہیں دیکھ کر بہت فخر محسوس ہورہا ہے۔رمشا نے احسن کے گال کھینچ کر کہا۔وہ لوگ اس وقت رمشا کے روم میں تھے۔

اور مجھے بھی تمہیں اس طرح ڈاکٹر کے روپ میں دیکھ کر بہت خوشی محسوس ہورہی ہے۔تم جانتی ہو۔6 سال مجھے سب سے زیادہ دکھ اس بات کا تھا۔میری بہن ڈاکٹر بننا چاہتی تھی۔مگر اسکا یہ خواب پورا نہیں ہو سکا۔لگتا تھا میرے ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔میں دنیا کا سب سے برا بھائی ہوں۔جو اپنی بہنوں کی حفاظت بھی نہیں کر سکا۔ڈرتا تھا ہر پل جو تمھارے ساتھ ہوا۔وہ حسنی کے ساتھ نا ہوجائے۔۔احسن نے بھیگے لہجے میں کہا۔

نہیں احسن تمھاری اس میں کوئی غلطی نہیں یہ سب میرے نصیب میں لکھا تھا۔اگر یہ سب نا ہوتا۔تو آج میں اس مقام پر کیسے پہنچتی۔باہر کی دنیا کو کیسے پہنچانتی۔ہر ایک پر جو میں اتنی آسانی سے بھروسہ کرلیتی تھی۔وہ بے وقوفی اب نہیں کرتی۔مگر جو لوگ کہتے ہیں نا۔اجنبیوں سے محفوظ رہو۔وہ جھوٹ کہتے ہیں۔میں نے اپنی زندگی سے بہت کچھ سیکھا۔میرے برے

وقت نے مجھے سکھایا ۔ سمجھایا۔اپنوں میں چھپے غیروں اور غیروں میں چھپے اپنوں کی پہنچان ہوگئی مجھے۔رمشا نے پر سنجیدگی سے کہا۔

تم تو اب وہ رمشا لگتی ہی نہیں ۔اتنی گہری گہری باتیں کہاں سے سیکھ لی۔ !!میرے برے وقت نے سب کچھ سکھا دیا۔احسن وقت اچھا استاد ہوتا ہے۔ بے شک مشکل وقت بتا کر نہیں آتا ۔مگر سمجھا کر اور سکھا کر بہت کچھ جاتا ہے۔ جب میں تکلیف میں تھی ۔ تب مجھے میرے اپنوں کی ضرورت تھی۔ مگر میرے ماں باپ نے ہی مجھے لا وارثوں کی طرح چھوڑ دیا۔اور دوسروں کے بچوں کی خوشیوں میں شامل ایسے ہوے جیسے وہ ان کے اپنے بچے ہوں۔6 سال احسن ۔6 سال میں نے جلتے انگاروں پر گزارے ۔ ماں باپ تھے میرے مگر یتیمی کی زندگی گزاری میں نے ۔ ایک موقع تو دیتے مجھے خود کی بے گناہی ثابت کرنے کا۔ رمشا نے روتے ہوئے کہا۔

تم گھر !!!نہیں میں اس گھر میں ہر گز نہیں جاؤں گی ۔جہاں سے مجھے دھکے دے کر نکالا گیا۔ احسن اگر تم چاہتے ہو میں تم سے ملتی رہوں تو آئندہ یہ بات مت کرنا ۔میرے اپنے صرف وہ ہیں جنہوں نے مشکل وقت میں مجھے سمنبھالا ۔ میں انہیں چھوڑ کر کبھی نہیں جا سکتی ۔میرا گھر وہی ہے جہاں میں اس وقت رہتی ہوں۔رمشا نے احسن کی بات پورے ہونے سے پہلے سخت

لہجے میں کہا۔احسن کو رمشا بہت مختلف لگی ۔وہ تو اتنی سخت نہیں تھی۔ ہمیشہ مسکرا کر نرم لہجے میں بات کرنے والی تھی ۔اور آج وہ ایک چٹان سی سختی لیے تھی۔جس کی آنکھوں میں نا کوئی خواب تھا نا خوشی ۔جس کے چہرے پر سنجیدگی ہی سنجیدگی تھی۔احسن کے دل کو کچھ ہوا ۔زندگی جینے سے پہلے ہی اس کے اپنوں نے اسے ایسا بنا دیا تھا۔

رمشا میں تمہیں فورس نہیں کروں گا۔مگر میں جانتا ہوں۔تم بھی امی ابو کے سینے سے لگنے کے لیے تڑپ رہی ہو ۔ وہ لوگ بھی بہت تکلیف میں ہیں ۔دن با دن یہ تکلیف اور پچھتاوا انہیں اندر ہی اندر دیمک کی طرح چاٹ رہا رہا ۔اور وہ ہمت ہارتے جا رہیں ہیں ۔احسن نے اسے سمجھانا چاہا۔

ہمم !!!رمشا کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے ۔

اور حسنی کا رشتہ طے ہوگیا احد کے ساتھ۔ اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہے۔ وہ ہر وقت تمہیں یاد کر کے روتی ہے ۔اس کا تو کوئی قصور نہیں تھا۔مگر اسے بھی سزا ملی اس بات کی کہ ایک بہن بھاگ گئی ۔ دوسری بھی ایسی ہی ہوگی۔ مگر رمشا اس نے ہمت کی تمھارے لیے لوگو

کو جواب دیا۔اس کی خوشی میں شامل نہیں ہوگی۔اگر اس کو پتا چلا تم۔زندہ ہو ۔تو جو بچپن اس نے ڈر کر تکلیف میں گزارا ۔تو اس کا ازالہ ہی ہو سکے۔وہ زندگی جینے لگے خوشی سے۔۔احسن نے رمشا سے کہا۔

احسن میں نہیں آسکتی ۔جو جیسا چل رہا ہے ۔ویسا ہی چلنے دو۔ رمشا نے کہا۔

اچھا میں چلتا ہوں کل پھر ملنے آؤں گا۔ اور جو میں نے کہا اس بارے میں ضرور سوچنا۔میں تمہیں آمل آپی یا دادی کو اکیلا چھوڑنے کا نہیں کہ رہا ۔مگر ایک بار آکر امی۔ابو اور حسنی کی تکلیف دور کر دو۔احسن نے کرسی سے اٹھ کر کہا۔

ہمم !!!رمشا نے ہاں میں سر ہلایا ۔اور اس کے گلے لگ گئی ۔

اللہ حافظ !!رمشا نے بھیگے لہجے میں کہا۔

♡♡♡

دعا آج اتنی دیر کیوں کر دی تم نے۔ دعا کے آتے آمل نے پوچھا۔

ہاسپٹل میں کام زیادہ تھا تو دیر ہوگئی۔رمشا نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا۔

سب ٹھیک تو ہے نا تم پریشان لگ رہی ہو۔آمل نے دعا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی طرف متوجہ کر کے پوچھا۔

میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا۔ رمشا نے سر جھٹک کر بظاہر مسکرا کر کہا۔مگر اصل میں اس کے دماغ میں جنگ چل رہی تھی ۔کہ کیا کرے اپنے ماں باپ کے پاس جائے یا نہیں ۔ اس کا دل کر رہا تھا چلی جائے ۔مگر اسکا دماغ دل کی ماننے سے انکاری تھا ۔

اچھا میں ریسٹ کرنے جا رہی ہوں آج بہت تھک گئی ہوں۔ رمشا نے اپنے کمرے کی طرف جاتے سوچا۔

ہمم !!جاؤ میں تمھارے لیے کھانا بھجواتی ہوں۔آمل نے کہا ۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے ۔بس ایک کپ چائے بھیج دیجئے گا۔رمشا نے کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی ۔

♡♡♡

یہ لو چائے !!!میں نے سوچا میں خود بنا کر لے جاؤں ۔آمل نے رمشا کے سائیڈ ٹیبل پر چائے کا کپ رکھتے کہا ۔رمشا اس وقت سوچوں میں گم تھی ۔اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

کیا ہوا ۔ٹھیک ہو تم ۔آمل نے اس کے جواب نا دینے پر اسے ہلا کر پوچھا۔

رمشا کچھ بتاؤ تو !!تاکہ مجھے بھی سمجھ آئے ۔ عجیب پاگل ہو تم بھی کل سے عجیب رویہ ہے تمہارا ۔آمل نے جھنجلا کر پوچھا۔

آج میرا بھائی احسن مجھے ملا تھا۔رمشا نے آمل کے تاثرات دیکھ کر کہا۔

اچھا ۔یہ تو اچھی بات ہے ۔کہاں ملا وہ تمہیں ۔آمل نے پوچھا۔

کل جس سے میں ٹکرای تھی ۔وہ میرا بھائی تھا آپی ۔اور آج وہ میرے ہاسپٹل آیا تھا۔ اور پھر رمشا نے ساری بات آمل کو بتائی ۔

تو تم نے کیا سوچا۔آمل نے رمشا سے پوچھا۔

میں آپ کو کیسے چھوڑ کر جا سکتی ہوں ۔ آپ لوگو نے مجھے ہر تکلیف سے بچایا۔ میری حفاظت کی ۔آپ کی وجہ سے میں اس مقام پر ہوں۔میں نے گھر واپس جانے سے انکار کر دیا ۔رمشا نے آمل کے ہاتھ تھام کر کہا۔

رمشا ہمارے لیے بھی تمہیں خود سے دور کرنا آسان نہیں ۔مگر تمھارے امی ابو کو تمھاری ضرورت ہے رمشا۔ میں جانتی ہوں سب بھولنا آسان نہیں مگر جب اولاد کوئی غلطی کرتی ہے تو ماں باپ

معاف کر دیتے ہیں ۔ایسے ہی ماں باپ سے بھی غلطی ہو سکتی ہے وہ بھی انسان ہیں ۔ میری بات کو غلط مت سمجھنا اگر ان لوگو کو پچھتاوا ہے تو تم چلی جاؤ گھر اس سے پہلے دیر ہوجائے ۔زندگی موت کا کوئی بھروسہ نہیں ۔ تم سمجھ رہی ہو نا میری بات کو۔آمل نے رمشا کے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

لیکن آپی ۔ میں وہاں کیسے چلی جاؤں آپی ۔میں ان لوگو کا سامنا نہیں کرنا چاہتی ۔میں وہ اذیت وہ تکلیف کیسے بھول جاؤں !!!رمشا نے دکھ سے کہا۔

رمشا پرانی باتوں کو جتنا سوچو گی ۔اتنا ہی تکلیف میں رہو گی۔ماضی سے نکلو ۔حال میں واپس آؤں ۔اور رمشا وہ آزمائش تھی ۔اگر وہ آزمائش نا آتی تو تم مضبوط کیسے بنتی کیسے اپنے پیروں پر کھڑی ہوتی۔اس دن وہ سب نا ہوتا ۔تو آج تم حارب کے ساتھ انچاہی زندگی گزار رہی ہوتی ۔ بھول جاؤ سب خود کو تکلیف نا دو ۔یقین مانو جو بھی ہوتا ہے اچھے کے لیے ہوتا ہے !!آمل ٹھیک کہ رہی ہے بیٹا۔تمھارے ماں باپ نے جو کیا انجانے میں کیا بیٹا معاف کر دو انہیں اور انکی اس تکلیف کو جا کر کم کر دو۔ یہ نا ہو یہ تکلیف ان کی جان لے لے ۔آمل رمشا کو سمجھا رہی تھی۔ جب دادی نے آکر آمل کی بات پر ہاں میں سر ہلا کر کہا۔

دادی !!دونو نے بیک وقت دادی کو دیکھا۔ دادی ان دونوں کے پاس آکر بیٹھ گئی ۔

رمشا میری بچی !!یہ مت سمجھنا تم ہم پر بھوج ہو یا کوئی بھی ایسی سوچ مت لانا اپنے دماغ میں ۔تم تو ہمارے گھر کی رونق ہو ۔جان بستی ہے ہماری تم میں ۔مگر بیٹا ہم اتنے بھی تم سے بے خبر نہیں ۔مجھے پتا ہے تم اپنے ماں باپ کو بہت یاد کرتی ہو ۔اور ہم تمہیں خود سے الگ تو نہیں کر رہے ۔یہ گھر بھی تمہارا ہے۔۔وہ گھر بھی جب چاہو آجانا ہم سے ملنے ۔دادی نے رمشا کے بالوں پر ہاتھ پھیر کر کہا۔

دادی میں آپ لوگو کے بغیر نہیں رہ سکتی !!رمشا نے بھیگے لہجے میں کہا۔اور دادی کے گلے لگ گئی ۔

رہ تو ہم بھی نہیں سکتے تمہارے بغیر ۔آمل بھی روتے ہوئے ان کے گلے لگ گئی ۔

♡♡♡

اسلام و علیکم امی !!احسن نے کچن میں کام کرتی آمینہ بیگم کو گلے لگا کر کہا۔

و علیکم اسلام میرے بچے ۔آج کتنے ہی سالوں بعد وہ آمینہ بیگم کے گلے لگا تھا ۔ان کے قریب گیا تھا ۔ان سے خود بات کی تھی۔ آمینہ بیگم کی تو آنکھیں ہی نم ہوگئیں۔

امی آپ رو کیوں رہیں ہیں ۔اب آپ بلکل نہیں روئیں گی ۔احسن نے ان کے آنسوں صاف کیے ۔

کیا کروں بیٹا ۔یہ تکلیف ختم ہی نہیں ہوتی ۔میں نے اپنی ہی بیٹی کو ۔اور تم دونوں بھی تو دور ہوگئے ۔روؤں نہیں تو کیا کروں ۔آمینہ بیگم نے دکھ سے کہا۔

امی مجھے معاف کر دیں ۔میں نے آپ کو اور ابو کو بہت تکلیف دی ۔مگر میں کیا کرتا میری بہن کو۔خیر امی آپ بس مجھے معاف کر دیں ۔احسن نے بھیگے لہجے میں ان کو پھر سے گلے لگا کر کہا۔

نہیں میرے بچے !!تم نے جو بھی کیا ٹھیک کیا۔مجھے تم سے اب کوئی شکوہ نہیں تم نے مجھے سینے سے لگا کر میری تڑپتی مامتا کو ٹھنڈک پہنچا دی۔آمینہ بیگم نے پیار سے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

امی میں نے احد کے بارے میں پوری معلومات فراہم کر لی۔۔وہ بہت اچھی فیملی ہے۔اور احد ایک بہت اچھا لڑکا ہے ۔اپنا بزنس ہے۔ مجھے اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں آپ ہاں کر دیں ۔اور ان سے کہیں کل ہم منگنی کی رسم کرنا چاہتے ہیں ۔احسن نے کہا۔

ٹھیک ہے بیٹا ۔وہ لوگ بھی بار بار پوچھ رہے تھے۔تم بس ایک دفعہ حسنی سے پوچھ لو اسے کوئی اعتراض نا ہو ۔آمینہ بیگم نے کہا۔

جی امی !!۔احسن کہتا حسنی کے کمرے کیطرف چل دیا۔

♡♡♡

حسنی میں آسکتا ہوں اندر۔احسن نے حسنی کے کمرے میں آکر پوچھا۔

بھائی آپ آلریڈی اندر آچکے ہیں ۔ حسنی جو بک پڑ رہی تھی ۔اس کی طرف ایک نظر ڈال کر کہا ۔

ہمم !!مجھے تم سے بات کرنی تھی !!احسن نے اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر کہا۔

جی کریں !! حسنی نے بک بند کر کے کہا۔

میں نے احد کے رشتے کے لیے ہاں کر دی ۔ مجھے احد اچھا لڑکا لگا اسکی فیملی نے بھی تمہیں پسند کیا۔ مگر آخری فیصلہ تمہارا ہوگا۔۔تو تمہیں اس رشتے پر کوئی اعتراض تو نہیں۔جو بات ہوئی مجھے صاف صاف بتانا پلیز مجھ۔سے کچھ نہیں چھپانا ۔ جیسا تم کہو گی ویسا ہی ہوگا ۔کوئی زبردستی نہیں ہوگی تمھارے ساتھ۔احسن نے پیار سے کہا۔

اگر آپ کو احد میرے لیے سہی لگے تو مجھے بھی اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ۔جیسا آپ لوگ چاہیں ۔حسنی نے نظر جھکا کر کہا۔

ہمم !!اوہ ہو ابھی سے اتنی عزت کرنے لگ گئی ۔احسن نے اسے تنگ کرتے کہا۔

بھائی !!حسنی نے اسے گھور کر کہا۔

اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے ۔تمہارے نصیب اچھے کرے ۔اور ہر مشکل اور پریشانی سے محفوظ رکھے ۔آمین ۔احسن نم آنکھوں سے کہتا اسے گلے لگا گیا۔

بھائی اگر آپی ہوتی تو !!حسنی اپنی بات آدھوری چھوڑتی رونے لگی ۔

کل تمھاری احد سے منگنی ہے ۔اور تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے میرے پاس۔احسن نے کہا۔

کیسا سرپرائز ۔حسنی نے نا سمجھی سے پوچھا ۔

سرپرائز ہے یار !!کل پتا چل جائے گا۔ابھی سو جاؤ ۔ احد نے سپنوں میں آنا ہوگا۔احسن اسے کہتا روم کے دروازے کے پاس پہنچ کر اسے تنگ کرنا نا بھولا ۔

بھائی !!حسنی نے اس کی طرف کشن پھینکا مگر وہ بھاگ گیا۔ پیچھے وہ مسکرا دی۔ وہ احد کو پسند کرنے لگی تھی۔اور۔یہ بات احسن سے چھپی نہیں تھی۔

♡♡♡

ساحل تو ریڈی نہیں ہوا۔احسن نے خاص طور پر تمہیں انوائٹ کیا ہے ۔ساحل کو بنا تیار دیکھے زوہیب نے کہا۔

میرا دل نہیں چاہ رہا وہاں جانے کو ۔میں احسن سے خود بات کر لوں گا۔ ساحل نے بے زاریت سے کہا۔

کیا ہوگیا یار !! حسنی کی انگیجمنٹ ہے آج ۔اور تو اس موقع پر نہیں جائے گا احسن کو اچھا نہیں لگے گا یار ۔زوہیب نے اس کے صوفے پر بیٹھ کر کہا ۔

بولا نا میرا دل نہیں چاہ رہا !!!تیرا دل چاہے یا نا چاہے ۔تجھے تو میں ساتھ لے کر جاؤں گا ۔ورنہ میں بھی نہیں جاؤں گا۔زوہیب نے بھی ضد سے کہا۔اور منہ پھلا کر بیٹھ گیا۔

زوہیب کتنی دفعہ تجھے کہا ہے ۔یہ عورتوں والی حرکتیں چھوڑ دے ۔چل اٹھ جا میں ریڈی ہو کر آتا ہوں۔ ساحل نے ہار مانتے کہا۔

ہمم !!تو تو بس یہی چاہتا تھا ۔ مجھ سے منتیں کروانا تو تیری عادت جو ہے۔زوہیب نے منہ بنا کر کہا اور کمرے سے چلا گیا۔

♡♡♡

رمشا احسن آگیا ہے۔ تم تیار ہو۔آمل نے کمرے میں آکر کہا۔

جی میں تیار ہوں۔رمشا نے نم لہجے میں کہا۔

رو کیوں رہی ہو پاگل ۔ مسکرا کر جاؤ تاکہ میرا دل بھی سکون کرے۔ورنہ مجھے فکر رہے گی تمھاری ۔آمل نے اس کے آنسوں صاف کر کے کہا۔

آپی میں آپ کو بہت مس کروں گی۔رمشا نے آمل کے گلے لگ کر کہا ۔کچھ دیر تو یوں ہی دونوں روتی رہیں ۔ملازمہ کے آکر بتانے پر دونوں آنسوں صاف کر کہ نیچے آگئیں۔

آپ لوگ تیار نہیں ہوئیں !!!احسن نے آمل کو دیکھ کر کہا۔

ہم کیوں تیار ہوتیں ۔جس کو ہونا تھا وہ ہو گئی ۔مگر ایک بات یاد رکھنا اب میری بہن کو تکلیف ہوئی تو میں معاف نہیں کروں گی۔اور اب یہ صرف تم لوگو کی بہن نہیں میری بھی بہن ہے ۔آمل نے احسن کو شہادت کی انگلی دکھا کر کہا۔

اب ایسا کچھ نہیں ہوگا۔لیکن میں آپ لوگو کو بھی لے کر جاؤں گا ۔آج حسنی کی انگیجمنت ہے ۔ تو آپ کے بنا وہ کیسے ممکن ہے ۔جنہوں نے میری بہن کی اتنے سال حفاظت کی اسکی جان بچائی ۔ آپ کا یہ احسان میں کبھی نہیں بھولوں گا۔اب سے آپ کو میں بھی آپی ہی کہوں گا۔ اور آپ ہمارے گھر رہیں گیں ۔احسن نے پیار سے دادی اور آمل کو دیکھ کر کہا۔

نہیں بیٹا ہم یہ گھر نہیں چھوڑ سکتیں ۔اس میں میرے بیٹے کی یادیں ہیں ۔اور ہم نے کوئی احسان نہیں کیا ۔ آئندہ ایسا مت کہنا۔رمشا میری بیٹی ہے۔اس سے ملنے تو میں روز آؤں گیں ۔دادی نے رمشا کو پیار کر کے کہا۔

دادی چلیں اب ۔اتنی کیوٹ تو لگ رہیں ہیں آپ ۔ آمل آپی آپ جائیں تیار ہو جائیں ۔اور تم احسن دادی کو گاڑی میں بٹھاؤ ۔رمشا نے دونوں کو حکم دینے کے انداز میں کہا۔

آمل کے تیار ہونے کے بعد وہ دونوں بھی چل دی۔مگر رمشا کا دل زور زور سے ڈھرک کہا تھا۔ 6 سال بعد وہ اپنے امی ابو کو دیکھنے جا رہی تھی۔ اسے خوشی بھی تھی ۔مگر ڈر بھی تھا ۔کہ اب کیا ہوگا اس کے ساتھ۔

احسن کہاں تھے بیٹا تم !!منگنی کی رسم شروع ہونے والی ہے اور تم اب آرہے ہو۔ جلیل صاحب نے احسن سے پوچھا۔

اس رسم کے شروع ہونے سے پہلے میں آپ سب کو کسی سے ملوانا چاہتا ہوں۔احسن سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔چونکہ یہ منگنی کی رسم تھی تو صرف احد کی فیملی ۔ ساحل ۔زوہیب ۔ اور حسنی کی کچھ دوستیں تھیں ۔ جلیل صاحب نے اپنی فیملی میں سے کسی کو نہیں بلایا تھا۔کیوں کہ وہ سارے رشتے توڑ کر آئے تھے۔

کس سے ملوانا چاہتے ہو !!جلیل صاحب نے نا سمجھی سے پوچھا۔

آئیں اندر آپ لوگ !!احسن نے کہا۔ دادی اور آمل کے بعد اندر آتی رمشا کو دیکھ کے سب حیران رہ گئے۔ رمشا کا ایک ایک قدم سب کو خواب محسوس ہورہا تھا۔6 سال بعد وہ اسے دیکھ رہے تھے۔

رم۔شا !!جلیل صاحب نے کپکپاتی آواز میں کہا۔ رمشا کو دیکھ کر انہیں یقین ہی نہیں آرہا تھا۔ انہیں تو ایک خواب لگ رہا تھا۔ ڈر تھا کہیں ہاتھ لگاؤں تو وہ کہیں غائب نا ہوجائے۔

ابو !!رمشا نے روتے ہوئے ہاں میں گردن ہلائی اور بھاگ کر ان کے گلے لگ گئی ۔ جلیل صاحب کی آنکھوں میں بھی آنسوں آگئے ۔وہاں موجود ہر انسان کا یہی حال تھا ۔

میری بیٹی تم زندہ ہو ۔تم ٹھیک ہو میری گڑیا ۔مجھے معاف کر دو ۔میں اچھا باپ نہیں بن سکا ۔میں نے تمہیں اتنی تکلیف دی ۔جلیل صاحب نے رمشا کو سینے سے لگا کر نم لہجے میں کہا۔

نہیں ابو !!!آپ معافی نا مانگے ۔ میری بھی غلطی تھی۔مجھے آپ کو سب کچھ بتا دینا چاہیے تھا۔مگر نہیں میں نے غلطی کی آپ کو نہیں بتایا ۔اور اپنے ساتھ ساتھ آپ کو بھی تکلیف دی آپ بھی مجھے معاف کر دیں ۔رمشا نے بھی بھیگے لہجے میں کہا۔

امی !!!مجھے معاف کر دیں ۔میں نے آپ کو بھی بہت تکلیف دی ۔رمشا نے آمینہ بیگم کے گلے لگتے کہا۔

نہیں میری بیٹی !!ایسا مت کہو ۔غلط تو میں نے کیا تمھارے ساتھ ۔ماں ہو کر بھی تمہیں نہیں سمجھ پائی ۔تمہیں اپنی بات کہنے کا موقع دینے کے بجائے تمہیں گھر سے نکال دیا۔6 سال اس تکلیف اور پچھتاوے میں گزارے اور ایک ہی دعا کی کہ بس ایک موقع مل جائے تمہیں سینے سے لگا کر تم سے معافی مانگ سکوں یا پھر موت آجائے مجھے۔آج تمہیں دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا ہے ایک خوبصورت خواب ہے ۔اگر آنکھ کھلی تو یہ خواب ٹوٹ جائے گا۔ آمینہ بیگم نے روتے ہوئے کہا۔

ایسا نہیں ہوگا امی !!!اب میں آپ کو چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤں گی۔ رمشا نے ان کے آنسوں صاف کر کے ان کے گلے لگ کر کہا۔

اس کے بعد حسنی کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔سب سے ملنے کے بعد رمشا نے آمل اور دادی کا تعارف کرایا ۔جلیل صاحب اور آمینہ بیگم نے دونوں کا شکریہ ادا کیا ۔اور آمل کو آمینہ بیگم نے گلے لگایا ۔

پھر حسنی کی منگنی کی رسم شروع کی گئی ۔ حسنی اور احد نے ایک دوسرے کو رنگ پہنائی ۔ اور پھر خوش گوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔ مگر ان سب میں رمشا نے ایک بار بھی ساحل کی طرف نہیں دیکھا۔اور ساحل کی تو نظر ہی رمشا پر ٹکی ہوئی تھی ۔رمشا کو زندہ دیکھ کر سہی سلامت دیکھ کر اسے بہت خوشی ہوئی ۔اس کی دعائیں رنگ لائیں تھیں ۔ اس کی رمشا زندہ تھی ۔ اور اس کا دل ٹھیک کہتا تھا ۔ وہ لڑکی رمشا نہیں تھی۔جسے 6 سال پہلے اس نے لاش کی صورت میں دیکھا تھا۔ ساحل کی نظرے رمشا پر تھیں مگر رمشا اسے اگنور کر رہی تھی۔

کھانے کے بعد آمل اور دادی واپس چلی گئیں ۔رمشا نے انہیں روکنے کی بہت کوشش کی مگر دادی نے اسے پھر کا آنے کا کہا۔ اور آمل کے سمجھانے پر اس نے انہیں جانے کی اجازت دی۔ احسن ان دونوں کو گھر چھوڑنے چلا گیا۔باقی مہمان بھی چلے گئے ۔

ساحل نے بہت کوشش کی رمشا سے بات کرنے کی مگر رمشا نے اسے موقع ہی نہیں دیا۔

اور ساحل اور زوہیب بھی گھر چلے گئے ۔کیوں کہ زوہیب کو آفس جانا تھا ۔

♡♡♡

آپی آپ کو یوں دیکھ کر مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا ۔آپ میرے پاس ہیں ۔میں نے آپکو بہت مس کیا۔ آپ تو کہتیں تھی میں کبھی تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی ۔پھر کیوں آپ واپس نہیں آئی ۔ایک بار بھی آپکو میری یاد نہیں آئی ۔میرا کیا قصور تھا ۔جو مجھے بھی سزا دی آپ نے ۔ حسنی نے روتے ہوئے کہا۔وہ دونوں اس وقت اپنے کمرے میں تھیں ۔

ایسا نہیں ہے میری جان !!مجھے بھی تمھاری بہت یاد آتی تھی ۔مگر میں نہیں آسکتی تھی۔ مگر اب ایسا کچھ نہیں ہوگا۔ اب چپ جب سے آئی ہوں اس روم میں تم رو رہی ہو ۔ رمشا نے جھنجلا کر کہا۔

ویسے احد بہت پیارا لگ رہا تھا تمھارے ساتھ ۔اچھا لڑکا ہے ۔اور مجھے یقین ہے میری بہن کو بہت خوش رکھے گا۔اللہ تعالی تمہاری محبّت کو منزل تک پہنچانے ۔اور اسے ایک پاک رشتہ بنائے ۔رمشا نے مسکرا کر کہا۔

آمین آپی !!! حسنی نے سر جھکا کر اپنی ہاتھ میں پہنی رنگ کو دیکھ کر کہا

آپی ایک بات پوچھوں !! حسنی نے رمشا کی طرف دیکھ کر کہا۔

ہاں پوچھو !! رمشا نے کہا۔

آپی آپ نے ساحل بھائی کو دیکھا تک نہیں !! نا ان سے بات کی زوہیب بھائی کو بھی سلام کیا انہیں کیوں نہیں !! حسنی نے رمشا کے تاثرات دیکھ کر کہا۔

میں کیوں !! ان سے سلام کرتی جنہیں میں جانتی تک نہیں ۔ رمشا نے کہا۔

لیکن آپی وہ تو آپکو جانتے ہیں ۔اور وہ سونیا کے ۔ حسنی مجھے نیند آرہی ہے ۔تھک گئی ہوں ۔ تم بھی سوجاؤ مجھے بھی سونے دو ۔ تم بھی تو تھک گئی ہوگی ۔رمشا نے سونیا کے نام پر حسنی کی بات کاٹ کر کہا۔

ہمم !!حسنی ہاں میں سر ہلاتی لیٹ گئی ۔تھک تو وہ بھی بہت گئی تھی ۔ صبح بات پوری کرنے کا سوچتی وہ نیند کی وادیوں میں چلی گئی ۔

ساحل ہمم !!زندگی نے پھر سے تمہیں میرے سامنے لا کر کھڑا کر دیا۔رمشا نے تلخی سے سوچا۔

♡♡♡

رمشا تم نے میری طرف دیکھا تک نہیں !!تو تجھے کیا لگتا ہے ۔ وہ تیری بے وفائی پر تجھے گلے لگا لے گی۔

ساحل نے گھر میں داخل ہوتے غصے سے کہا۔ جب زوہیب نے اسے جواب دیا۔

تو بات تو کر سکتی تھی ۔مگر اس نے موقع ہی نہیں مجھے ۔میں اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔ 6 سال میں نے اس کا انتظار کیا ۔اس کے سہی سلامت ہونے کی دعا کی ۔ اور اسے میری ایک

بار بھی یاد نہیں آئی ہو گی کیا۔جو اس نے مجھے ایسے اگنور کیے رکھا ۔جیسے میں وہاں تھا ہی نہیں ۔ساحل نے دکھ سے کہا۔

دیکھ ساحل اب تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دے ۔پہلے بھی تو غلطی کر چکا ہے جلد بازی میں اب پھر سے غلطی مت دوہرانا ۔زوہیب نے اسے سمجھایا۔

نہیں چھوڑ سکتا میں اسے یار !!اس سے ملنا چاہتا ہوں میں ابھی اور اسی وقت ۔اسے سینے سے لگانا چاہتا ہوں۔اپنی غلطیوں پر معافی مانگنا چاہتا ہوں۔اور اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔ساحل نے محبّت سے کہا۔

پاگل ہوگیا ہے کیا تو !!تو اس سے ابھی ملنے جائے گا ۔پاگل مت بن سو جا اب بہت دیر ہوگئی ہے ۔ ہیرو مت بن ابھی ۔مجھے نیند آئی ہے صبح میں نے آفس بھی جانا ہے ۔تیری طرح نکما نہیں ہوں۔زوہیب نے اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

تو سو جا میں کچھ دیر بعد واپس آجاؤں گا۔ساحل کہتا گاڑی کی چابی لے کر باہر جانے لگا ۔زوہیب کی آواز آئی

تو کہاں جا رہا ہے اس وقت ۔زوہیب نے پوچھا ۔

رمشا کے گھر !!ساحل کہ کر چلا گیا۔

اور زوہیب اسے پکارتا رہ گیا۔

♡♡♡

پانی بھی یہاں نہیں !!اور پیاس بھی بہت لگی ہے ۔ایک تو نا پانی کو بھی ابھی ہی ختم ہونا تھا۔اب نیچے جانا پڑے گا۔رمشا کو جب پیاس لگی تو اس نے نیند سے اٹھ کر خالی جگ ہاتھ میں لے کر کہا۔

کون ہے یہاں!!آممم !!رمشا جب پانی پی رہی تھی ۔تو کسی کے کھڑکی سے اندر کودھنے کی آواز پر اس نے پوچھا۔ پر کوئی اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے سائیڈ پر لے گیا۔اور اسے دیوار کے ساتھ پن کیا۔

ہاتھ ہٹا رہا ہوں۔لیکن شور مت مچانا ۔تم سے بات کرنے آیا ہوں۔ساحل نے دھیمی آواز میں کہا۔

کیوں آئیں ہیں آپ یہاں ۔یہ کون سا وقت ہوا کسی کے گھر آنے کا ۔ رمشا نے ساحل کے ہاتھ ہٹاتے سخت لہجے میں کہا۔

تم مجھے بتاؤ مجھے اگنور کیوں کر رہی تھی ۔ساحل نے بھی اس کے انداز میں پوچھا۔

میں آپکو جواب دے نہیں ہوں۔ جائیں آپ یہاں سے۔رمشا نے منہ موڑ کر کہا۔

نہیں جاؤں گا ۔پہلے تم مجھے جواب دو ۔کہاں تھی تم 6 سال ۔جانتی بھی ہو کتنی تکلیف میں تھا میں ۔ایک دفعہ بھی تم نے مجھ سے شیئر نہیں کیا ۔کہ تم نے کس لیے اس رشتے پر ہاں کی ۔رمشا میں آج بھی تم سے بہت محبّت کرتا ہوں۔میں تمھارے بنا رہ سکتا ۔یوں منہ موڑ کر مجھے مزید تکلیف نا دو یار۔ساحل نے رمشا کا ہاتھ پکڑ کر کہا

آج تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا ۔لیکن آج کے بعد یہ کوشش بھی کی تو میں بھول جاؤں گی آپ کا میرا کیا رشتہ تھا۔کیوں آپکو یہ حق میں نے نہیں دیا ۔ اور نا میں وہ رمشا ہوں جس کے کوئی بھی کچھ بھی کر سکتا ہے ۔مسٹر ساحل خانزادہ کس محبّت کی بات کر رہیں ہیں آپ۔ نفرت بھی نہیں کرتی میں آپ سے کیوں کہ میں آپ سے کسی بھی قسم کا کوئی بھی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی۔رمشا نے تلخ لہجے میں کہا۔

یہ کیا بول رہی ہو تم ۔ ساحل نے بے یقینی اور حیرانگی سے پوچھا۔

چلے جائیں آپ یہاں سے ۔اس سے پہلے میں سب کو بلا لوں ۔پھر جو ہوگا آپ اچھے سے جانتے ہیں ۔رمشا نے کہا اور اپنے کمرے کی طرف چل دی ۔

تم ایسا نہیں کر سکتی میں جانتا ہو ۔تم اب بھی مجھ سے محبّت کرتی ہو ۔ تمہیں جو کچھ کہنا ہے کہ دو ۔مگر دور نا جاؤ ۔میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا۔مگر رمشا انسان ہوں غلطی ہوگئی پلیز معاف کر دو یار۔ساحل نے رمشا کے سامنے جا کر کہا۔

غلطی مجھ سے ہوئی تھی آپ پر بھروسہ کر کہ ۔آپ سے محبّت کر کے۔مگر اب ایسا کچھ نہیں ۔آپکو کیا لگتا ہے۔میں کھیلونا ہوں جب دل چاہا ۔کھیل لیا جب دل چاہا توڑ دیا۔رمشا نے سختی سے کہا۔

ایسا کچھ نہیں !!تم میری محبّت کو کھیل نہیں کہ سکتی تم سے محبّت سچی کی تھی میں نے ۔آج جا رہا ہوں ۔کیوں کہ میں خود بنا کسی حق کے تمہیں ہاتھ نہیں لگانا چاہتا بہت جلد پورا حق حاصل کرنے آؤں گا۔ ساحل نے کہا۔ اور چلا گیا۔

ہیلو رمشا کیسی ہو !!ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں ۔رمشا ابھی ہی ہاسپٹل پہنچی تھی ۔جب آمل کی کال آئی۔

میں بھی ٹھیک ہوں۔تمھاری بہت یاد آرہی تھی ۔سوچا کال کر کے بات کر لوں ۔آمل نے کہا۔

مجھے بھی آپکی بہت یاد آئی ۔میں نے سوچا فری ہو کر میں آپ سے ملنے آتی ہوں۔رمشا نے مسکرا کر کہا۔

نہیں میں اور دادی تمہارے گھر جا رہیں ہیں آنٹی کا فون آیا تھا۔ انہوں نے بلایا ہے ۔آمل نے کہا۔

ہاں !!میں تو بھول گئی ۔آج احد لوگ آرہے ہیں ۔ حسنی کی شادی کی تاریخ لینے ۔آپ جائیں میں بھی جلدی فری ہو کر آتی ہوں۔ !!رمشا نے کہا۔

ہمم !!اوکے اللہ حافظ !آمل نے کہا ۔اور کال کاٹ دی ۔

♡♡♡

آمل آج ساحل کی فیملی بھی آرہی ہے پشاور سے رمشا کا رشتہ مانگنے۔ بہت اچھے لوگ ہیں ۔ساحل بھی رمشا کو پسند کرتا ہے ۔اور رمشا بھی کرتی ہے ۔اس کی آنکھوں میں صاف نظر آتا ہے۔مگر وہ اس وقت غصے میں ہے۔ کچھ سمجھنے کو تیار ہی نہیں ۔تم اسے سمجھاؤ بیٹا۔آمینہ بیگم نے آمل سے کہا ۔جو کچن میں کھانا بنانے میں ان کی ہیلپ کر رہی تھی ۔

آنٹی میں کیا سمجھاؤں اسے ۔وہ نہیں مانے گی اب ۔اور اب اسے خود اپنی زندگی کا فیصلہ کرنے دیں ۔ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں ۔آمل نے سبزی کاٹتے کہا۔

اسلام و علیکم !!رمشا نے کچن میں داخل ہوتے کہا۔

و علیکم اسلام !!آگئی تم ۔اب جاؤ جلدی سے چینج کر لو ۔مہمان آنے والے ہیں ۔میں تمھارے لیے چائے بھجواتی ہوں۔آمینہ بیگم نے آمل سے گلے ملتی رمشا کو دیکھ کر کہا۔

جی امی !!رمشا اپنے کمرے میں چلی گئی ۔

آنٹی !!میں تو کہتی ہوں ۔آپ اسے ابھی بتا دیں ۔کہ اس کا بھی رشتہ آرہا ہے۔ اور وہ بھی ساحل کے گھر سے ۔آمل نے آمینہ بیگم کو دیکھ کر کسی خیال کے تہت کہا۔

ہمم !!آمینہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا۔

♡♡♡

رمشا مہمان آگئے ۔اور تم ایسی بنا چینج کیے بیٹھی وی ہو ۔جلدی چینج کرو ۔آمل نے رمشا کو دیکھ کر کہا۔ جو صوفے پر بیٹھی سوچنے میں مصروف تھی۔

میں کیوں تیار ہوں !!حسنی کی شادی کی ڈیٹ لینے آئیں ہیں مجھے تھوڑی لینے آئیں ہیں ۔آپ بھی نا۔رمشا نے صوفے سے اٹھ کر کپڑے نکالتے کہا۔

ساحل کی فیملی بھی آئی ہے۔تمہارا رشتہ مانگنے ۔آمل نے اس کے تاثرات دیکھ کر کہا۔

کیا کہا آپ نے ۔ساحل کی فیملی کس سے پوچھ کر آئیں ہیں وہ لوگ۔ یہاں رشتہ مانگنے ۔یہ جانتے ہوئے بھی میں کبھی ساحل کو ایکسپٹ نہیں کروں گی اپنی لائف میں ۔آمل کی بات سن کر رمشا دھچکا لگا۔رمشا نے سخت لہجے میں اونچی آواز میں کہا ۔

رمشا آہستہ آواز میں بات کرو ۔وہ لوگ نیچے بیٹھے ہیں ۔آمل نے رمشا کو ہاتھ کے اشارے سے کہا۔

سننے دیں انہیں بھی ۔کہا تھا میں نے !!مجھے شادی نہیں کرنی اب ۔آپ کو پتا تھا نا وہ لوگ آئیں گے ۔آپ نے مجھے پہلے نہیں بتایا ۔کیوں آپی۔رمشا نے سخت لہجے میں کہا۔

رمشا وہ !!آمم !!آمل اسے جواب دینے ہی والی تھی ۔جب کسی کے کھنکارنے پر دونوں نے بیک وقت دروازے کی طرف دیکھا ۔

میں اندر آسکتا ہوں۔ ساحل نے دونوں کو دیکھ کر کہا۔

نہیں !!جی آئیں ۔میں چلتی ہوں۔ رمشا نے غصے سے ساحل کو دیکھ کر کہا۔جب آمل اسے اندر آنے کا کہتی خود کمرے سے چلی گئی ۔اور رمشا کو تو سمجھ نہیں آئی یہ کیا ہورہا ہے۔

منٹ میری بات سنو گی ۔یا صرف غصہ ہی کرنا ہے۔ساحل نے رمشا کے غصے سے سرخ 2 ہوتے چہرے کو دیکھ کر کہا۔

کیوں لے کر آئے اپنی فیملی !!کیا چاہتے ہیں آپ ۔رمشا نے پوچھا ۔

تمہیں چاہتا ہوں !!شادی کرنا چاہتا ہوں اس لیے فیملی کو لایا ہوں ۔بچی تو نہیں ہوں ۔جو ہر بات میں سمجھاؤں ۔۔ساحل نے اس کے غصے کو اگنور کر کے مسکرا کر کہا۔

کس سے پوچھ کر ۔یہ آپکی خوش فہمی ہے یا غلط فہمی ہے ۔کہ میں اس رشتے کے لیے ہاں کر دوں گی ۔ میں آپکو دیکھنا پسند نہیں کرتی شادی تو دور کی بات ہے۔ابھی جا کر سب کے ہوش ٹھکانے لگاتی ہوں۔اس لیے نہیں آئی تھی میں یہاں کہ پھر سے میرے ساتھ وہ سب ہو۔اور آپ کو اس گھر میں اس لیے برداشت کرتی ہوں آپ احسن کے دوست ہیں ۔اس کے علاوہ اور

کوئی وجہ نہیں ۔رمشا سخت لہجے میں کہتی کمرے سے جانے لگی ۔جب ساحل نے اس کی کلائی تھام لی۔

کیوں کر رہی ہو ایسا !!6 سال کافی نہیں تھے مجھے سزا دینے کے لیے ۔جو اب تم مجھ سے دور ہونا چاہتی ہو۔میں مر جاؤں گا یار تمھارے بغیر !!تو مر جائیں ۔پاگل نہیں ہوں میں ان باتوں پر یقین کر لوں ۔یہ سب فلمی باتیں ہیں کوئی کسی کے لیے نہیں مرتا۔

لیکن اگر مجھ سے تھوڑی سی بھی محبّت ہے ۔تو ثابت کر کے دکھائیں ۔ رمشا نے کہا۔

کیسے !!ساحل نے نا سمجھی سے پوچھا۔

ایسے کہ اپنی یہ شکل مجھے کبھی مت دیکھانا نفرت ہے مجھے آپ سے آپ کے نام سے ۔رمشا نے ساحل غصے سے بنا لحاظ کے کہا

رمشا اتنی بے رخی اچھی نہیں !!ساحل نے اس کے قریب ہوتے کہا۔

یہ نفرت ہے !!ارمشا نے کہا۔

اور اگر مر گیا تو تمہیں کیا ملے گا!!ساحل نے کہا۔

سکون !!ارمشا نے یک لفظی جواب دیا۔۔

سچ میں سکون سے رہ لوگی۔ساحل نے بے یقینی سے پوچھا۔

آپ خود یہ ڈرامہ ختم کریں گے یا پھر میں جا کر سب کے سامنے !!نہیں اسکی ضرورت نہیں پڑے گی مجھے میرا جواب مل گیا۔ ساحل رمشا کی بات کاٹ کر بولا اور کمرے سے چلا گیا۔

میں نے ٹھیک کیا نا !!ہاں میری اپنی زندگی ہے ۔میری مرضی کہ مجھے کیسے گزارنی ہے ۔ساحل کے جانے کے بعد رمشا نے سوچا۔

♡♡♡

تم نے کیا کہا ساحل کو !!اور نیچے کسی سے ملنے بھی نہیں آئی ۔یہ کیا طریقہ ہے رمشا گھر آئے مہمان کے ساتھ ایسے کیا جاتا ہے۔آمل نے مہمانوں کے جانے کے بعد رمشا کے روم میں آکر کہا۔

ٹھیک کیا میں نے جو بھی کیا ۔ رمشا نے لا پرواہی سے کہا۔
رمشا کیا ہوگیا تمہیں ۔وہ تم سے محبّت کرتا ہے آج بھی ۔اور میں جانتی ہوں تم بھی اس سے محبّت کرتی ہو!!!نہیں کرتی میں کسی سے بھی محبّت ۔ میں شادی کرنے کے لیے یہاں نہیں آئی ۔اور اگر کی بھی تو ساحل سے کبھی نہیں ۔رمشا تنگ آگئی تھی ۔بار بار اس بات سے ۔اس لیے غصے میں جھنجلا آمل کی بات بیچ میں کاٹ کر بولی۔

ہمم !!جو کرنا ہے کرو ۔تمہیں سمجھانا بہت مشکل ہے۔آمل نے بھی خفگی سے کہا۔

!!!آپی آپ سمجھتی کیوں نہیں ۔ میں شادی نہیں کرنا چاہتی ساحل سے

اچھا تو پھر یہ اسکا رومال اور یہ واچ اب تک کیا کر رہی ہے تمہارے پاس اگر تم محبّت نہیں کرتی اس سے۔ تو کیوں سمنبھال کر رکھی ہیں اسکی چیزیں پھینک دو نا۔ آمل نے اسکی بات کاٹ کر کہا۔اور رمشا کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا جواب دے۔

!!بولو نا

میں وہ !!دیکھو رمشا جو ماضی میں ہوا وہ غلط تھا۔میں جانتی ہوں ۔مگر میں کبھی بھی تمہارے لیے غلط فیصلہ نہیں ہونے دوں گی ۔یا تمہیں کبھی کوئی غلط راستہ نہیں دکھاؤں گی جس سے تمھاری زندگی خراب ہو۔

ساحل کی آنکھوں میں ۔میں نے تمھارے لیے سچی محبّت دیکھی ہے۔اور غلط اس نے کیا سونیا سے منگنی کر کے ۔اور تم آج تک اس بات کو ہی نہیں بھولی یہ بھی مجھے پتا ہے۔مگر تم نے بھی تو غلط کیا ساحل کے ساتھ۔ آمل نے رمشا کو بیڈ پر بٹھا کر سمجھایا ۔

مطلب کیا ہے آپ کا !!ارمشا نے نا سمجھی سے پوچھا۔

مطلب یہ تم نے اسے سچ نہیں بتایا ۔اگر تم اسے سچ بتاتی تو کیا وہ ایسا کچھ کرتا تمھارے ساتھ۔ اسے نہیں بتا سکتی تھی تو اپنے ابو کو تو بتاتی ۔مگر تم نے سونیا کے لیے سب کیا ۔تمھاری غلطی تھی ۔جب وہ لڑکی تمھارے لیے غلط سوچتی تھی ۔تو تمہیں بھی اس کے لیے ایسا کچھ نہیں کرنا چاہیے تھا۔پھر 6 سال تک ساحل نے تمہارا انتظار کیا ۔کیا یہ سزا کافی نہیں اس کے لیے۔آمل نے کہا۔

ساحل نے کون سا مجھ پر بھروسہ کیا ۔تم نے اسے بتایا تو نہیں تھا ۔اگر بتاتی تو ہی تو پتا چلتا بھروسے کا ۔آمل نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔

یہ زندگی تمھاری ہے سب نے تم پر فیصلہ چھوڑ رکھا ہے ۔جو بھی کرنا سوچ سمجھ کر کرنا۔ایک غلطی ساحل نے کی ۔ایک آنکل آنٹی نے ۔اور ایک اب تم مت کرنا۔

دن بعد کی ڈیٹ رکھی گئی ہے حسنی کی مہندی کی ۔ آمل نے اسے بتایا کیوں کہ وہ تو ساحل 10 کی وجہ سے کسی سے بھی نہیں ملی تھی۔

ہمم !!رمشا نے ہاں میں سر ہلایا ۔

♡♡♡

گھر میں حسنی کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھی۔آمل اور دادی کو آمینہ بیگم نے کچھ دن کے لیے وہیں روک لیا تھا۔ حسنی کو مایوں بٹھا دیا گیا تھا۔اس دوران ساحل ان کے گھر نہیں آیا تھا۔زوہیب شادی کی تیاریوں میں احسن نے مدد کے لیے آتا تھا ۔

ساحل کے نا آنے کی وجہ سے رمشا تھوڑی پریشان تو تھی۔اسکا انتظار بھی کرتی تھی۔ مگر سب کو بس یہی دکھاتی تھی وہ بہت خوش ہے۔

رمشا چلو میرے ساتھ آج ۔بہت بہانے بنا لیے تم نے ۔کل مہندی ہے اور تم نے نا خود شاپنگ کی نا مجھے کرنے دی۔آمل نے رمشا کے کمرے میں داخل ہوتے کہا۔

میرا دل نہیں آپ امی کے ساتھ چلی جائیں ۔میرے لیے بھی اپنی پسند کا ڈریس لے آنا ۔رمشا نے بے زاریت سے کہا۔

کیا ہوگیا ہے۔تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا ۔آمل نے فکر مندی سے پوچھا۔

میں ٹھیک ہو بس تھوڑا سر درد ہے۔ رمشا نے سر کو دباتے کہا۔

اوہ پین کلر لے لو نا !!آمل نے کہا۔

لی ہے تھوڑا ریسٹ کروں گی ٹھیک ہو جاؤں گی۔رمشا نے کہا ۔

آپ جائیں احسن ویٹ کر رہا ہوگا۔رمشا نے کہا۔

ہم احسن کے ساتھ نہیں جا رہیں وہ تو گھر پر ہی نہیں ۔آمل نے الماری کی طرف جاتے کہا۔۔

تو پھر آپ اور امی کس کے ساتھ شاپنگ پر جائیں گیں ۔ رمشا نے پوچھا۔

احسن گھر پر نہیں کسی کام سے گیا ہے۔زوہیب بھی کافی بزی ہے ۔ساحل کو احسن نے کال کی تھی وہ آرہا ہے ۔لے جائے گا اور واپس گھر ڈراپ کر دے گا۔آمل نے اپنا ہینڈ بیگ لیتے کہا۔

اچھاااا !!رمشا نے اچھا پر زور دے کر کہا۔

ہمم !!ٹھیک تم ریسٹ کرو ۔آمل کہتی کمرے سے چلی گئی ۔

آپی رکیں میں نے بھی جانا ہے ۔وہ مجھے اپنے لیے خود شاپنگ کرنی ہے۔ رمشا نے اپنے کمرے سے باہر نکل کر گھر سے باہر جاتی آمل اور آمینہ بیگم کو دیکھ کر کہا۔

آجاؤ جلدی !!!رمشا نے جلدی سے چینج کیا بال اس نے ہمشہ کی طرح کھلے چھوڑ رکھے تھے ۔ اپنے آپکو کو آئینے میں دیکھ کر مسکرائی اور پھر چلی گئی ۔

اسلام و علیکم آنٹی۔ ساحل نے اپنی گاڑی کا پچھلا ڈور کھولتے کہا۔

آمل آپ آگے بیٹھ جائیں ۔ ساحل نے رمشا کو دیکھ کر جان بھوج کر کہا۔

اور رمشا کا غصے سے سرخ چہرہ دیکھ آمل مسکراتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی ۔

رمشا کا دل کیا واپس چلی جائے ۔کیوں کہ نا تو ساحل نے اسے گاڑی میں بیٹھنے کا کہا تھا۔نا اسے دیکھا تھا۔اس کی اس حرکت پر رمشا کو غصہ تو بہت آیا ۔مگر ضبط کرتی آمینہ بیگم کے پاس بیٹھ گئی ۔

اور پورے راستے ساحل آمل اور آمینہ بیگم سے مسکرا کر باتیں کرتا رہا مگر رمشا کو اگنور کرتا رہا۔رمشا کا دل کیا اس کا گلا دبا دے ۔جس طرح اپنے آپ کو اگنور کیے جانے پر وہ چپ بیٹھی تھی وہ ہی جانتی تھی۔

رمشا یہ والا ڈریس لو تم پر یہ کلر اچھا لگے گا۔آمل نے ایک ڈریس رمشا کی طرف بڑھا کر کہا۔جو گرین اور گلابی رنگ کا تھا۔

ہمم !!رمشا اپنی ہی سوچ میں گم تھی۔ساحل اسے ایسے اگنور کر رہا تھا ۔جیسے وہ وہاں ہو ہی نہیں ۔ اور یہ بات رمشا سے برداشت نہیں ہورہی تھی۔اس کا دل اداس ہوگیا تھا۔ اس کا بلکل بھی شاپنگ کرنے کا دل نہیں کر رہا تھا۔اس لیے وہ کب سے صرف گھوم رہی تھی ۔ایک شاپ سے دوسری شاپ تک مگر پسند اسے کچھ نہیں آرہا تھا ۔آخر آمل نے ہی اس کے لیے ڈریس پسند کیا۔

دونوں کی شاپنگ کمپلیٹ ہوئی تو آمینہ بیگم نے جلدی مچا دی کہ گھر میں کافی کام ہیں ۔ اور پھر گھر کی طرف چل دی ۔

آپ لوگ جائیں میں کسی ضروری کام سے جا رہی ہوں۔آجاؤں گی جلدی ہی ۔رمشا نے گاڑی میں بیٹھتی آمل اور آمینہ بیگم سے کہا۔

کہاں جا رہی ہو تم ۔آمینہ بیگم نے پوچھا۔

ہاسپٹل سے میسج آیا ہے ۔ جانا پڑے گا ۔ جلدی واپس آجاؤں گی۔رمشا کہتی ٹیکسی کی طرف بڑھ گئی ۔اصل میں اسے ساحل کا اگنور کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔اس لیے وہ اکیلی جانا چاہتی تھی گھر۔۔

اور یہ بات ساحل اچھے سے جانتا تھا۔کیوں کہ ساحل کی نظر اس ٹیکسی پر ہی تھی۔ اسکی اس حرکت پر ساحل کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

♡♡♡

یہ کیا تم تو فرما رہی تھی ۔کہ ہاسپٹل سے کال آئی ہے ۔تو ایک دم سے تم واپس کیسے آگئی ۔ آمل نے اپنے پیچھے گھر میں داخل ہوتی رمشا کو دیکھ کر کہا۔

جھوٹ بولا تھا۔اس گاڑی میں بیٹھنے کو دل نہیں کر رہا تھا میرا۔اس لیے۔رمشا نے بنا کوئی بہانہ بنائے سچ کہا۔

کیوں !!اس گاڑی میں ایسا کیا تھا۔آمل نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا۔

ساحل !!رمشا نے یک لفظی کہا۔

اووو !!آمل نے کہا۔

کیا اووو !!رمشا نے آمل کے اس طرح کرنے پر گھور کر پوچھا۔

یعنی کچھ کچھ ہوتا ہے۔آج بھی !!آمل نے اسے تنگ کرتے کہا۔

ایسا کچھ نہیں ۔مجھے کیوں ہوگا کچھ کچھ ۔میری طرف سے باڑ میں جائیں وہ ۔رمشا نے منہ بنا کر کہا۔

اچھا تو محترمہ !!پھر تمھیں گاڑی میں میرا اس کے ساتھ بیٹھنا برا کیوں لگ رہا تھا ۔اس لیے تم نہیں آئی واپسی پر اسکی گاڑی میں ۔آمل نے ہاتھ باندھ کے پوچھا۔۔

نہیں مجھے کیوں برا لگے گا۔رمشا نے اپنے تاثرات کو نارمل رکھ کر کہا ۔

تمھاری اس پیاری سی شکل پر صاف صاف لکھا ہے جھوٹ بول رہی ہو۔آمل نے اس کے گال کھینچ کر کہا ۔

آپی آپ سننا کیا چاہتی ہیں ۔میرا دماغ ہی خراب کر دیا آپ نے تو ۔رمشا نے کہا۔

یہی کہ ہاں مجھے ساحل سے محبّت ہے ۔میں اسے کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی۔ وہ صرف میرا ہے۔آمل نے رمشا کو زچ کرنے کے لیے ایک ادا سے کہا۔

آپپی !!!رمشا نے اس کے پیچھے بھاگی اسے مارنے کے لیے لیے مگر آمل بھاگ کر اوپر کمرے کی طرف چلی گئی ۔رمشا بھی اس کے پیچھے بھاگی مگر پہلی سیڑھی پر اس کا پاؤں مڑ گیا اور بری طرح گرنے سے بچی ۔

اگر ساحل بروقت اس کا ہاتھ نا تھامتا تو اس نے گر جانا تھا۔رمشا نے گرنے کے ڈر سے آنکھیں میچ لی۔ اسے جب محسوس ہوا کہ وہ گری نہیں تو آنکھیں دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولیں اور ساحل کو دیکھ کر حیران رہ گئی ۔کیوں کہ وہ ان لوگو کو چھوڑ کر چلا گیا تھا۔

ایک پل کے لیے دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں کھو گئے ۔مگر رمشا کو اپنے پاؤں میں درد محسوس ہوا تو ۔ وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔

آہ امی بہت درد ہورہا ہے ۔لگتا ہے فریکچر ہوگیا ہے ۔رمشا نے بنا ساحل سے بات کیے اپنا ہاتھ کھینچتے کے انداز میں چھڑایا۔

اور وہیں پر بیٹھ کر اپنا پاؤں دیکھتی ہوئے بولی۔

ساحل بھی اس کا ہاتھ چھوڑ کر چلا گیا۔ اسکے پاؤں پر لگی چوٹ کی پرواہ کیے بغیر ۔

ساحل بس یہی تھی آپ کی محبّت ۔میں نے سوچا تھا آپ کو احساس دلاؤں گی ۔کہ کتنی تکلیف سہی میں نے آپ کی محبّت میں ۔اور آپ کی محبّت تو 2 دن میں ختم ہوگئی۔ کبھی نہیں سوچا تھا ایسے چھوڑ جائیں گے آپ۔ ساحل کے جانے کے بعد رمشا نے دکھ سے سوچا۔ اس کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔

کیا ہوا تم یہاں کیوں بیٹھی ہو ۔ اور رو کیوں رہی ہو۔آمینہ بیگم نے سیڑھیوں کے پاس بیٹھی گم سم سے رمشا سے پوچھا۔

کچھ نہیں وہ میرے پاؤں میں موچ آگئی ۔بہت درد ہورہا ہے۔ اس لیے درد کی شدت کی وجہ سے آنکھوں میں آنسوں آگئے ۔رمشا نے اٹھنے کی کوشش کرتے کہا۔

آرام سے چلا کرو نا ۔بچوں کی طرح بھاگتی ہو ۔لگ گئی نا چوٹ ۔اب جاؤ کسی ڈاکٹر کو دکھاؤ ۔کہیں فریکچر نا ہوگیا۔آمینہ بیگم نے اسے صوفے پر بٹھاتے کہا۔

نہیں ٹھیک ہو جائے گا ۔ امی مجھے آپ سے اور ابو سے کچھ بات کرنی ہے ۔ رمشا نے پھر سے صوفے سے اٹھ کر کہا۔

ڈاکٹر کو دکھاؤ گی تو ہی پتا چلے گا۔اور یہیں پر بات کر لو اٹھ کر جانے کی کیا ضرورت ہے۔آمینہ بیگم نے اسے سہارا دیتے کہا۔

یہاں پر نہیں کمرے میں بات کرنی ہے ۔رمشا نے ان کے ہمراہ کمرے کی طرف جاتے کہا۔

♡♡♡

یہ کیا ہوا تمہارے پاؤں کو بیٹا !!رمشا کے کمرے میں داخل ہوتے جلیل صاحب نے فکر مندی سے پوچھا۔

آپکی بیٹی اپنے پاؤں پر چوٹ لگا بیٹھی ہے ۔اور کہ رہی ہے ڈاکٹر کے پاس بھی نہیں جانا۔رمشا کے بجائے آمینہ بیگم نے کہا۔

ابو اب ٹھیک ہے زیادہ چوٹ نہیں آئی ۔ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ جلیل صاحب کے بولنے سے پہلے رمشا نے کہا۔

ہاں بولو !!جلیل صاحب نے رمشا کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔

ابو آپ بڑے ابو کو بھی حسنی کی شادی پر انوائٹ کریں ۔اور تینوں پھوپھو کو بھی ۔ رمشا نے کچھ سوچ کر کہا۔

میرا ان لوگو سے کوئی رشتہ نہیں ۔میں تمھاری کوئی بات نہیں رد کرتا ۔مگر یہ بات میں ہر گز نہیں مانو گا۔ جلیل صاحب نے غصے سے کہا۔

ابو ہمارے گھر کی پہلی شادی ہے ۔دادی کے بعد بڑے ابو ہمارے گھر کے بڑے ہیں ۔اور ایسی خوشیوں کا کیا فائدہ جس میں اپنوں کو ہی شامل نا کیا جائے ۔ رمشا نے ان کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر سمجھداری سے کہا۔

وہ اپنے جن کی وجہ سے میری بیٹی 6 سال تک در بدر رہی ۔ہم اذیت میں رہے ۔وہ اپنے ۔جنھوں نے آج تک پوچھا بھی نہیں زندہ بھی ہوں یا مر گیا ہوں ۔سب کچھ ایک دوسرے تک۔ نا تو میرے بچوں کو کوئی کچھ سمجھتا ہے نا مجھے۔ جلیل صاحب نے بھیگے لہجے میں غصے سے کہا۔

ابو آپ نے بھی نہیں پتا کیا ۔ ابو جو ان کے بچوں نے کیا اس میں انکی کیا غلطی اب آپ پلیز میرے لیے ان سے الگ مت ہوں وہ آپ کے بہن بھائی ہیں ۔رمشا نے پھر سے کہا۔

جلیل رمشا ٹھیک کہ رہی ہے۔اللہ نے ہم پر کرم کیا اور رمشا بلکل ٹھیک ہے۔ تو آپ کی ناراضگی اب ختم ہو جانی چاہیئے ۔ بھائی ہیں وہ آپ کے۔ اس طرح خون کے رشتے ختم تو نہیں ہوتے نا ۔آمینہ بیگم نے بھی انھیں سمجھانے کی کوشش کی۔

ہمم !!میں کرتا ہوں بھائی سے بات ۔ جلیل صاحب نے کچھ سوچ کر کہا۔

شکریہ ابو !!ہمم ۔مگر تم ڈاکٹر کے پاس جاؤ پہلے !!رمشا کہتے ہوئے اٹھنے لگی جب جلیل صاحب نے اسے دیکھ کر کہا۔

ابو یہاں کوئی نہیں ہے ۔احسن لوگ کام میں مصروف ہیں ان کو تنگ کرنا ٹھیک نہیں لگے گا۔ رمشا نے جواب دیا۔

آنکل میں باہر جا رہا ہوں آپکو کچھ مانگوانا تو نہیں ۔ساحل نے جلیل صاحب کے کمرے میں آتے کہا۔

نہیں بیٹا !!مجھے کچھ منگوانا تو نہیں ۔تم اگر جا رہے ہو تو رمشا کو بھی ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ ۔اس کے پاؤں میں موچ آگئی تھی۔جلیل صاحب نے کہا۔

جی آنکل !!میں ویٹ کر رہا ہوں گاڑی میں ۔ساحل نے کہا اور چلا گیا ۔

ابو میں نے آپکو کہا نا اب ٹھیک ہے میرا پاؤں ۔آپ نے ایسے ہی انہیں بول دیا۔رمشا نے اٹھتے ہوئے کہا ۔

♡♡

احسان کرنے کی ضرورت نہیں تھی آپکو۔کافی دیر خاموشی کے بعد رمشا نے گاڑی سے باہر دیکھ کر ساحل سے کہا۔

ساحل نے اسکی بات سن کر ایک نظر اسے دیکھا ۔اور پھر سے باہر دیکھنے لگا ۔

احسان نہیں کیا میں نے !!ساحل نے بنا اس کی طرف دیکھے کہا۔

آپ انکار بھی کر سکتے تھے۔رمشا نے تھوڑا سخت لہجے میں کہا۔

ٹرین ٹرین ٹرین !!اوہ میری جان کی کال !!ہیلو کیسی ہو ؟؟پتا ہے تمہیں ہی یاد کر رہا تھا میں ۔اس سے پہلے ساحل کوئی جواب دیتا اس کا فون بجا ۔عینی کا نمبر دیکھ کر ساحل نے بظاہر مسکرا کر کہا۔

اچھا میں تم سے رات کو بات کروں گا۔ ابھی نہیں کر سکتا ۔تم سمجھ جاؤ ۔اپنا بہت خیال رکھنا ۔ بائے ۔ساحل کا اشارہ رمشا کی طرف تھا ۔رمشا اس کی بات اچھے سے سمجھ گئی تھی۔

عینی میری زندگی۔ ساحل نے فون رکھا تو عینی کا میسج آیا فون پر عینی کے نمبر کی نوٹیفکیشن رمشا نے پڑھ لی ۔اسے لگا آج پھر وہ 6 سال پیچھے چلی گئی ۔جب سونیا نے اس سے ساحل کو چھینا اور آج عینی نے ۔

یہ عینی کون ہے؟؟رمشا نے سوچا ساحل سے پوچھوں مگر پھر چپ ہوگئی اور اپنے دل میں سوچا۔

♡♡♡

سنو احسن تم سے ایک بات پوچھنی ہے -- رمشا نے اپنے کمرے میں جاتے احسن کو روک کر پوچھا۔

تم سوئی نہیں ابھی تک !!احسن نے الٹا اس سے سوال پوچھا۔

نہیں سونے جا رہی ہوں پانی پینے آئی تھی۔ رمشا نے ہاتھ میں پکڑے پانی کے گلاس کی طرف اشارہ کیا۔

اچھا پوچھو کیا بات پوچھنی تھی ۔ احسن نے اپنا موبائل پاکٹ میں رکھ کر پوری طرح رمشا کی طرف متوجہ ہو کر کہا

عینی ساحل کی کیا لگتی ہے تم جانتے ہو اسے؟؟رمشا نے پوچھا ۔

ہاں وہ ساحل بھائی کی منگیتر ہے ۔پرسو انکی منگنی ہوئی ۔اور حسنی کی شادی کے بعد ان کی شادی ہے ۔احسن نے رمشا کے چہرے کا اڑتا رنگ دیکھ کر کہا ۔

اچھا !!رمشا نے دھیمی آواز میں کہا۔

تمہیں کیا ہوا !!چہرے کا رنگ کیوں پھیکا پڑ گیا۔طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمھاری۔ احسن نے پوچھا۔

ہاں ٹھیک ہوں میں مجھے نیند آرہی ہے بہت ۔ میں روم میں جا رہی ہوں۔رمشا نے کہا اور اپنے کمرے کی طرف چل دی ۔احسن بھی اپنے کمرے میں چلا گیا۔

♡♡♡

ساحل نے منگنی کر لی ۔رمشا نے اپنے کمرے میں کھڑکی کے پاس جا کر تاروں سے جگمگاتے آسمان کو دیکھ کر سوچا۔

آج 6 سال بعد پھر سے وہ تکلیف۔پھر سے سب ویسا ہی ہو رہا ہے کیوں ۔یا اللہ اگر وہ میرے نصیب میں نہیں ۔تو اسے میرے دل سے نکال دیں ۔مجھے اس تکلیف سے بچا لیں ۔میرا صبر اور برداشت ختم ہورہا ہے۔رمشا سرد آہ بھر کر آنکھیں بند کر کے کہا ۔آنسوں موتیوں کی طرح آنکھوں سے گرنے لگے ۔اور زمین بوس ہوتے گئے ۔

کیا ہوا تم وہاں کیا کر رہی ہو سوجاؤ ۔ صبح بہت کام ہے۔آمل نے اسے کہا ۔اور خود پھر سے سوگئی ۔

ہمم !!رمشا نے اپنے آنسوں صاف کیے ۔اور آکر لیٹ گئی ۔اپنی گزری ہوئی زندگی کے بارے میں سوچتی سوچتی وہ سو گئی .

اگلی صبح گھر میں افراتفری تھی ۔ آمینہ بیگم تو صبح سے کام کر رہی تھیں ۔آج ساجد صاحب اور کلثوم بیگم اپنی فیملی کے ساتھ آرہے تھے۔ شام کو مہندی تھی۔احسن لوگ ڈیکوریشن میں مصروف تھے۔آج سب بہت خوش تھے ۔کافی سال بعد گھر میں خوشیاں آئی تھیں ۔۔

رمشا تو ساحل کو کھو دینے کا دکھ منا رہی تھی۔

شام کے وقت پالر والی کو گھر پر بلا لیا گیا تھا ۔ حسنی اور باقی لڑکیوں کو تیار کرنے کے لیے ۔

بڑے ابو بڑی امی ۔تائی امی۔اور پھوپھو جان سب کو اسلام و علیکم ۔رمشا نے گھر میں داخل ہوتے ساجد صاحب کو اور ان کے ساتھ باقی سب کو سلام کر کے کہا۔سونیا بھی آئی تھی ۔اسے تو ساتھ نہیں لانا چاہتی تھی کلثوم بیگم مگر وہ ضد کر کے آئی تھی۔

و علیکم اسلام بیٹا۔تمہیں یوں سہی سلامت دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ۔میرے دل سے ایک بوجھ کم ہوا۔

رمشا بیٹا جو بھی ہمارے بچو نے تمھارے ساتھ کیا انہیں معاف کر دو ۔راحیل تو خود معافی مانگنے آنا چاہتا تھا مگر بیٹا وہ اب چلنے پھرنے سے معذور ہو چکا ہے۔اور یہ اسے اس کے کیے کی سزا ملی ہے ۔وہ کہ رہا تھا۔رمشا سے کہنا مجھے معاف کر دے ۔میں معافی کے قابل تو نہیں مگر کہتا ہے میری موت آسان ہوجائے گی۔زرمین بیگم نے روتے ہوئے رمشا کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

نہیں تائی امی !!یہ آپ کیا کر رہی ہیں ۔ پلیز مجھے شرمندہ نا کریں ۔اور جو ہوا اسے بھول جائیں۔ اور راحیل سے کہیئے گا کے اللہ سے معافی مانگے۔ رمشا نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ تھام کر کہا۔پھر سب سے ملی سوائے سونیا کہ۔

♡♡♡

رسم شروع ہوگئی تھی۔احد کی فیملی بھی آگئی تھی۔ حسنی بہت خوبصورت لگ رہی تھی پری کی طرح ۔ پیلے اور ہرے رنگ کے کنٹراس میں ہم رنگ دوپٹہ سر پر ٹکائے ۔بالوں کی خوبصورت سی چٹیا بنائے آگے کو سیٹ کی تھی۔پھولوں کے زیور پہنے وہ بھی پھول ہی لگ رہی تھی۔

ساحل کی فیملی بھی آئی تھی ۔اور عینی بھی آئی تھی۔مناہل اور حسنی کی بھی اچھی دوستی ہو گئی تھی ۔مناہل حسنی کے پاس بیٹھی تھی ۔احسن بار بار مناہل کو دیکھنے کے بہانے اسٹیج پر آرہا تھا۔ نیلے رنگ کے لونگ فراک جس پر خوبصورت نگینوں سے کام ہوا تھا۔اور گلابی رنگ کا چوڑی دار پجامہ پہنے ۔ اور گلابی اور نیلے رنگ کا ہی دو پٹے کو ایک طرف سیٹ کیے۔ بالوں کو کھلا چھوڑے ہلکے سے میک اپ کے ساتھ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی ۔احسن کو اپنی نضر ہٹانا مشکل لگ رہا تھا۔

آہ یہ کیا کیا تم نے !!آنکھوں کا استعمال بھی کر لیا کر کبھی ۔زوہیب جو جوس پی رہا تھا ۔کسی سے ٹکرانے پر سارا جوس سامنے کھڑے ساحل کے کپڑوں پر گر گیا تھا۔

سوری جان بھوج کر تھوڑے کیا ہے ۔اب جا کر اسے دھو کر آ ۔اس سے پہلے کپڑے خراب ہوجائیں ۔زوہیب نے کہا۔

دل تو کہتا ہے تیرا سر پھاڑ دوں ۔مگر کیا کروں وہ بھی نہیں کر سکتا ۔ ساحل غصے سے چبا چبا کر بولا۔ اور قریب کمرے میں کپڑے دھونے کے غرض سے چلا گیا۔

♡♡♡

شکر ہے کوئی تو آیا ۔یار یہ چین بند کر دو میں کب سے بند کر رہی ہوں ہو ہی نہیں رہی ۔رمشا نے دروازہ کھلنے کی آواز پر بنا پیچھے دیکھے کہا۔

کر دو نا !!رمشا نے کچھ ڈھونڈتے جھنجلا کر کہا۔

ساحل کو سمجھ نہیں آئی کیا کرے۔ غلطی سے وہ کمرے میں آگیا تھا۔ اپنے کپڑے دھونے کے غرض سے بے دیہانی میں اسے پتا ہی نہیں چلا کہ وہ رمشا کا روم ہے۔

سنا ن !!آ۔پپ۔ی۔ یہاں کیا کر رہے ہیں ۔ رمشا جو اپنی ہی دھن میں بول رہی تھی آئینے میں ساحل کا عکس دیکھ کر ہکلاتے ہوئے پوچھنے لگی ۔

میں اپنے کپڑے صاف کرنے آیا تھا۔غلطی سے تمھارے روم میں آگیا سوری۔ساحل کہ کر چلا گیا۔اور رمشا تو اس کا اجنبیوں والا رویہ دیکھ کر اپنی تیاری بھول گئی ۔آنکھوں سے ایک دم آنسوں بہنے لگے اسے کھونے کے ڈر نے رمشا کو بے چین کر رکھا تھا۔

کیا ہوا تم اب تک تیار نہیں ہوئی مہمان آگئے ۔آمل نے اس کے روم میں آکر کہا۔

میں تیار ہوں !!تو پھر چلو نیچے ۔تمہیں کسی سے ملوانا ہے۔آمل نے کہا۔

کس سے !!رمشا نے نا سمجھی سے پوچھا۔

اس سے ملو ۔یہ میری اسکول فرینڈ ہے عینی ۔ اور اب یہ ساحل کی منگیتر بھی ہے۔آمل نے رمشا کو عینی کے پاس لے جا کر کہا۔

اور عینی یہ میری پیاری سی بہن ہے رمشا۔آمل نے رمشا کو چپ دیکھ کر عینی سے کہا۔

اسلام و علیکم رمشا !!!بہت اچھا لگا تم سے مل کر ۔ عینی نے رمشا کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا۔

و ۔وعلیکم اسلام ۔مجھے بھی کافی اچھا لگا آپ سے مل کر ۔آپ سچ میں بہت خوبصورت ہیں ۔کسی کو بھی آپ کو دیکھ کر محبّت ہو سکتی ہے۔رمشا نے آمل کے ہلانے اور اشارہ کرنے پر عینی کا ہاتھ تھام کر کہا۔

مطلب !!عینی نے اس کی بات پر نا سمجھی سے پوچھا۔

کچھ نہیں !!آپ انجوائے کریں ۔ مجھے کچھ کام ہے ۔ رمشا کہتی ہوئے اپنی فراک سمبھالتی چلی ۔ گرین اور پنک کلر کے فراک میں بالوں کو کھلا چھوڑے ہلکے ہلکے میک اپ کے ساتھ دوپٹہ شانوں پر پھلائے کانوں میں جھمکے پہنے ہاتھوں میں گجرے پہنے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

سنو !!رمشا جو اپنے خیال میں جا رہی تھی ۔ساحل کی آواز پر اس کے خوبصورت چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ اس کے بلانے پر رمشا نے پیچھے مڑ کر دیکھا مگر پیچھے دیکھ کر رمشا کی ساری خوشی غصے اور دکھ میں بدل گئی ۔کیوں کہ ساحل نے اسے نہیں ۔ عینی کو پکارا تھا۔ رمشا نے اپنا رخ موڑ لیا مگر وہاں سے گئی نہیں ۔

جی بولے !!عینی نے پیار سے کہا ۔رمشا ان کے قریب تھی ۔اس لیے باآسانی ان کی آواز سن سکتی تھی۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو آج ۔ دل چاہتا ہے ساری دنیا سے چھپا کر اپنے دل میں قید کر لوں ۔ساحل نے عینی کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا۔

اور آپ بھی کافی ہینڈسم لگ رہیں ہیں ۔ عینی نے بھی اس کے انداز میں کہا۔

مہندی کے بعد تم مناہل لوگو کے ساتھ گھر مت جانا ۔۔ساحل نے عینی سے کہا۔

کیوں؟؟؟

کیوں کہ ہم باہر جائیں گے ۔ تھوڑا وقت ساتھ گزارے گے ۔ ساحل نے اس کے کچھ آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے کہا۔

لیکن اس وقت سب کو اچھا نہیں لگے گا۔ عینی نے کہا۔

سب کی فکر نہیں کرو !!صرف میرے فکر کیا کرو میری جان ۔مجھے کیا اچھا لگتا کیا نہیں بس اس بات کا خیال رکھا کرو۔ ساحل نے محبّت سے کہا۔

ہمم !!عینی نے سر کو ہاں میں ہلایا اور وہاں سے چلی گئی ۔

یہ منظر دیکھ رمشا کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے ۔ رمشا نے بامشکل اپنے آنسوں ضبط کیے اور وہاں سے چلی گئی ۔اسی یقین ہوگیا تھا ۔ساحل اب اس کا نہیں ۔وہ ایک بار پھر ساحل کو کھو چکی ہے۔

رمشا تم نے حسنی کو مہندی نہیں لگائی کیا۔میں نوٹ کر رہی ہوں تم بجھی بجھی سی لگ رہی ہو ۔کیوں پریشان ہو کیا ہوا تمہیں ۔رمشا کو ایک کونے میں کرسی پر اکیلا بیٹھا دیکھ کر آمل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

کچھ نہیں ہوا !!بس ایسے ہی۔ رمشا نے اپنے آنسوں صاف کر کے کہا۔

تم رو رہی تھی !!کیا ہوا بتاؤ مجھے ۔آمل نے فکر مندی سے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

نہیں تو میں کیوں رویوں گی بھلا۔ !!رمشا میں تمہیں صرف بہن کہتی نہیں بہن مانتی بھی ہوں ۔بتاؤ کیا ہوا ۔کسی نے کچھ کہا ہے۔ آمل نے اسکی بات کاٹ کر پوچھا۔

بس سوچ رہی ہوں کل حسنی اپنے گھر کی ہوجائے گی ۔چلی جائے گی یہاں سے ۔پھر جب بھی آئے گی مہمان کے طور پر آئے گی۔ دل اداس ہے میرا اس کی بہت یاد آئے گی ۔ابھی کچھ ہی دن تو ہوئے ہیں مجھے یہاں آئے ہوئے ۔ بس یہی وجہ ۔رمشا نے صوفے پر بیٹھی حسنی کو دیکھ کر کہا۔

ہمم !!یہ بات تو ہے ۔یاد تو وہ بہت آئے گی۔مگر وہ کون سا دور جا رہی ہے جب تمہارا دل کیا مل لینا۔آمل نے کہا۔

نہیں یہ صرف کہنے کی بات ہوتی ہے ۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا جب آپ کا دل کیا مل لے ۔شادی کے بعد سسرال والوں کی مرضی سے سب ہوتا ہے۔اور بیٹی والے صرف خود کے دل کو تسلی دے سکتے ہیں ۔ رمشا نے کہا۔

اچھا تم اس کے پاس تو چلو !!اس کے ساتھ بات کرو ۔تمہارا موڈ اچھا ہوگا۔آمل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھاتے کہا۔

نہیں میں وہاں نہیں جانا چاہتی آپ جاؤ۔رمشا نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ کر کہا۔

کیوں یار !! عجیب ضد ہے تمھاری بھی ۔چلو زیادہ نخرے نہیں کرو ۔آمل نے پھر سے اس کا ہاتھ پکڑ کر تھوڑا سخت لہجے میں کہا۔

آپ جائے زوہیب بھائی بھی وہیں پر ہیں ۔رمشا نے بظاہر سخت لہجے میں کہا۔ مگر میں آمل سے سب جاننا چاہتی تھی۔

ہاں وہ !!ایک منٹ کیا کہا تم نے۔زوہیب وہاں پر ہے تو میں کیا کروں ۔ اس سے میرا کیا تعلق ۔آمل نے رمشا کی بات پر سر ہلایا مگر سمجھ آتے ہی نظرے چرا کر بولی ۔

تعلق آپ مجھے بتائیں گی ۔رمشا نے اس کے ساتھ کھڑے ہو کر پوچھا۔

ک ۔کیا ۔م ۔مطلب !!آمل نے اس کی بات سن کر اٹک اٹک کر کہا۔

مطلب یہ کہ کل جب آپ کمرے میں نہیں تھی ۔تو آپ کا فون بار بار بج رہا تھا۔ میں نے سوچا اسکول سے کال ہوگی تو اس سے پہلے میں چیک کرتی کال تو کٹ گئی ۔مگر میسج آیا ۔ زوہیب بھائی کا ۔ میں نے وہ میسج پڑھا تو حیران رہ گئی میں تو۔کیوں کیا آپ نے ایسا ۔یہ کوئی شریف لڑکیوں کے کام ہیں ۔ رمشا نے سخت لہجے میں کہا۔

یہ کیا بول رہی ہو تم !!آمل نے اسکی بات پر سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔

سہی کہ رہی ہوں میں !!شریف لڑکیاں اپنی چھوٹی بہنوں کو سب بتاتی ہیں اور آپ نے تو مجھے بھنک تک لگنے نا دی۔ رمشا نے آمل کی اتری شکل دیکھ کر مسکرا کر کہا۔

رمشا تم بھی نا ۔ڈرا دیا ۔مجھے لگا میں نے ایسا کیا کر دیا ۔جو تم اتنا غصہ ہوگئی ۔آمل نے اس کے بازو پر ہلکی سی چپت لگا کر کہا۔

اب بتائیں کب سے چل رہا تھا یہ سب ۔اور آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا ۔رمشا نے پوچھا۔

جب سے میں اس گھر میں آئی ہوں تب سے ۔زوہیب کو پسند کرتی ہوں۔ آمل نے کہا۔

اوہ ہو اور ہمیں پتا بھی نہیں !!زوہیب بھائی کو کیسے پتا چلا ۔رمشا نے مزید پوچھا۔

♡♡♡

آنٹی رمشا کہاں ہے !!!آمل نے کچن میں کام کرتی آمینہ بیگم سے پوچھا۔

بیٹا اس کے پاؤں پر چوٹ لگ گئی ۔ساحل کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس گئی ہے ۔تمہیں بتا کر نہیں ۔ آمینہ بیگم نے کہا۔

نہیں مجھے تو نہیں بتایا ۔میری وجہ سے چوٹ لگی اسکو ۔نا میں اسے تنگ کرتی نا وہ میرے پیچھے بھاگتی ۔آمل نے افسوس سے سر جھکا کر کہا۔

نہیں تمھاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا۔بس اس میں آج بھی بچپنا ہے ۔اس وجہ سے لگی۔تم یہ کھانا دیکھ لو ۔ میں آتی ہوں کمرے سے ہو کر ۔آمینہ بیگم آمل سے کہتی کچن سے چلی گئیں۔

اسلام و علیکم !!کیا کر رہی ہیں آپ مس آمل ۔زوہیب نے کچن میں داخل ہوتے کہا۔

کچن میں کیا کیا جاتا ہے مسٹر زوہیب۔آمل نے کھانے میں چمچ ہلاتے کہا۔

!!ہمم

آپ کو کچھ چاہیے تھا۔آمل نے زوہیب سے پوچھا۔

جی !!زوہیب نے اسے دیکھ کر یک لفظی جواب دیا ۔

کیا !!آمل نے اس کے دیکھنے پر کنفیوز ہوتے کہا۔

آپ !!زوہیب نے اپنی مسکراہٹ چھپا کر کہا۔

جی ۔۔کیا مطلب اس بات کا ۔آمل نے نا سمجھی سے پوچھا۔

مطلب یہ کہ ۔۔آمل وہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔زوہیب نے آمل کے قریب جا کر کہا۔

ج ۔جی کہیئے ۔آمل نے ہچکچاتے کہا۔

آمل جب سے آپ اس گھر میں آئیں ہیں میرا یہاں سے کہیں جانے کا دل نہیں کرتا۔دل کہتا ہے بس آپ کو ہی دیکھتا رہوں ۔ میں آپ سے بات کرنے کا بہت دن سے موقع تلاش کر رہا تھا۔مگر آپ ہمیشہ رمشا کے ساتھ ہوتیں تھیں ۔آج میں اپنے دل کی بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں۔

آمل آئی لو یو !!ویل یو مری می -- زوہیب نے آمل کا ہاتھ تھام کر کہا۔

آپ ابھی جواب نا دیں ۔ بعد میں آرام سے سوچ سمجھ کر دیجیئے گا۔ یہ میرا کارڈ ہے اور امید کرتا ہوں مثبت جواب ہوگا آپکا۔ زوہیب آمل کے چپ رہنے پر اسے اپنا کارڈ تھما کر چلا گیا۔

اور کے جانے کے بعد آمل کو ہونٹوں پر مسکان بکھر گئی ۔

♡♡♡

ہیلو مسٹر زوہیب !!کیسے ہیں آپ۔آمل نے رمشا کے سوتے ہی زوہیب کو کال کی۔

ابھی تک تو ٹھیک نہیں تھا ۔ابھی آپ کی کال آئی تو بلکل ٹھیک ہوگیا۔زوہیب نے مسکرا کر کہا۔

اچھا جی !!آمل نے کہا۔

آپ کا جواب !!زوہیب نے بے صبری سے پوچھا۔۔۔

آپ رشتہ بھیج دیں دادی کے پاس۔پھر میں آپکو جواب دوں گی کہ میرے دل میں کیا ہے آپ کے لیے۔آمل نے 7 سنجیدگی سے کہا۔

سچ میں !!مجھے یقین تھا۔آپ ایسا ہی کوئی جواب دیں گی ۔تھینک یو سو مچ آمل ۔آپ نے تو میری ساری پریشانی دور کر دی۔ میں حسنی کی شادی کے بعد رشتہ بھیجوں گا۔ زوہیب خوشی سے کہا۔آمل باخوبی اسکی آواز میں خوشی محسوس کر سکتی تھی۔

تھوڑی دیر بات کرنے کے بعد کال کاٹ دی ۔اور دونوں ایک نئے سفر پر چل دیے محبّت کے خوبصورت سفر پر۔

♡♡♡

تب سے چل رہا تھا یہ سب ۔اور آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں ۔رمشا نے مصنوعی خفگی سے منہ پھلا کر کہا ۔

ایسا نہیں تم خفا تو نا ہو۔ میں نے سوچا رشتہ طے ہونے کے بعد بتاؤں گی ۔ آمل نے رمشا سے کہا۔

تم لوگ بھول گئی کیا ۔ حسنی کی مہندی ہے ۔اور اس کی بہنوں کو تو ہوش ہی نہیں حد ہوتی ہو ویسے۔ اس سے پہلے رمشا کچھ کہتی ۔آمینہ بیگم نے دونوں سے آکر کہا۔

امی بس آرہی ہیں ۔رمشا نے آمل کا ہاتھ پکڑ کر سٹیج پر لے جاتے کہا۔

کیوں کہ وہاں زوہیب تھا ۔اور آمل زیادہ تر زوہیب کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس لیے اسے دیکھ کر تو آمل وہیں کھڑی رہ گئی ۔مگر رمشا اس کا ہاتھ پکڑ کر لے گئی ۔

♡♡♡

آہاں کہاں جا رہیں ہیں آپ !! مجھ سے چھپ کیوں رہیں ہیں ۔آمل جو اپنے خیالوں میں جا رہی تھی۔ زوہیب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تو وہ اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچی ۔زوہیب نے اس کے خوبصورت چہرے کو نظروں کے خسار میں رکھ کر پوچھا۔

ای۔ایسا تو کچھ نہیں ۔ وہ میں مصروف تھی نا۔آمل نے اس کے نظروں کی تپش محسوس کرتے دھیمی آواز میں کہا۔

اچھا جی !!ویسے آج آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں ۔ زوہیب نے محبّت سے کہا۔

ہمم !!شکریہ !!اب میں جاؤں ۔آمل نے بنا اس کی طرف دیکھے نظریں جھکا کر کہا۔

ایسے کیسے !!آپ بھی بتائیں میں کیسا لگ رہا ہوں۔ زوہیب نے اسے مزید تنگ کرتے کہا۔

اچھے لگ رہیں ہیں آپ بھی۔اب میں جاؤں پلیز۔کوئی دیکھ لے گا تو غلط سوچے گا ۔ آمل نے کہا۔

نہیں میری طرف دیکھ کر بتائیں کیسا لگ رہا ہوں ۔ زوہیب نے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے جائیں آپ۔آمل کے چہرے پر ڈر دیکھ کر زوہیب نے اس کے راستے سے ہٹتے کہا۔مگر آمل وہیں کھڑی رہی ۔

اب جائیں نا !!زوہیب نے اسے کھڑا دیکھ کر کہا۔

میرا ہاتھ چھوڑے گے تو جاؤں گی نا۔ آمل نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ اسے دیکھ کر آمل کا دل کیا دیکھتی ہی رہے وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔ سفید رنگ کا ڈریس پہنے وہ کوئی شہزادہ ہی لگ رہا تھا۔

آپ سچ میں بہت ہینڈسم ہیں ۔ایک بار دیکھو تو دل کہتا ہے دیکھتے ہی جاؤ ۔ آمل بے دیہانی میں بولی۔

کیا کہا !!زوہیب نے اس کو دیکھ کر وہ ان تو چکا تھا ۔مگر وہ پھر سے سننا چاہتا تھا۔

کچھ نہیں !!آمل کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی ۔

♡♡♡

آپ کیوں اتنا مسکرا رہیں ہیں ۔احسن نے زوہیب کو مسکراتا دیکھ کر پوچھا۔

کسی نے میری تعریف کر دی نا اس لیے۔ زوہیب نے مسکرا کر اپنا کالر ٹھیک کر کے کہا۔

کس اندھی نے تیری تعریف کر دی ۔ جو اتنا مسکرا رہا ہے تو۔ ساحل نے کہا۔

اندھی نہیں ہے وہ !!تیری بھابھی بننے والی ہے تمیز سے بات کر لے۔زوہیب نے مصنوعی ناراضگی سے کہا ۔

اچھا کیا نام ہے انکا !!!احسن نے پوچھا ۔

آمل !!زوہیب نے بے دیھانی میں کہا۔

جب تک مجھے میری محبّت نہیں مل جاتی تب تک تجھے بھو سکون سے رہنے نہیں دوں گا۔ آمل کو بھی تجھ سے ملنے نہیں دونگا ۔ساحل نے کہا۔

تو نے اپنی محبّت اپنے ہاتھوں سے گنوائی ۔اب میری محبّت کو مجھ سے دور مت کر دینا ۔ زوہیب نے مصنوعی غصے سے کہا۔

ہیں تو آپ دونوں مجھ سے بڑے مگر شرم کی بات ہے میرے ہی سامنے میری ہی بہنوں سے محبّت کی باتیں کر رہے ہیں ۔آپ لوگو میں شرم نام کی چیز ہی نہیں ۔احسن نے ان دونوں کو لڑتے دیکھ کر سختی سے کہا۔

شرم کی بات مت کرو احسن !!اگر ساحل کو پتا چل گیا کہ تم مناہل سے۔ جانتے ہونا پھر گیا ہوگا۔ زوہیب نے احسن کے قریب ہوکر کہا تاکہ ساحل کو آواز نا آئے ۔

کیا کہا تم نے !!ساحل نے اسے گھور کر پوچھا۔

کچھ نہیں کہا ویسے ہی آپ جانے دیں ۔ اور رمشا مانی یا نہیں یہ بتائیں ۔احسن نے بات کا رخ بدل کر کہا۔

تمھاری بہن پتا نہیں کون سی مٹی کی بنی ہے۔ باقی لڑکو کے لیے ساس سسر کو منانا مشکل ہوتا ہے ۔اور میرے ساس سسر تو مان گئے مگر ان کی بیٹی کو منانے کے لیے اور کتنے پاپڑ بیلنے پڑے گے یار۔ساحل نے منہ بنا کر کہا۔

اس کو پتا چلا نا ڈرامہ کر رہے ہو شادی کا تو پھر تو خیر نہیں آپ کی ۔ احسن نے کہا۔

اب کیا کہ سکتے ہیں ۔ہر کسی کی قسمت ہماری طرح تو نہیں نا ۔

ہائے رے قسمت۔زوہیب نے ساحل کو چڑانے کے لیے افسوس سے سر جھٹک کر کہا۔ اس سے پہلے ساحل اسے انعام سے نوازتا وہ بھاگ گیا۔

پریشان نا ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا ۔سب آپ ہی کے ساتھ ہیں ۔احسن نے ساحل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

♡♡♡

شکر ہے یار حسنی کی مہندی کا فنکشن اچھے سے اپنے اختتام کو پہنچ گیا۔ آمل نے کمرے میں داخل ہوتے کہا ۔جہاں حسنی اور رمشا بیٹھی ہوئی تھیں ۔

جی آپی !!آپ ٹھیک کہ رہی ہیں ۔اللہ کا بہت شکر ہے سب اچھے سے ہوگیا۔

لیکن حسنی کل اس گھر سے چلی جائے گی ۔میرا دل بہت اداس ہے کاش یہ نا ہوتا۔لڑکی کو ہی کیوں اپنا گھر چھوڑنا پڑتا ہے۔ رمشا نے دکھ سے کہا۔

آپی !!حسنی رمشا کے گلے لگ کر رونے لگی ۔آمل بھی اس دونوں کے گلے لگ گئی کچھ دیر تک تینوں روتی رہیں پھر با مشکل دونوں نے حسنی کو چپ کرا کر سونے کے لیے لیٹنے کو کہا ۔تو وہ بھی کافی تھکی ہوئی تھی جلدی ہی سوگئی ۔اس کے ساتھ آمل بھی سوگئی ۔

یہ دونوں تو سو گئیں ۔رمشا اٹھ کر دونوں پر کمبل سیدھا کیا اور خود کمرے سے چلی گئی ۔

♡♡♡

رمشا تم سوئی نہیں بیٹا !!آمینہ بیگم جو سونے کے لیے کمرے میں جا رہیں تھیں ۔رمشا کو لاؤنج میں آتا دیکھ فکر مندی سے پوچھا۔

امی جی مجھے نیند نہیں آرہی کیا کروں ۔رمشا نے جھنجلا کر کہا ۔

کیوں بیٹا ۔نیند کیوں نہیں آرہی کوئی پریشانی ہے کیا؟؟ آمینہ بیگم نے صوفے پر اس کے پاس بیٹھ کر پوچھا۔

امی سنا ہے ساحل کی شادی ہو رہی ہے ۔ رمشا نے ان کی گود میں سر رکھ کر پوچھا

ہاں بیٹا !!کچھ دن بعد ساحل کی شادی فکس ہے ۔تم کیوں پریشان ہو ۔کرتا ہے شادی تو کرنے دو ۔ میری بیٹی کو تو اور بھی بہت مل جائیں گے ساحل سے بھی اچھے۔

اور تمہیں تو میں بتانا ہی بھول گئی ۔تمھارے ابو کے دوست ہیں انکا بیٹا بھی ایک ڈاکٹر ہے اور دکھنے میں اخلاق اور تمیز میں بھی کافی اچھا بچا ہے ۔انہوں نے تمہارا رشتہ مانگا ہے ۔تم کہو تو

ہاں کر دیں ہم ۔ تم اگر لڑکے سے ملنا چاہتی ہو تو مل لینا ۔یا تصویر دیکھ لو اسکی ۔ آمینہ بیگم نے رمشا کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا۔

امی آپ جانتی ہیں نا ۔میں اپنے دل اور زندگی ساحل کی جگہ کسی کو دینے کا سوچ بھی نہیں سکتی ۔رمشا اٹھ کے بیٹھتے ہوئے کہا۔

تو بیٹا وہ تو شادی کر رہا ہے نا ۔آمینہ بیگم نے کہا تو رمشا چپ ہو گئ ۔

امی زوہیب بھائی آمل آپی کو پسند کرتے ہیں ۔وہ بھی ان کو پسند کرتیں ہیں ۔اور زوہیب بھائی رشتہ بھیجنا چاہتے ہیں ۔تو میں چاہتی ہوں انکا رشتہ اس گھر میں آئے ۔اور انکی رخصتی بھی اسی گھر سے ہو۔رمشا نے کہا۔

بیٹا ہم تو یہی چاہتے ہیں ۔اور زوہیب تو بہت پیارا بچا ہے۔ بس فیصلہ آمل اور اماں جان نے کرنا ہے ۔ویسے بھی آمل کی شادی کے بعد ہم اماں جان کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتے ۔آمینہ بیگم نے محبّت سے کہا۔

ان کو میں منا لوں گی آپ ابو سے بات کر لیجئے گا۔ رمشا نے کہا۔

اور بیٹا تم اپنا فیصلہ بھی بتا دینا سوچ سمجھ کر آمل کے ساتھ ساتھ تمھاری ذمداری سے بھی سبکدوش ہونا چاہتے ہیں ہم ۔ بس تمہیں خوش دیکھ کر ہم آسانی سے مر سکے گیں ۔آمینہ بیگم نے بھیگے لہجے میں کہا۔

امی ایسا تو نا بولے پلیز۔میں آپ کو سوچ کر جواب دوں گی۔رمشا نے کہا اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی ۔

♡♡♡♡

یہ چھت پر اس وقت کون ہے۔یہ آواز کیسی رمشا جو اپنے روم میں جانے والی تھی ۔چھت سے باتوں کی آواز سن کر بولی۔

عینی یار !!بہت یاد آرہی ہے تمھاری ۔احسن نے روک لیا ورنہ ہم ضرور آؤٹنگ پر جاتے ۔ساحل نے عینی کا ہاتھ پکڑ کر کہا ۔

ساحل اس وقت یہاں عینی سے بات کر رہے ہیں ۔ رمشا نے دکھ سے سوچا۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو اس وقت۔ رمشا جو خود کو رونے سے باز کر رہی تھی۔ساحل کے ایک دم پوچھنے پر سٹپٹا گئی ۔

کچھ نہیں ویسے ہی آئی تھی۔سوری آپ لوگو کو ڈسٹرب کیا۔۔رمشا نے با مشکل اپنے تاثرات نارمل رکھ کر کہا۔

اچھا جی !!مجھے لگا میری باتیں سنی جا رہی ہیں !!خیر مجھے تو جلنے کی بو آرہی تھی ۔تمہیں آرہی ہے۔جیسے کوئی جل رہا ہو ۔ساحل نے عینی کو دیکھ کر ہنس کر کہا۔

میں کیوں جلوں ۔میری طرف سے باڑ میں جائیں آپ ۔رمشا نے اس کے قریب آنے پر نظرے چرا کر کہا۔

ہمم !!میں نے تو تمھاری بات ہی نہیں کی۔ساحل نے اپنی مسکراہٹ چھپا کر کہا۔

ہم میں جا رہی ہوں ۔رمشا واپس جانے کے لیے پیچھے مڑی تو ساحل نے اسے آواز دی۔

!!!رمشا

جی !!رمشا نے جلدی پیچھے مڑ کر دیکھا اسے لگا ساحل نے اس کا ہاتھ تھاما ہے۔

اپنے دوپٹوں کو بھی اپنی طرح ہم سے دور رکھا کرو۔ساحل نے اپنی واچ سے اس کا دوپٹہ آزاد کرتے کہا ۔بظاہر سختی سے کہا۔

ہمم !!رمشا کو اس بات کی امید نہیں تھی۔تو اپنے آنسوں چھپاتی چلی گئی ۔

ساحل !!جاؤ تم یہاں سے مجھے اکیلا چھوڑ دو۔عینی کی بات پوری ہونے سے پہلے ساحل نے کہا۔اور عینی چلی گئی ۔

رمشا کیوں خود کو اور مجھے تکلیف دے رہی ہو یار۔میں تمھاری آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھ سکتا ۔ساحل نے سر ہاتھوں پر گرا کر کہا۔

کیا ہوا رو کیوں رہی ہو ۔اور اس وقت اوپر چھت پر کیا کرنے گئی تھی۔سونیا جو اپنے روم میں جا رہی تھی رمشا کو روتے ہوئے دیکھ فکر مندی پوچھا۔

تم اپنی جھوٹی فکر اپنے پاس رکھو سونیا۔تمھارے ہی دیے ہوئے زخم ہے ۔ جو آج تک بھر نہیں پائے ۔ اور میں جانتی ہوں تم یہاں مجھے بکھرا ہوا ہی دیکھنے آئی ہو ۔آئندہ مجھ سے دور رہنا پھوپھو کی وجہ سے تمھیں اس گھر میں برداشت کر رہی ہوں ۔رمشا نے اپنے آنسوں صاف کر کے سخت لہجے میں کہا۔

تمہیں جو کہنا ہے کہ دو ۔میں جانتی ہوں تم میرا یقین نہیں کرو گی ۔ مگر رمشا میں تم سے معافی مانگنا چاہتی ہوں ۔پلی!!!

معافی !!کیا ہوگا تمھاری معافی سے ۔کیا میری زندگی کے وہ 6 سال واپس آجائیں گے۔میں نے اور میرے ماں باپ بہن بھائی نے جو تکلیف برداشت کی اس کا ازالہ ہو جائے گا۔ کیا میری محبّت ساحل مجھے مل جائے گا۔

بولو !!ایسا ہوسکتا ہے ۔نہیں نا ۔ معافی مانگنا آسان ہے لیکن معاف کرنے کے لیے جو ظرف چاہیے ہوتا ہے وہ میرے پاس نہیں ۔رمشا نے سخت غصے سے کہا ۔ایک پل کو سونیا اس کا یہ روپ دیکھ کر حیران رہ گئی ۔وہ تو ایسی نہیں تھی۔سونیا کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا۔

رمشا پلیز ایک موقع دے دو تمہیں ہماری دوستی کا واسطہ۔اور اللہ تعالی بھی تو معاف کر دیتے ہیں ۔تم ایک انسان ہو کر۔

چپ ایک دم چپ کس دوستی کی بات کر رہی ہو تم۔وہ دوست ہو نا تم جس نے اپنی دوست پر کبھی بھروسہ نہیں کیا۔سب جانتی تھی نا تم۔چپ تھی پھر بھی۔ تمھارے سامنے آدھی رات کو دھکے دے کر مجھے گھر سے بے گھر کیا گیا۔میرے ابو کی جان جاتے جاتے بچی۔

وہ دوست ہو نا تم جس نے صرف اپنے لیے۔اپنے مفاد کے لیے میری محبّت کو مجھ سے دور کیا۔کیا قصور تھا میرا۔بتاؤ مجھے۔کیوں کیا تم نے ایسا یار۔کیوں

رمشا ایم سوری !!سوری مائے فٹ۔اور کیا کہا تم نے اللہ بھی معاف کر دیتا ہے۔

تو یہ نا بھولو وہ اللہ ہے اس دنیا کا خالق مالک۔میں ایک انسان ہوں اور میرا ظرف مجھے اجازت نہیں دیتا۔پلیز جاؤ یہاں سے مجھے اکیلا چھوڑ دو۔

رمشا کا چہرہ ضبط سے لال ہوگیا تھا۔اس کی برداشت جواب دے چکی تھی۔

لیکن رمشا !!پلیز سونیا مجھے اکیلا چھوڑ دو پلیز خدا کا واسطہ ہے تمہیں یار !!رمشا نے ہاتھ جوڑ کر کہا

۔

ٹھیک ہے !!سونیا کہتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی ۔ بے ساختہ آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے ۔ جو لڑکی اس کے بغیر کھانا نہیں کھاتی تھی ۔ اس کے ساتھ ہر وقت رہتی تھی ۔اس کی ہر بات سنتی اور اپنی بھی سناتی تھی۔ جس کے لیے دوست سے بڑھ کر تھی سونیا ۔آج وہ سونیا کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ سونیا کو یہ تکلیف اندر اندر سے مار رہی تھی ۔اسے رمشا کو روتے ہوئے دیکھ کر اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہورہا تھا ۔مگر وہ وقت اب واپس نہیں آسکتا تھا۔

♡♡♡

ساحل کیوں اتنا جلدی آپ نے فیصلہ لے لیا۔کیا مجھے حق نہیں تھا آپ سے ناراض ہونے کا۔ شکوہ کرنے کا۔آپ نے تو منہ ہی موڑ لیا ہم سے۔ رمشا نے روتے ہوئے سوچا۔

کشتی امیدوں کی اگر ساحل نا پائے

تو خود ڈوبنے کی کوشش مت کرنا

ہر قدم پر اندھیرا کرے گی یہ دنیا

کہیں دل جلانے کی کوشش نا کرنا۔

آج کے بعد میں آپ کے لیے کبھی نہیں روؤں گی۔آج کے بعد رمشا صرف اپنے لیے جیے گی ۔آپ کو میرا قریب آنا اتنا ہی برا لگتا ہے تو آج کے بعد آپ میری شکل دیکھنے کے لیے بھی ترس جائیں گے ۔رمشا نے اپنے آنسوں صاف کر کے کہا۔

♡♡♡

ہفتے بعد 1

امی عجیب ہے ویسے آپ نے میری شادی بہت جلدی کر دی ۔اور ان دونوں کا ابھی تک رشتہ بھی نہیں ہوا۔کیا میں آپ پر بھوج تھی۔ حسنی آج گھر آئی تھی ۔آتے ہی اس کے شکوے اسٹارٹ ہوگئے تھے آج اتوار تھا تو رمشا اور آمل بھی گھر پر تھیں۔بہت مشکل سے رمشا نے دادی اور آمل کو منایا تھا ۔اس گھر میں رہنے کے لیے اس وقت سب لان میں بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے۔۔

فکر مت کرو بیٹا !!انکا بھی بندوبست کر دیا ہم نے ۔آمینہ بیگم کے بجائے دادی نے کہا۔

کیا مطلب دادی !!حسنی نے پوچھا ۔تو دادی کی بات پر آمل اور رمشا نے نا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

مطلب یہ کہ !!آج رات کے کھانے پر ہمارے گھر مہمان آنے والے ہیں ۔ اور تمہیں بھی تو اسی لیے آنے کو کہا۔

اور تم نا سلام نا دعا بس سیدھا شکوہ کر دیا ۔یہ کیا طریقہ ہوا ۔آمینہ بیگم نے حسنی کو پیار کر کے کہا ۔

امی یہ کیا بات ہوئی اگر ڈانٹنا ہے تو سیدھا سیدھا ڈانٹے یہ پیار کیوں کر رہی ہیں ۔رمشا نے کہا ۔

آپ کیوں جیلس ہو رہیں ہیں ۔آپ نے تو امی کے پاس ہی رہنا میں رات کو چلی جاؤں گی نا۔ حسنی نے آمینہ بیگم کے گلے میں بازوں ڈال کر کہا۔

یہ کیا تم ہفتے بعد آئی ہو ۔اور رات کو واپس چلی جاؤ گی۔آمل نے چائے حسنی کی طرف بڑھا کر پوچھا۔

ہاں آپی !!جانا تو پڑے گا۔ آنٹی تو کہ رہی تھیں ۔اگر دل کیا تو رک جانا ۔مگر مجھے خود اچھا نہیں لگا ۔شادی کے پہلے دنوں ہی میں یہاں پر زیادہ دن رہوں ۔اب میرا گھر وہ ہے یہ تو نہیں نا۔احد رات تک آئیں گے اور لے جائیں گے۔ حسنی نے سمجھداری سے کہا۔

سہی کہا بیٹا تم نے !!ایسے ہی گھر بنائے جاتے ہیں میری بچی ۔تم چھوٹی ہو کر اتنی سمجھدار ہو ۔اور ایک یہ ہیں ۔جن کی سمجھ ہی نہیں آتی مجھے تو ۔آج تو میں نے بھی سوچ لیا ۔ان کی کوئی بات نہیں ماننی ۔بہت مان لی ان کی۔ دادی نے کہا۔

ٹھیک کہہ رہیں ہیں اماں آپ ۔آمینہ بیگم نے انکی ہاں میں ہاں ملائی ۔

امی بس کر دیں آپ اور دادی ۔آپ دونوں تو ہمارے پیچھے ہی پڑ گئیں ۔شکر کریں شادی کے لیے ہاں کر دی۔رمشا نے جھنجلا کر کہا۔

کیا ہورہا ہے یہاں پر لیڈیز !!احسن نے وہاں پر آکر کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

کچھ نہیں !!تمھاری شادی کی باتیں ہو رہی تھیں ۔ رمشا نے چڑ کر کہا ۔

میری شادی کی بات !!کیوں !!مطلب کس سے۔احسن نے تجسس سے پوچھا۔کہیں وہ لوگ لڑکی ہی پسند نا کر بیٹھی ہوں۔

کیوں آپ نے بھی شادی نہیں کرنی کیا؟؟ حسنی نے پوچھا۔

تم کب آئی ۔ سسرال میں تمھیں سکون نہیں ملتا۔اب تو ہماری جان چھوڑ دو۔احسن نے حسنی کو تنگ کرتے کہا۔

امی دیکھ لیں ان کو !!حسنی نے رونے والی صورت بنا کر کہا۔

احسن باز آجاؤ ۔کوئی بہنوں کو بھلا ایسے بولتا ہے ۔ تمہیں تب قدر ہوگی انکی جب یہ سب اپنے گھر کی ہو جائیں گی ۔آمینہ بیگم نے کہا۔

آپ ان باتوں کو چھوڑے امی ۔احسن کو بتائیں نا ۔کہ ہم نے اس کے لیے لڑکی بھی پسند کر لی۔اور احسن کے نام کی انگوٹھی بھی پہنا آئیں ہیں آپ اور دادی اسے۔آمل نے آمینہ بیگم سے

کہا۔ آمینہ بیگم نے اسے سختی سے منا کیا تھا۔آنٹی کہنے کو۔اس لیے وہ بھی رمشا کی طرح امی کہتی تھی۔

کیا !!!آپ لوگو نے لڑکی بھی پسند کر لی ۔اور انگوٹھی بھی پہنا دی ۔ بنا مجھ سے پوچھے۔اور ابھی مجھے بتا رہیں ہیں ۔ احسن کو ان کی بات سن کر دھچکا لگا ۔ اس نے کھڑے ہوکر بے یقینی سے پوچھا۔

تم اتنا کیوں شاک ہو رہے ہو۔ پوچھو گے نہیں لڑکی کون ہے۔رمشا نے اپنی مسکراہٹ چھپا کر پوچھا۔احسن کی اتری ہوئی شکل دیکھ کر ان لوگو کو اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنا مشکل لگ رہا تھا۔

ک ۔کون ہے وہ !!احسن نے خود کو نارمل کرتے واپس کرسی پر بیٹھ کر پوچھا۔

پڑوس والی راشتہ آنٹی کی بیٹی ہے نا فائزہ ۔ اس کے ساتھ آپ کی شادی ہوگی۔ حسنی نے کہا۔

کیاااا !!!وہ فائزہ ۔وہ تو عمر میں آمل آپی سے بھی بڑی ہے ۔آپ لوگو کو وہ ہی ملی تھی میرے لیے۔احسن کا تو دماغ ہی گھوم گیا حسنی کی بات سن کر۔اس لیے سخت لہجے بولا۔

تو کیا کرتے ہم۔ ۔تمہیں تو پتا ہے امی کو بچپن سے وہ بہت پسند تھی ۔وہ اسے اپنی بہو بنانا چاہتی تھی۔تو ہمیں جو ٹھیک لگا ہم نے وہ ہی کیا ۔رمشا نے کہا ۔

ہاں اور تم کون سا کسی کو پسند کرتے تھے ۔جو ہم تم سے پوچھتے۔آمل نے بھی اس کے تاثرات دیکھ کر کہا۔

بنا پوچھے آپ لوگو نے کیسے سمجھ لیا ۔کیا میں انسان نہیں ۔میرا دل نہیں ۔جو میں کسی کو پسند نہیں کر سکتا ۔احسن نے بے دیہانی میں خفگی سے کہا۔

کیا مطلب بیٹا !!تم کسی کو پسند کرتے تھے کیا؟؟ آمینہ بیگم نے پوچھا۔

جی امی !!میں مناہل کو پسند کرتا تھا ۔مگر اب کیا فائدہ ۔اب تو رشتہ پکا ہوگیا نا۔احسن نے دکھ سے کہا۔

ہاہاہاہا !!دیکھا امی میں نے کہا تھا ۔مناہل کو پسند کرتا ہے ۔مگر آپ کو یقین نہیں آرہا تھا نا۔ اب سن لیا اپنے کانوں سے آپ نے ۔رمشا نے ہنس کر کہا۔

کیا مطلب تمہارا !!میرا یہاں دل خون کے آنسوں رو رہا ہے ۔اور تم ہنس رہی ہو۔ احسن نے رمشا کو دیکھ کر شکوہ کن انداز میں کہا۔

بس کر دو فلمی اداکاری ۔ تم جانتے ہو تم سے پوچھے بغیر تمہارا رشتہ طے نہیں ہوسکتا۔بس امی کو یقین نہیں آرہا تھا۔انکو لگتا تھا ان کے سپوت نے آج تک کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا پسند کرنا تو دور کی بات ہے۔رمشا نے کہا۔

ٹھیک ہے بیٹا !!تم اگر اسے پسند کرتے ہو تو ہم رشتہ لے کر چلے جائیں گے۔مگر کیا وہ لوگ مان جائیں گے مناہل کی شادی تم سے کرنے کے لیے۔آمینہ بیگم نے پر سوچ انداز میں کہا۔

کیوں نہیں مانے گے وہ لوگ ۔کیا برائی ہے احسن میں اچھا کماتا ہے ۔اچھی جاب کرتا ہے ۔دکھنے میں بھی کتنا ہینڈسم ہے اور یقین ہے مجھے احسن مناہل کو بہت خوش رکھے گا۔اب کی بار آمل نے بھی حصہ ڈالا ۔

وہ تو ٹھیک ہے بیٹا !!مگر رمشا نے بھی تو ان کے بیٹے کے رشتے کو ٹھکرایا ۔ ان سب کی بے عزتی کی ۔یہاں تک کے انہیں سلام بھی نہیں کیا اس ٹائم۔یہ تو انکا ظرف ہے شادی میں وہ اپنوں سے بڑھ کر خوشی سے شریک ہوئے ۔آمینہ بیگم نے کہا ۔تو رمشا چپ ہوگئی۔رمشا کے ساتھ باقی سب بھی خاموش ہوگئے ۔اور احسن نے ایک نظر رمشا پر ڈالی اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔

رمشا بھی اس کے پیچھے چلی گئی ۔

♡♡♡

تم کہو تو میں ساحل سے بات کروں ۔رمشا نے اپنے کمرے میں کھڑکی کے پاس کھڑے اپنے بھائی کا اداس چہرہ دیکھ کر دکھ سے کہا۔

نہیں اب کوئی فائدہ نہیں ۔ساحل بھائی نہیں مانے گے کبھی بھی۔احسن نے کہا۔

لیکن کیوں !!میرا اور ساحل کا اپنا مسئلہ ہے ۔اس میں تم دونوں کا کیا قصور۔رمشا نے کہا۔

رمشا یہ میری یک طرفہ محبّت ہے۔اور مناہل کبھی نہیں مانے گی ۔جس کی بہن کی وجہ سے اس کے بھائی کا دل ٹوٹا ہو اس کے رشتے کے لیے وہ کیسے مان جائے گی۔اور جب وہ نہیں مانی تو ساحل بھی نہیں مانے گا۔احسن نے کہا۔

ہمم !!رمشا کو سمجھ نہیں آرہی تھی ۔اب وہ کیا کہے۔۔

کاش میں اس دن ساحل کو انکار نا کرتی۔ اور آج میرا بھائی اس حال میں نا ہوتا۔اپنی محبّت کو کھونے کا دکھ مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے ۔میں خود تو تکلیف میں ہوں ۔مگر اب میری وجہ

سے میرا بھائی بھی ویسے ہی تکلیف میں ہوگا جیسے میں ہوں۔اور امی ابو کو بھی کتنی تکلیف دی میں نے۔رمشا نے دکھ سے سوچا۔

کیا ہوا تم پریشان نا ہو ۔تمھارے لیے ایسی سو محبّت قربان ۔احسن نے رمشا کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر کہا۔

احسن مجھے معاف کر دو ۔میری وجہ سے تمہارا دل ٹوٹا رمشا نے احسن کے گلے لگ کر روتے ہوئے کہا۔

ایسا کچھ نہیں میں ٹھیک ہوں۔اب تم جا کر تیار ہوجاؤ ۔مہمان آنے ہی والے ہونگے ۔احسن نے اسے خود سے الگ کر کے کہا۔

احسن میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی ۔ رمشا نے اپنی انگلیاں چٹخاتے کہا۔

لیکن کیوں !!اس دن تم ہی نے تو امی اور ابو سے کہا تھا ۔کہ وہ ہاں کر دیں اور آج تمھاری منگنی کی رسم بھی کرنے آرہے ہیں وہ لوگ ۔احسن نے سخت لہجے میں پوچھا۔وہ رمشا کے پل پل بدلتے فیصلوں سے پریشان ہوگیا تھا۔

احسن میں نے اس دن جو کہا غصے میں کہا ۔میں نے عینی اور ساحل کو ساتھ بات کرتے دیکھ لیا تھا مجھ سے برداشت نا ہوا ساحل کا مجھے اگنور کرنا ۔بس اس ضد میں آکر میں نے یہ سب کیا۔اور اب میں نہیں چاہتی ۔رمشا نے اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر سر جھکا کر کہا۔۔

کیوں برداشت نہیں کر سکتی تھی تم۔تم نے خود ہی تو کہا تھا۔نفرت کرتی ہو تم ساحل بھائی سے ۔اور کہا تھا اگر شادی کرنی بھی ہوئی۔ تو کسی اور سے تو کر لو گی ان سے کبھی نہیں کرو گی ۔ احسن نے رمشا کا چہرہ غور سے دیکھ کر کہا۔

ہاں کہا تھا !!مگر میں نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا ۔وہ اپنا راستہ بیچ میں بدل لے گا ۔وہ میری نفرت نہیں تھی ۔میرا شکوہ تھا اس سے ۔ میری ناراضگی تھی ۔سچ تو یہ ہے ۔میں مر تو سکتی ہوں مگر اسے کبھی اپنے دل سے نہیں نکال سکتی ۔ میں کبھی ساحل کو نہیں بھول سکتی ۔میں

ہمیشہ ساحل سے ہی محبّت کروں گی۔میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی ۔پلیز تم کچھ کرو ۔رمشا نے روتے ہوئے کہا۔

ساحل بھائی بھی تو شادی کر رہے ہیں ۔تم بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھو یار۔اپنی زندگی کو اور مت خراب کرو ۔احسن نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

میں اس انسان کے ساتھ کبھی خوش نہیں رہ سکتی ۔نا اسے کبھی خوش رکھ پاونگی۔کیوں کہ میرے دل میں کوئی اور ہوگا ۔ میں کسی اور کی زندگی خراب نہیں کر سکتی ۔اور میں ساحل کی یادوں کے سہارے جی لوں گی۔رمشا نے کہا۔

انکی یادوں کے سہارے جیا جاتا ہے جو مرے ہوئے ہوں ۔ساحل بھائی جب جب تمھارے سامنے آئیں گے کسی اور کے ہوکر ۔تب تب تمہارا دل دکھے گا۔ میری مانوں تو امی ابو کا تماشا نا بناؤ اور اپنا بھی ۔ شادی کر لو ۔بھول جاؤ گی ساحل بھائی کو ۔کیوں کہ رمشا وقت ہاتھ سے نکل چکا ہے میں کچھ نہیں کر سکتا اس رشتے کو ختم کرنے کے لیے ۔ایم سوری !!اب رونا بند کرو اور

تیار ہوجاؤ۔احسن کہ کر وہاں رکا نہیں اپنے کمرے میں چلا گیا۔اور رمشا کے آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔

♡♡♡

رمشا کا رشتہ زاویار سے اور آمل کا رشتہ زوہیب سے طے ہوگیا تھا۔

رمشا کن سوچوں میں گم ہو۔آمل نے کھڑکی کے پاس کھڑی رمشا سے پوچھا۔

سوچ رہی ہوں قسمت بھی بہت عجیب چیز ہے۔پہلے ساحل کو میری زندگی میں لایا۔پھر محبّت کو بے وفائی میں بدل دیا اور اب ساحل تو کسی اور کا ہوگیا میرے لیے کوئی اور چن لیا۔اگر یہی تھا میری قسمت میں تو وہ کیوں آیا۔کیوں ہیں آج بھی میرے دل میں اسکی محبّت۔رمشا نے نم لہجے میں کہا۔

ایسا نہیں سوچو !!ہر بار قسمت کی غلطی نہیں ہوتی کچھ ہماری بھی غلطیاں ہوتیں ہیں ۔تم نے بھی ساحل کی طرح محبّت کو انا کا مسئلہ بنایا ۔اپنی ضد میں اسے ٹھکرایا۔ تو محبّت تو روٹھ ہی جائے گی نا اپنی اتنی بے قدری پے ۔ ہر رشتے کی بنیاد بھروسہ ہوتا ہے ۔ جو تم دونوں نے ایک دوسرے پر نہیں کیا ۔ غلطی دونوں کی تھی ۔ تو اس میں قسمت کا کوئی قصور نہیں ۔اب تم اسے بھول جاؤ۔وہ خوش ہے اپنی زندگی میں تم بھی خوش رہو ۔کل سے مایوں کا فنکشن شروع ہے اور تم ایسی شکل رکھو گی تو لوگ کیا کہیں گے ۔آمل نے کہا۔

ویسے تم سے ایک بات پوچھوں۔ رمشا کے جواب نا دینے پر آمل نے پوچھا۔

جی !!تم نے زاویار کی پک بھی نہیں دیکھی نا اس سے کبھی ملنے کی خواہش کی ۔ اگر وہ موٹا کالا ہوا تو کیا کرو گی ابھی بھی وقت ہے ۔شادی ہوجائے گی تو پھر کچھ نہیں ہوسکتا۔ ۔امی سے لے کر دیکھ لو ۔آمل نے اسے دیکھ کر ہنس کر کہا ۔آمل اسے تنگ کر رہی تھی۔

کیا فرق پڑتا ہے دیکھنے نا دیکھنے سے شادی تو اسی سے ہی ہوگی نا۔کیوں کہ اب انکار نہیں کر سکتی میں ۔اور آپ ان باتوں کو چھوڑے سو جائیں ۔رمشا نے کہا۔

تم پریشان نا ہو جو بھی ہوگا بہتر ہوگا۔پلیز ٹینشن نا لینا کسی بات کی۔آمل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

ویسے آپی !!2 دن بعد ہم یوں ساتھ نہیں ہونگی۔کاش یہ دن نا آتا زندگی میں ۔میں آپ کے بغیر کیسے رہوں گی۔کس سے اپنے دل کی ہر بات شئیر کروں گی۔رمشا نے آمل کے گلے لگ کر بھیگے لہجے میں کہا۔

رمشا میں نے زندگی میں بہت جلدی اپنے امی ابو کو کھو دیا ۔مجھے تو ان کے ساتھ گزارے کچھ پل بھی اب یاد نہیں ۔ان کے بعد دادی نے محبّت سے مجھے پالا پڑھایا ۔میری ہر خواہش پوری کی ۔ہر خواب پورا کیا۔لیکن اس کے بعد جب تم میری زندگی میں آئی تو مجھے لگا اللہ تعالی نے میری زندگی کی ہر کمی کو پورا کر دیا ۔ مجھے سب کچھ دے دیا۔ پھر اب امی ابو کا پیار دیکھ کر لگتا ہی نہیں ۔کہ وہ میرے ماں باپ نہیں ۔احسن اور حسنی کا پیار سب کچھ مجھے ملا۔ اتنے پیارے اور خیال رکھنے والے رشتے ملے ۔ سمجھ نہیں آتی کیسے شکر ادا کروں اللہ کا ۔پہلے سوچتی تھی ۔اگر میری شادی ہوگئی تو دادی اکیلی کیسے رہیں گیں۔لیکن اب مجھ پتا ہے میری دادی مجھ سے زیادہ محفوظ

ہاتھوں میں ہیں ۔ کبھی سوچا نہیں تھا زندگی اتنی حسین ہوجائے گی ۔ آمل نے بھی روتے ہوئے کہا

آئی لو یو آپی !!رمشا نے کہا۔

لو یو ٹو میری جان !!اب رونا بند کرو اور سو جاؤ ۔اور مت سوچو اتنا ۔یقین کرو جو ہوگا بہتر ہوگا۔آمل نے محبّت سے کہا۔

ہمم !!چند لمحوں بعد دونوں ہو نیند کی وادیوں میں چلی گئیں ۔

♡♡♡

آج رمشا اور آمل کی مہندی تھی ۔ ۔دونوں نے ہی ایک جیسا ڈریس پہنا تھا ۔گرین اور ییلو ڈریس پر ملٹی کلر کا دوپٹہ اور پھولوں کے زیور پہنے وہ دونوں بہت حسین لگ رہی تھیں ۔جو بھی دیکھتا

تو نظر ہٹانا بھول جاتا۔گیندے کے پھولوں سے سجے صوفے پر بیٹھیں وہ دونوں کسی محل کی شہزادیاں معلوم ہو رہیں تھیں ۔

ماشااللہ بہت خوبصورت لگ رہی ہو دونوں اللہ نظرے بد سے بچائے ۔عینی نے دل سے دونوں کی تعریف کی مگر پتا نہیں رمشا کو اس کا ہنسنا زہر لگ رہا تھا ۔

شکریہ !!!آمل نے دھیمی آواز میں کہا ۔

اگر آج زوہیب تمہیں دیکھ لیتا تو اس کے لیے تم پر سے نظر ہٹانا مشکل تھا۔وہ تو یہی کہتا ۔ابھی ہی نکاح اور رخصتی کر لیتے ہیں ۔عینی نے آمل نے پاس بیٹھ کر کہا۔

تم بھی نا !!!آمل نے کہا۔

رمشا تم ٹھیک ہو تمھاری آنکھوں میں آنسوں کیوں ہیں ۔عینی نے رمشا سے فکرمندی سے پوچھا۔

میری زندگی مجھ سے چھین کر پوچھ رہی ہو میری آنکھوں میں آنسوں کیوں ہے۔یہ آنسوں اب ساری زندگی کے لیے میرا نصیب بن چکے ہیں ۔ رمشا ایک نظر اسے دیکھ کر صرف سوچ سکی ۔پھر سر نفی میں ہلایا۔

اچھا میں واپس آتی ہوں کچھ دیر میں ۔ عینی نے اپنے فون پر آتی ساحل کی کال دیکھ کر کہا۔ ساحل کالنگ لکھا تو رمشا بھی دیکھ چکی تھی مگر اب ضبط کے علاوہ اس کے پاس کچھ نا تھا۔

♡♡♡

کیا ہوا ساحل 10 کال تو تم کر چکے ہو اس سے بہتر تھا خود ہی آجاتے۔ عینی نے چڑ کر کہا۔

زیادہ باتیں نہیں کرو ۔یہ بتاؤ میری رمشا کیسی ہے ۔ ساحل نے بے تابی سے پوچھا۔

کیسی ہوگی رو رو کر برا حال ہے اسکا تم سب نے اسے نا بتا کر اچھا نہیں کیا۔ بچاری ابھی بھی آنکھوں میں خوشی کے بجائے آنسوں لے کر بیٹھی ہے۔ عینی نے رمشا کو سر جھکا کر آنسوں صاف کرتے دیکھ کر کہا۔

بس کل کا دن اس کے بعد میں اسکی آنکھوں میں کبھی آنسوں نہیں آنے دوں گا !!!تم نے پکس لیں یا نہیں ۔ساحل نے پہلے محبّت سے کہا پھر زوہیب کو دیکھ کر اسکی طرف جلا دینے والی مسکراہٹ پاس کرتے کہا۔

ہاں ابھی بھیجتی ہوں تمہیں پکس مگر اب خدا کے لیے کال کر کر کے میرا دماغ خراب مت کرنا۔ عینی نے تپ کر کہا۔

اوکے نا !!تم سے نہیں پوچھوں گا تو کس سے پوچھوں گا ۔میری پیاری کزن ہو نا۔ ساحل نے کہا۔

بھیج دیں پکس دیکھ لو ۔اور اب بائے ۔ عینی نے کہتے ہی کال کاٹ دی۔

♡♡♡♡

کیوں میرے دل سے وہ نہیں نکلتا یا اللہ میں کیا کروں ۔پلیز میری مدد کریں ۔اسے میرے دل سے نکال دیں اور جو کل میرا محرم بننے والا ہے اسے دل سے قبول کرنے کی مجھے ہمت عطا کر ۔ مہندی کے فنکشن کے بعد رمشا نے اپنے کمرے میں آکر روتے ہوئے کہا۔

آپی پلیز خود کو سمنبھالے یار ۔یہ کیا حالت بنا دی آپ نے رو رو کر ۔آپکی یہ حالت دیکھ کر ابو کو تکلیف ہوگی ۔آپ کا ہی تو فیصلہ تھا نا تو اب کیوں ایسا کر رہی ہیں آپ ۔ حسنی نے رمشا کو گلے لگا کر چپ کرواتے کہا۔

میں ٹھیک ہوں ۔ بس سوچ رہی ہوں وہاں تم لوگو کے بغیر کیسے رہوں گیں ۔یہ سوچ کر برداشت نہیں ہوا تو ۔رمشا کہتے ہوئے پھر سے رو دی۔

اچھا اب بس کریں ۔چپ ہوجائیں ۔ اس طرح تو طبیعت خراب ہوجائے گی آپ کی ۔پلیز سو جائیں اب۔ حسنی نے اسے بیڈ پر بٹھا کر کہا۔

ہمم !!رمشا اس کے کہنے پر لیٹ گئی تب ہی کچھ دیر بعد حسنی کے کمرے سے جانے کے بعد ۔کمرے میں سونیا داخل ہوئی ۔

رمشا مجھے تم سے بات کرنی ہے۔سونیا نے کہا۔

بولو رمشا نے اٹھ کر بیٹھتے کہا۔

رمشا میں تم سے م !!مجھ سے معافی مانگنے کے بجائے اللہ سے معافی مانگو ۔میں نے تمہیں معاف کیا ۔اور میں تمہیں معاف تو کر سکتی ہوں مگر نا تو اب ہم پہلے کی طرح دوست ہیں اور نا مجھے کبھی تم پر بھروسہ ہوگا۔ رمشا نے سرد مہری سے کہا۔

لیکن رمشا !!سونیا پلیز مجھے اچھا نہیں لگتا بار بار تم سے یوں کہنا ۔مگر پلیز تم جاؤ یہاں سے ۔میں اس وقت کسی سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی ۔رمشا نے کہا۔

ہمم !!تھینک یو مجھے معاف کرنے کے لیے ۔سونیا کہتے ہوئے کمرے سے چلی گئی ۔

اور رمشا پھر سے اپنی گزری ہوئی زندگی کے بارے میں سوچنے لگی۔

ہوا تو کچھ بھی نہیں

بس تھوڑا سا مان ٹوٹا ہے

تھوڑے سے لوگ بچھڑے ہیں

تھوڑے سے خواب بکھرے ہیں

بس تھوڑی سی نیندیں اڑ گئیں ہیں

تھوڑی سی خوشیاں چھن گئیں ہیں

ہوا تو کچھ بھی نہیں

بس اپنا آپ گنوایا ہے

آنکھوں کو برسنا سکھایا ہے

چاہتوں کا صلہ پایا ہے

ہوا تو کچھ بھی نہیں کسی اپنے نے رلایا ہے

♡♡♡

ہیلو کیسی ہیں آپ ۔۔زوہیب نے آمل کو کال کر کے پوچھا ۔وہ اس وقت چھت پر تھی۔

میں ٹھیک ہوں !!!آمل نے دھیمی آواز میں کہا۔

!!آمل

!! جی

میں تم سے ملنا چاہتا ہوں تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں ۔ زوہیب نے کہا۔

کیسی باتیں کر رہیں ہیں ۔یہ کوئی وقت ہے کسی سے ملنے کا۔ کل دیکھ لیجئے گا ۔اب تھوڑا صبر رکھیں ۔ اور ویسے بھی مجھے نیند آرہی ہے میں سونے لگی ہوں۔آمل نے جھوٹ کا سہارا لیا۔

اچھا تو آپ یہاں پر کیا کر رہی ہیں ۔زوہیب نے آمل کے قریب ہوکر گھمبیر لہجے میں کہا۔

آہ !!ز ۔زوہیب ۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ۔آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا ۔آمل نے اپنے پیچھے زوہیب کو کھڑے دیکھ کر دل پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

ارے اس میں ڈرنے والی کون سی بات ہے ۔اور ہم اپنی ہونے والی بیوی کو دیکھنے آئیں ہیں ۔زوہیب نے محبّت سے آمل کے چہرے کو دیکھ کر کہا۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہیں آپ ۔دل کرتا ہے ابھی نکاح کر کے ساتھ لے جاؤں آپکو ۔زوہیب نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔

ز ۔زوہیب جائیں آپ کوئی آجائے گا ۔آمل اسکی محبّت لوٹاتی نظروں کی تاب نا لاتے ہوئے سر جھکا کر دھیمی لہجے میں بولی۔

آپ شرماتی بھی ہیں ۔زوہیب نے اس کے چہرے پر بکھرے حیا کے رنگ دیکھ کر اس کے شرمائے گھبرائے لہجے کی وجہ سے اسے تنگ کرتے کہا ۔

اپنا بہت خیال رکھنا اللہ حافظ ۔ زوہیب نے پیار سے کہا اور اس کا ہاتھ چھوڑ کر چلا گیا ۔اور آمل نے اس کے جانے کے بعد سکھ کا سانس لیا۔ اور پھر اس کی باتیں یاد کر کے مسکرانے لگی۔
♡♡

آج تو ہماری بیوی بہت خوبصورت لگ رہی ہے ۔احد نے کمرے میں آتے کہا۔

صرف آج !!حسنی نے اسکی بات پر اسے گھور کر دیکھا ۔

نہیں آپ تو ہمیشہ سے ہی خوبصورت ہیں ۔مگر آج سب سے زیادہ حسین لگ رہی تھیں ۔مگر میں تم سے ناراض ہوں ۔احد اس کے پاس ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہوکر اس کو پیچھے سے ہگ کر کے اپنا چہرہ اس کے کندھے پر رکھ کر منہ بسور کر خفگی سے بولا ۔

کیوں جی !!حسنی نے اس کے خسار سے آزاد ہونے کی کوشش کرتے پوچھا۔

کیوں کہ صبح سے تم صرف کاموں میں بزی ہو۔یہ تک خیال نہیں تمہیں کہ تمہارا ایک عدد شوہر بھی ہے ۔ اور جو صبح تم نے کیا بے خیالی میں اس کا تو جواب ہی نہیں ۔احد نے مزید گرفت مضبوط کر کے کہا ۔

کیا کیا میں نے ۔ حسنی نے آئینے میں سے اسے گھور کر پوچھا۔

شوز مانگے تھے تم سے۔ الگ الگ رنگ کے شوز چھوڑ گئی تھی ۔ میں نے بھی بنا دیکھے پہن لیے نیچے گیا تو سب ہنسنے لگے۔احد نے اس کے گال پر کس کر کے کہا۔

اچھا !!میں تو جلدی میں تھی نا ۔آپ دیکھ لیتے پہنتے وقت ۔ حسنی نے کہا۔

ہاں یہ بھی میری غلطی ہے ۔احد نے منہ بنا کر کہا۔

اچھا نا سوری !!اب پیچھے ہٹیں چھوڑے مجھے ۔ حسنی نے جھنجلا کر کہا۔

ایسے معافی مانگتے ہیں کیا۔ایسے تھوڑے معاف کروں گا ۔ احد نے اسے اپنی طرف موڑ کر کہا۔

تو پھر کیسے معافی مانگوں ۔ حسنی نے نا سمجھی سے پوچھا۔

ایسے معافی مانگی جاتی ہے ۔احد نے اپنے گال پر انگلی رکھ کر کہا ۔

ہٹیں پیچھے مجھے نیند آرہی ہے ۔ حسنی نے اسے پیچھے کرتے کہا۔

نہیں پہلے میری بات مانو پھر سوجاؤ ۔احد نے کہا۔

احد مجھے نیند آئی ہے بہت زیادہ ۔ حسنی نے اسے گھور کر کہا۔

نہیں کوئی بہانہ نہیں سنو گا ۔ تمھارے وقت پر ہمارا بھی کوئی حق ہے یار۔احد نے اٹل لہجے میں کہا۔

نہیں مانے گے نا آپ۔ حسنی نے ہار مانتے پوچھا۔

بلکل نہیں !!احد نے بھی ویسے ہی کہا۔

ایک شرط پر دوں گی !! حسنی نے کہا۔

!!بولو کیا شرط

پہلے مجھے چھوڑے اور آنکھیں بھی بند کریں ۔ حسنی نے اس کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹاتے کہا۔

ٹھیک ہے مگر کوئی گیم کھیلنے کی کوشش مت کرنا ۔میں ناراض ہوجاؤں گا۔احد نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتے کہا۔

اچھا اب آنکھیں تو بند کریں ۔ حسنی اس کے آنکھیں بند کرتے ہی بھاگ کر کمفرٹ میں منہ چھپا لیا ۔

اب آنکھیں کھول لیں ۔ حسنی نے چہرے سے کمبل ہٹا کر کہا ۔

حسنی !!ٹھیک ہے آج کے بعد میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا ۔اور میں یہ کمرہ بھی چھوڑ کر جا رہا ہوں ۔احد نے حسنی کے چہرے سے کمبل ہٹانے کی ناکام کوشش کرتے خفگی سے کہا۔

ٹھیک ہے جائیں !!حسنی نے بنا اس کی ناراضگی کی پرواہ کیے کہا۔

ہمم !!صوفے پر سو رہا ہوں میں ۔احد نے اس پر کچھ اثر نا ہوتے دیکھ کر کہا۔

اچھا ہے پورے بیڈ پر پھیل کر سوگی میں ۔ حسنی نے احد کو تنگ کرتے کہا۔

ہمممم !!احد تکیہ اور چادر لے کر صوفے پر چلا گیا۔

مگر صوفے پر کبھی تکیہ گر جاتا تو کبھی چادر ۔وہ کروٹ تک نہیں بدل سکتا تھا ۔آخر تھک ہار کر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

سوگئی ہو !!!اس نے حسنی سے پوچھا۔

شکر ہے سوگئی۔احد نے منہ بنا کر کہا

جواب نا ملنے پر اٹھ کر آرام سے بیڈ کی دوسری جانب آکر لیٹ گیا۔

وہ بات کیا کریں جس پر قائم بھی رہ سکے ۔حسنی نے اس کے قریب ہو کر اس گال پر اپنے لبوں کے نشان چھوڑتی ۔اس کے سینے پر سر رکھ کر سوگئی ۔احد نے محبت سے اس کے بالوں پر پیار کیا ۔اور اسے خود میں بینچ کر نیند کی وادیوں میں کھو گیا۔

♡♡♡♡

امی !!!رمشا صبح سے روتے جا رہی تھی۔

رمشا چپ ہوجاؤ میری بچی۔ آمینہ بیگم نے بھی بھیگے لہجے میں کہا۔

ہاں نا دیکھو سارا میک اپ خراب کر دیا۔ بلکل چڑیل لگ رہی ہو ۔ہمارے دولہے بھیا کو کہیں خوف سے ہارڈ اٹیک نا ہوجائے ۔ احسن نے ماحول میں پھیلی اداسی کو دور کرتے کہا۔اس کی بات پر سب کے چہروں پر ہلکی سے مسکراہٹ آئی۔

کچھ دیر بعد نکاح خواہ آیا ۔آمل سے احجاب و قبولیت کے بعد آمل نے کاپنتے ہاتھوں سے سائن کیے ۔تب جلیل صاحب نے آمل کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا ۔تو آمل کی آنکھوں میں آنسوں آگئے۔

آمل اور زوہیب کے بعد رمشا اور ساحل کے نکاح کی باری تھی۔ نکاح خواہ نے جب رمشا سے پوچھا تو رمشا کسی اور ہی دنیا میں گم تھی ۔ بے دیہانی میں رمشا نے بنا نام پر غور کیے قبول ہے کہا۔اسے لگا آج ساحل کو اس نے ہمیشہ کے لیے کھو دیا۔

نکاح کے بعد دونوں کو سٹیج پر لے جایا گیا۔ آمل کا ایک ایک قدم زوہیب کی دنیا ہلا گیا۔گولڈن کلر کے برائیڈل ڈریس میں بالوں کا ہیئر اسٹائل بنائے دولہن کے روپ میں وہ ایک شہزادی لگ رہی تھی ۔ زوہیب کے منہ سے بے ساختہ ماشااللہ نکلا ۔زوہیب بھی گولڈن کلر کی شیروانی میں بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا ۔ اس نے آمینہ بیگم اور حسنی کے ہمراہ آتی آمل کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر سٹیج پر آنے میں مدد دی۔

آپ اتنی حسین ہیں یا مجھے لگ رہا ہے۔ زوہیب نے آمل کے قریب ہوکر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ آمل اس کی حرکت پر سٹپٹا گئی ۔ یوں سب کے سامنے زوہیب کے ہاتھ تھامنے پر آمل کا چہرہ شرم سے سرخ ہوگیا ۔

آج ان چیزوں پر میرا کوئی حق نہیں اور نا ہی انہیں یہاں اپنے پاس رکھنے کا کوئی حق ہے ۔رمشا نے اپنے کمرے میں ساحل کی کچھ پکس اور اس کی چیزیں دیکھ کر اپنے آنسوں صاف کر کے کہا۔ اس نے اسٹیج پر کچھ دیر بعد جانے کا کہا تھا۔

آہمم !!!آپ یہاں ۔ کسی کے کھنکارنے کی آواز پر رمشا نے پیچھے مڑ کر دیکھا ساحل کو دیکھ کر حیران رہ گئی ۔۔رمشا نے حیرانگی سے پوچھا۔

وہ میں !!!میں بتاتا ہوں پیاری بہنا ۔ اس سے پہلے ساحل کچھ کہتا احسن نے آکر کہا ۔ساحل اسکی حرکت پر مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

نئی زندگی کی بہت بہت مبارک ہو ۔ اللہ تمہیں ہمیشہ اپنے ہمسفر کے ساتھ خوش رکھے ۔تم دونوں کی جوڑی صدا سلامت رہے ۔آمین۔احسن نے پہلے رمشا کو گلے لگا کر کہا ۔پھر اس کا ہاتھ ساحل کے ہاتھ میں دے کر کہا۔ رمشا نے اسکی حرکت پر نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

یہ کیا ہے احسن !!!رمشا نے ساحل کے لبوں پر پھیلی مسکراہٹ دیکھ کر اپنا ہاتھ چھڑا کر احسن سے کہا۔

یہ سچ ہے ۔احسن نے بھی مسکرا کر کہا ۔رمشا نے دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ دیکھ کر نا سمجھی سے دیکھا۔

مطلب !!رمشا نے اپنی سوچ کو جھٹک کر پوچھا۔

وہی مطلب ہے جو تم سمجھ رہی ہو ۔یہی زاویار ہے اور یہی تمہارے ہمسفر بھی ۔تمہیں کیا لگا تمھاری محبّت سے ایسے ہی تمہیں دور ہونے دونگا میں ۔کیا میں نہیں جانتا تھا وہ سب غصے میں کہا تھا۔ احسن نے رمشا کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر کہا۔

رمشا کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا بولے ۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ خوش ہو یا غصہ کرے۔وہ انسان جس سے اس نے محبت کی وہ اب اس کا تھا ساری زندگی کے لیے ۔اس کا محرم بن چکا

تھا ۔جو اس نے ہمیشہ دعا کی تھی۔رمشا نے اس دوران ساحل کو دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی ۔اور کسی کے بلانے پر وہ احسن کے ساتھ باہر چلی گئی ۔

♡♡♡

اسٹیج سے تھوڑا دور احسن نے رمشا کا ہاتھ ساحل کے ہاتھ میں دے دیا۔ ایک پل کے لیے دونوں کے نظریں ملیں ۔ساحل کو اپنی نظریں ہٹانا مشکل لگ رہا تھا۔ ریڈ برائیڈل ڈریس پر گولڈن کلر کے نگینوں سے ہوا کام ۔ڈارک براؤن بالوں کا خوبصورت ہیئر اسٹائل بنائے ۔ خوبصورت طریقے سے کیے گئے میک اپ کے ساتھ چہرے پر بکھرے حیا کے رنگ رمشا کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہے تھے۔ شرم سے اس کی پلکیں لرز رہیں تھیں ۔ ساحل نے اسے کے ہاتھ پر دباؤ ڈال کر اسے اپنی طرف دیکھنے پر مجبور کر دیا۔اس نے اپنی پلکوں کا جھالر اٹھا کر اسے دیکھا مگر اگلے پل پھر سے نظریں جھکا لیں۔ ساحل بھی کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔ بلیو رنگ کی شیروانی پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیا ۔چہرے پر پھیلی سنجیدگی اسے پرکشش بنا رہی تھی ۔ سب کی نظریں ان پر تھیں۔کچھ حسد اور کچھ حسرت سے بھریں ۔

♡♡♡♡

میڈم آپ کہاں جا رہیں ہیں کبھی ہم غریبوں کو بھی موقع دے دیا کریں ۔ احسن نے اپنے پاس سے گزرتی مناہل کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ کر اس کے بالوں کی ایک لٹ کو پیچھے کر کے کہا۔

احسن یہ کیا کر رہے ہو !!کسی نے دیکھ لیا تو کیا سوچے گا۔مناہل نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔

تو دیکھنے دو جب پیار کیا تو ڈرنا کیا ۔ احسن نے کہا۔

یہ بڑی بڑی باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ۔جب رشتے کی بات ہی نہیں کر سکتے ۔ مناہل نے خفگی سے کہا۔

اوہ ہو !!ہمیں تو پتا ہی نہیں تھا کوئی ہمارے بنا اتنا اداس ہے ۔ہمارے پاس آنے کا بے صبری سے انتظار کر رہا ہے۔احسن نے مناہل کو تنگ کرتے کہا۔

احسن میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتی ۔ مجھے ڈر ہے کہیں تمھارے واپس آنے تک میری شادی کہیں اور نا ہوجائے ۔مناہل نے نم لہجے میں کہا۔

مناہل میں ایک فوجی ہوں یار ۔ تم جانتی ہو نا کچھ دن بعد میں مشن پر جا رہا ہوں ۔تو تمہیں اپنے نام پر کیسے چھوڑ کر جا سکتا ہوں ۔کیا پتا اپنے پیروں پر واپس آؤں بھی یا چ !!ایسا تو مت کہو احسن تم صرف مجھے تکلیف دینا جانتے ہو اچھے سے۔ مناہل نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کے روتے ہوئے کہا

اوئے پاگل رو تو نہیں ابھی تھوڑی جا رہا ہوں ۔ایک فوجی کی ہونے والی بیوی کا اتنا چھوٹا دل نہیں ہونا چاہیے ۔کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر رو دے ۔احسن نے اس کے آنسوں صاف کر کے گلے سے لگا کر کہا۔

آہمم !!اگر رومینس ختم ہوگیا ہو ۔ اور اگر آپ دونوں کو یاد ہو تو رخصتی کا وقت ہو چکا ہے۔ حسنی نے وہاں آکر گلا کھنکار کر کہا۔اس کی بات پر مناہل احسن نے دور ہوئی۔

تم ہمیشہ غلط وقت پر ہی کیوں آتی ہو۔احسن نے حسنی کے سر پر شہادت کی انگلی مار کر کہا۔ اور وہاں سے چلا گیا۔

حسنی بھی مسکرانے لگی۔فکر نا کرو ہم تمھاری شادی کہیں اور نہیں ہونے دیں گے۔ تم صرف میری بھابھی ہی بنو گی۔حسنی مناہل کا ہاتھ تھام کر محبت سے بولی۔

♡♡♡

رمشا اس کے ہمراہ سج سج کر قدم اٹھاتی اسٹیج تک آئی ۔ پھر فوٹو گرافر نے ان دونوں جوڑوں کے فوٹو بنائے۔

کچھ دیر بعد ساحل نے احسن اور مناہل کی منگنی کی اناؤسمنٹ کی ۔ رمشا کے اور مناہل کے سوا سب کو پتا تھا ۔ ان کا رشتہ طے ہوگیا تھا۔ رمشا کو تو شاک پر شاک مل رہے تھے۔ رمشا نے آمل کی طرف دیکھا تو اس نے سر ہلا کر ہاں کا اشارہ کیا۔تو رمشا بھی مسکرا دی۔

پھر احسن اور مناہل نے ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنائی ۔

پھر رخصتی کا شور اٹھا ۔آمل اور رمشا کے تو آنسوں تھم ہی نہیں رہے تھے وہ اپنے ساتھ ساتھ سب کو رونے پر مجبور کر رہیں تھیں ۔قرآن مجید کے سائے میں دونوں پیا گھر سدھار گئیں ۔

♡♡♡

رمشا کا بہت خوبصورتی اور محبّت سے ویلکم کیا گیا ۔خانزادہ ولا کو بہت ہی خوبصورت طریقے سے سجایا گیا۔کچھ رسموں کے بعد فاحرہ اسے ساحل کے کمرے میں چھوڑ گئی ۔

رمشا نے فاحرہ کے جانے کے بعد نظر اٹھا کر کمرے کو دیکھا ۔پورے کمرے میں پھولوں کی خوشبو پھیلی تھی ۔ریڈ اور وائٹ گلاب سے بہت ہی خوبصورتی سے کمرے کو سجایا گیا تھا ۔

آپ نے مجھے بہت رلایا اچھا نہیں کیا۔ مگر تھینک یو میری زندگی میں آنے کے لیے۔ رمشا نے سائیڈ ٹیبل پر پڑی ساحل کی فوٹو دیکھ کر کہا۔

کچھ دیر انتظار کے بعد تھکن کی وجہ سے رمشا اس کا فوٹو سینے سے لگا کر سو گئی ۔

ساحل بہت مشکل سے مناہل اور وجی سے جان چھڑا کر روم میں آیا تھا ۔جیسے سے دروازہ لاک کر کے مڑا رمشا کو سویا ہوا پایا۔

ساحل دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اس کے پاس آیا ۔ اس کے ہاتھ میں اپنی فوٹو دیکھ کر مسکرا دیا۔۔ پھر اس کا سر سہی کرتے اس کے ماتھے پر اپنی محبّت کی مہر ثبت کرتا چینج کرنے چلا گیا۔

کچھ دیر بعد وضو کر کے باہر آیا ۔اور نماز پڑھنے لگا ۔اور شکرانے کے نفل ادا کیے ۔

نماز پڑھنے کے بعد بیڈ کی دوسری جانب آکر رمشا کو اپنے قریب کھینچ کر اسے اپنے آپ میں بھینچ کر سو گیا۔

♡♡♡♡

زوہیب اٹھیں !!سب ناشتے پر ہمارا انتظار کر رہیں ہوں گے۔آمل تیسری بار زوہیب کو آواز دے چکی تھی۔

سونے دو نا بلکے تم بھی سو جاؤ میرے ساتھ چپ کر کے !!زوہیب نے اسے کھینچ کر بیڈ پر گرا کر کہا۔

مجھے نہیں سونا !!اور آپ بھی اٹھے ۔ورنہ میں اکیلے ہی نیچے جا رہی ہوں ۔آمل نے اٹھ کر جھنجلا کر کہا۔

اوکے اٹھ گیا !!زوہیب نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

تمھارے چہرے پر کچھ لگا ہے ۔زوہیب نے آمل کو دیکھ کر کہا۔

کیا !!آمل نے پوچھا

ادھر ہو بتاؤں !!زوہیب نے اسے قریب کر کے اس کے گال پر اپنے لب رکھے اور اٹھ کر واشروم چلا گیا۔

زوہیب !!!!زوہیب کی حرکت پر آمل نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر کہا ۔مگر زوہیب واشروم میں چلا گیا۔

♡♡♡

گڈ مارننگ !!ہیو آ نائس ڈے ۔ رمشا کی جیسے ہی آنکھ کھلی پہلے تو اسے کچھ سمجھ نہیں آیا ۔وہ کہاں ہے ۔ جیسے سمجھ آئی تو اسے اپنی بے وقت نیند پر غصہ آیا ۔ ساحل کی آواز پر رمشا جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی ۔ ساحل جو صوفے پر تیار بیٹھا اس کے اٹھنے کا ویٹ کر رہا تھا ۔اس کے اٹھتے ہی محبّت سے بولا۔

گڈ مارننگ !!رمشا کو خود پر بہت غصہ آیا ۔رات کو جلدی سوگئی ۔اور اب اتنا لیٹ اٹھی ۔

کیا سوچیں گے ساحل۔رمشا نے دل میں سوچا۔

نئ زندگی کی پہلی صبح مبارک ہو میری جان۔ساحل نے اسکی طرف سرخ گلاب کا پھول بڑھا کر کہا۔

ابھی تک ناراض ہو مجھ سے ۔ مجھے نہیں پتا تھا ۔کوئی مجھ سے اتنا پیار کرتا ہے کہ روز ہمیں ایسے یاد کرتا ہے جیسے سانس لینا ۔ ساحل نے اس کے پاس بیٹھ کر کہا۔

نہیں ایسا کچھ نہیں !!مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔رمشا کو اپنی ناراضگی یاد آگئی تو منہ بنا کر بولی ۔

اچھا ریڈی ہوجاؤ ناشتہ کر لیں ۔پھر مجھے کسی کام سے باہر جانا ہے۔ساحل اس کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے بولا۔

ہمم !!رمشا کہتے ہوئے اٹھ گئی ۔اور اپنے کپڑے سنبھالتی چینج کرنے چلی گئی

♡♡♡

کچھ دیر بعد بلیو اور وائٹ رنگ کی فراک پہنے وہ باہر آئی ۔اور ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی بھیگے بالوں کو سکھانے لگی ۔ایک نظر صوفے پر بظاہر موبائل میں مصروف ساحل پر ڈالتی ۔

ساحل موبائل فون رکھتا اس کے پاس گیا ۔ اور ایک خوبصورت مہمل کی ڈبیا اس کی طرف بڑھائی۔ رمشا نے شیشے میں سے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔تو اس نے اس میں سے ایک چین نکال کر رمشا کو پہنائی ۔جس پر دل کی شیپ میں آر ایس لکھا تھا۔

کیسی لگی۔ساحل نے پوچھا۔

یہ تو بہت خوبصورت ہے مگر آپ نہیں ۔چلیں اب ناشتہ کرنے ۔ رمشا نے کہا۔

بہت ضدی ہو۔ ساحل نے کہا۔

وہ تو میں ہوں ۔رمشا نے اپنے بالوں کو جھٹکا دے کر ایک ادا سے کہا۔

اچھا سنو شام کو تیار رہنا ۔کہیں جانا ہے ہم نے۔ ساحل نے رمشا کو باہر جاتا دیکھ کر کہا۔

کہاں ۔ رمشا نے پوچھا۔

وہ سرپرائز ہے ۔ساحل نے کہا ۔پھر دونوں ناشتہ کرنے چلے گئے ۔

♡♡♡

شام کو رمشا نے ریڈ کلر کی فراک پہنی تھی۔ بالوں کو کھلا چھوڑے رکھا ۔ریڈ کانچ کی چوڑیاں پہنے دوپٹہ گلے میں ڈالے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

کیسی لگ رہی ہوں میں پیاری بھابھی ۔رمشا نے مناہل کو چھیڑتے کہا ۔

بھابھییی !!مناہل نے جھنجلا کر کہا ۔

اچھا بتاؤ نا کیسی لگ رہی ہوں میں ۔رمشا نے پوچھا۔

ر !!!ماشااللہ لگتا ہے چاند زمین پر اتر آیا۔ اس سے پہلے مناہل کچھ بولتی ۔ساحل کمرے میں آیا رمشا کو تیار دیکھ کر بولا۔تو رمشا اس کی بات سن کر ہلکا سا مسکرائی ۔ مناہل رمشا کے کان میں آل دا بیسٹ کہتی چلی گئی ۔

چلیں !!رمشا ساحل کی آنکھوں میں امڈتے جذبات دیکھ کر بولی۔

♡♡♡

تم تو ناراض تھی نا ۔ ساحل نے گاڑی چلاتے کہا۔

وہ تو میں اب بھی ہوں ۔رمشا نے اسے گھور کر کہا۔

ناراض ہونے کی وجہ ۔ ساحل نے اپنی مسکراہٹ چھپا کر کہا ۔

آپ نے اتنا بڑا ڈرامہ کیوں کیا کھیل کھیلا آپ نے میرے ساتھ۔رمشا نے شکوہ کیا ۔

تو اور کیا کرتا میں تم نے ماننا نہیں تھا ۔اگر میں تمھاری بات مان لیتا تو آج تم سچ میں کسی اور کی بیوی ہوتی ۔اور مجھ میں اتنا ظرف نہیں اپنی محبت کو کسی اور کا ہونے دوں ۔ساحل نے رمشا کو بنا دیکھے کہا۔

اور آپ نے مجھے بہت رلایا ۔آپ کو پتا ہے مجھے کتنی تکلیف ہوئی آپکو کسی اور !!۔رمشا بولتے بولتے چپ ہوگئی ۔

کسی اور کا کیا۔ کچھ نہیں ۔ہم کب پہنچے گے۔ رمشا نے بات بدل کر کہا۔

بس پہنچ گئے ساحل نے گاڑی روک کر کہا۔

یہ تو وہی جگہ ہے جہاں ہم پہلی بار ملے تھے اور آپ نے مجھے۔ رمشا نے اس جگہ کو دیکھ کر خوشی سے کہا۔ جہاں وہ اور ساحل پہلی بار ملے تھے ۔ مگر کچھ سوچ کر اپنی بات آدھوری چھوڑ دی۔

رمشا مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔ساحل نے رمشا کے چہرے پر خوشی بکھری دیکھ کر کہا۔ رات کے ٹائم ماحول میں پھیلی معنی خیز خاموشی اور پھولوں کی خوشبو ماحول کو رومینٹک بنا رہی تھی۔

جی !!رمشا نے ساحل کے ہاتھ پکڑنے پر اس کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا۔

رمشا میں نے جو کچھ بھی کیا ۔پلیز مجھے معاف کر دو ۔اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں ۔آئندہ کبھی تمھاری آنکھوں میں آنسوں نہیں آنے دوں گا ۔تمہیں اتنا پیار دوں گا کہ ماضی کی ہر تکلیف بھول جاؤ گی۔ بس مجھے اپنی غلطی سدھارنے کا ایک موقع دے دو ۔ ۔دو گی نا ایک موقع؟؟ساحل نے رمشا کے ہاتھ تھام کر محبّت اور امید سے پوچھا۔

ہمممم !!رمشا نے ہاں میں سر ہلایا ۔

ساحل اب کبھی مجھے اکیلا مت چھوڑنا میں آپ کے بنا نہیں رہ پاؤنگی اب۔وعدہ کریں مجھ سے ۔رمشا نے نم آنکھوں سے کہا۔

وعدہ میری جان !!!اب کبھی بھی تمہاری ان آنکھوں میں آنسوں نہیں آنے دوں گا۔ساحل نے رمشا کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

میں اب سب بھولنا چاہتی ہوں ۔زندگی کا نیا آغاز کرنا چاہتی ہوں ۔جس میں ہم دونوں ہوں اور ہماری محبّت ہو۔میں خود تھک گئی ہوں ۔میں آپ سے کبھی نفرت نہیں کر سکتی ساحل ۔رمشا نے نم آنکھوں سے کہا۔

تھینک یو رمشا ۔میری زندگی میں آنے کے لیے اسے خوبصورت بنانے کے لیے۔ساحل نے رمشا کے ہاتھوں پر اپنے لب رکھے ۔

یہ تمہارے لیے !!ساحل نے رمشا کی طرف ایک لفافہ بڑھا کر کہا

اس میں کیا ہے ۔رمشا نے نا سمجھی سے پوچھا۔

خود کھول کر دیکھ لو۔ ساحل نے مسکرا کر کہا۔

ساحل یہ سچ میں ہم !!!رمشا نے خوشی اور حیرانگی سے ساحل کو دیکھ پوچھا۔

ہمممم !ساحل نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا

آئی لو یو ساحل ۔میری زندگی کو اتنا خوبصورت بنانے کے لیے ۔اتنا خوبصورت تحفہ دینے کے لیے ۔ رمشا نے لفافہ کھول کر دیکھا تو خوشی سے اس کی آنکھیں نم ہوگئیں ۔وہ ساحل کے گلے لگ کر بولی۔

لو یو ٹو !!!اللہ تعالی آپکا لاکھ لاکھ شکر ہے ۔ساحل نے رمشا کے گرد باہوں کا خسار باندھ کر نم آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھ کر سوچا

♡♡♡

یا اللہ آپ کا لاکھ لاکھ شکر ہے ۔آپ نے مجھے اس در پر بلایا ۔آپ کا بہت شکر ہے آپ نے مجھے خوشیوں سے بھری زندگی دی آپ نے مجھے اتنی خوشیاں دیں کہ میرا دامن کم پڑ گیا۔آپ نے مجھے اتنا خیال رکھنے والا ہمسفر دیا ۔۔میں آپکی دی ہوئی رحمتوں و نعمتوں پر جتنا شکر ادا کروں کم ہے ۔جو آپ نے مجھ پر کیا۔میں نے ہر بار آپ سے شکوہ کیا ۔پھر بھی آپ نے ہمیشہ مجھ پر

اپنی کرم کا سایا بنائے رکھا ۔ آپ کا بہت شکر ہے ۔اللہ جی مجھے معاف کر دینا مجھ سے جانے انجانے میں جو بھی گناہ ہوا۔اور ساحل کی محبّت اور ان کا ساتھ ہمیشہ مجھے نصیب کرنا۔آمین ۔ بے شک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔رمشا اور ساحل اس وقت خانہ کعبہ کے سامنے موجود دعا مانگ رہے تھے۔رمشا اپنی دعا پوری کرنے کے بعد مسکرا کر ساحل کو دیکھ رہی تھی ۔ ساحل نے اپنی دعا مکمل کر کے پوچھا۔

کچھ نہیں !!سوچ رہی تھی کتنی خوش قسمت ہوں میں ۔اللہ تعالی کو میرا کون سا کام اتنا پسند آیا کہ میری زندگی اتنی خوبصورت بنا دی ۔آپ کو میری زندگی میں بھیج کر ۔رمشا نے ساحل کے کندھے پر سر رکھ کر کہا۔

شکریہ بیگم !!!ساحل نے مسکرا کر کہا ۔

وہ دونوں ایک نئی زندگی کی شروعات کرنے چل دیے زندگی میں آزمائشیں کبھی ختم نہیں ہوتیں جب تک ہم زندہ ہیں تب تک زندگی میں خوشی اور غم دونوں ہیں ۔اگر محبّت کرنے والا خیال رکھنے والا ہمسفر مل جائے تو زندگی کے آدھے سے زیادہ غم خوشی میں بدل جاتے ہیں ۔رمشا کی زندگی اب کچھ ایسی ہی تھی ۔ دور قسمت ان کے ملن پر مسکرا دی۔

یہ حقیقت ہے دعا اور یقین نظر نہیں آتے ۔کیوں کہ یہ دونوں بے رنگ ہوتے ہیں ۔اگر اللہ پر یقین کر کے صبر کیا جائے ۔اور دعا مانگ کر اس کی قبولیت کا انتظار کیا جائے تو یہ وہ رنگ لاتے ہیں جو نا ممکن کو بھی ممکن بنا دیتے ہیں ۔

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ
www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں
www.instagram.com/pdfnovelbank

بہترین اور اچھی اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سبسکرائب کریں۔
https://youtube.com/channel/UCQo-i6Ll32LDErKmnsfQ5MQ